

فَقَدْ أَتَيْتُ قَلْبَهُ فَتَلَوْتُ فِيهِ الْقُرْآنَ  
 اللَّهُمَّ اَللَّهُمَّ

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

جَبْرِ إِلَى اللَّهِ

حَلَّلَ الْأَنْبِيَاءَ حُضُورًا قُدُسَ خُصْرَتِ مَسِيحٍ عَمُودٍ مَهْدٍ مَتْنٍ  
 عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

سَوَاحِجُ عَمْرِى  
 6  
 1537

المعروف به

چمکار احمدی

مُصَنَّفَت

نَشِی حَمْدُ خَالِصِ عِلْمِ رُوحِ مُصَنَّفِ چمکار احمدی و غیره

شاکر کُرْد  
 سَکَرِ حَمْدِ اللَّطِيفِ حَمْدِ الْقَدِيرِ رَازِ الْكَاتِبِ اِنْ الشَّاهِدُ اَوْفَا



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## خداوندِ کرم و رحیم کی حمد و ثناء اور اس کے حضور میں دعا و التجا

بے سبب حمد خداوند تائیں جو صفاتِ انسانی قدرتِ عالی قادرِ والی وجہ شمار نہ آوے کل داپلی شان اوجالی والی روز جزا سدھے راہ چلا اسانوں اے قادرِ سبحانی جہاں غیب سراں پر جا کے مل لئی گمراہی میرے کرم پر عصیاں عاجز و خجڑوں کرے دعائیں	خالقِ مالک ہر اک شہ و رازقِ سچ صاحب رحمِ رحیمی کرم کریم سب دے کم چلاوے اوہ محبوبِ حقیقی دائم سدا سہارا سا جس راہ چل کے لئے بزرگاں دے پکڑ چانی اونہاں دے راہ نہ پادیں کر کے کرم الہی بخش خطائیں یا زبائیں جنت بخش جانی
--	--

## مدح و در شان سرورِ دو جہان جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

یاک محمد النور اطہر کلہ نور الہی تھے اندر پیدا ہوئے جس دن پاک پیغمبر چوہ کنکرے اس مندر و جھڑو دھرتی پر آئے سرور ہوئے سید آتش خانے اندر ملک ایرانے عبداللہ سی باب نبی داتے آمنہ مائی عمر ہوئی حید چالی سالانہ ہی حضور و نانی جاں حضرت تسلیخ کرنا حکم الاسوں پایا اللہ بت پرستی ہے بجائیو ناکاری	مرسلِ نبی حضرت عربی کیتی دورِ یابی ایرانی شاہ کسے سندے تھر تھر کینے مندر بہت نشان تمام جگت وجہ قادر نے دکھلائے آوند ہے منہ کے بت سائے اندر ہر تھانے نوری جب مرسل بنیا دنا آب الہی تھاں حضرت نے شرک کفر دی کیتی تریج نبائی وجہ جگت از حدیدی و نکاتان حضرت روحا اک خداوی کرد عبادت جو ہے قادرِ باؤی
---	--

ایہ پھر جو اپنے ابروؤں کھچی نہیں اور آندے  
بت پرستی روکن کارن حکم الہی آسا  
سن قرآن ایمان لے آوتے بت توڑ سنا  
سن کے فرمان منصف نوکارِ نبیل میں جھکیا  
آنحضرت دے وجہ تکلیفان لمبے وقت ہاتے  
دین محمدی کل عرب وجہ قادر نے پھیلایا  
اللہ اکبر نے نہرے ہون لگے جو غیرے  
بدین نور اسلامی تھیں چکیاں نور شعیان  
آپا حق گیا نس باطل وجہ قدر ان جو آسا  
ایسا رب نے پاک نبی داتا اعلیٰ شان بنایا  
یعنی باجوں مہرِ مہدی نبی نہ کوئی آسمی  
جانشین جیوں پہلے نبیاں آپ صاف طریقے

مہدیو علم رب قادر آگے ہر دم کریں دعائیں  
پاک نبی تھے خلعا دال داتا بعد دار بنائیں

پھر کینیو اوکھے ویلے آون کم تساندے  
ایہ قرآن مکمل نسخہ ہے مینوں سکھایا  
دین دینی وجہ عورت پادے جو سن بن جباو  
پر خوراں باجہ شعورائیں حضرت نول جھٹلایا  
پر آخر پھر فتح نبی نول جی رب لیکانے  
تے پھر اکثر بادشاہاں نول تابع دار بنایا  
دین اسلام تے برکت پائی دور ہوئے اندر  
شرک کفر و باں کالیاں راتاں دور مٹایا  
اوہ وعدہ من اللہ مولا پورا کر دکھلایا  
توہیں خاتم کل نبیاں داتا و پرستار سنایا  
جو کسی اوہ پاک نبی داتا بعد دار کجاسی  
تیوں تیری اُمت اندر ہوں خاص حسینے

## در مدح چہار یار کبار مبعوث دیگر اوتربا و مجبان اسلام و تعریف و توصیف امامین مع حضرت امام مہدی علیہ السلام

آپے پاک رسول اللہ دے یار چہار اکابر بعد غد سچو پاک عقیدہ بھلیا شاہ سنے نول عثمان کاتب وحی الہی لکھ قرآن سنایا حضرت حمزہ پاک نبی دا چا چا پاک ارادت سی حضرت عباس نبی دا چا چا پاک ایمانی حضرت حسن حسین نبی دے آپے پاک نوادے	ابو بکر صدیق بے عسرتے عثمان علی بہا نال صداقت ابو بکر نے منیاں پھیر نبی نول حضرت عمر اسلام کفر و کفر کے فرق دکھلایا جس نے جنگ احد و بدر پائی دینی پاک شہادت حضرت پر ایمان لیا کے مہدی راہ عرفانی پاک شہادت پاک کے چل گئے جھکے لے پیا
---	---

یعنی آئندہ تاقیامت مہرِ مہدی کے بغیر کوئی نبی نہ ہوگا منہ



من کتبہ دہچہ آن ایمانی جان کینی قرانی  
صدی تیرہویں ہجری دیوچہ زور کفر بھرا  
میر علم دہچہ حق مقبولان ہر دم کرد عانی

جا جنت روج کھانے کھانے پی کوثر تھیں پانی  
قادیان حضرت مہدی آیا رٹھڑا دین بھیا  
پڑھو سلام درود ہمیشہ شوقوں سچ صبا میں

# نزول الکملت لکھ دینک آیت قرانی اور صحابہ کرام کی طرف تحدیث اب حضرت علیؑ علیہ السلام گذارش رائے اظہار معانی

صحابا ہر خدمت نبوی اک دن عرض گذاری  
عالمین پر رحمت کر کے مرل رب پوچھا یا  
اکملت لکم دینکم جو ہے آیت نازل ہوئی  
ملک عرب تھیں ہے کچھ بھلیں نبی پھری ہر ذی  
الانشاء اللہ پورے ہوسن وعدہ ٹھیک الہی  
آخرین لوکان یاں صفحہ قرآن جو یاں  
اوہ ایسے خوش قسمت مومن کن ہی نسلوں اس  
تیسری عرض آبادی سن کے واضح کر سمجھاؤ  
کرمے ہو جو دہ نمازاں تیں پیش و عانی  
کون حال مسیح ہے کیہڑا فتنہ کیوں ہے جاہی  
تے دجال کمال دکھائے کیوں نقصان کریگا  
آخرین منہم دیوچوں کیہڑا بزرگ کامل  
صحابا ہاں نے جان یہ عرضاں عجز و انکساریاں  
ہیں جو پاک نبی سہارے فرمایاں تفسیراں  
کن دے دے کھو لو کھو لو آئی کلام گرامی

یا حضرت جی تسال خدا تعالیٰ منعیب پابھاری  
تساں کل جگت وادی اللہ نے فرمایا  
فراؤ تفسیر بھی اس ہی تاں ہوتے دجوبی  
پر تبلیغ اے دہچہ عالم نہیں بکھٹل ہوئی  
پر ایہ آیت بن تفسیروں سمجھاں دہچہ نہ آئی  
اوہ بھی با تفسیر اسانوں چاہیے سب سمجھایاں  
چیہڑے دہچہ اخیر زمانے اعلیٰ رتبے پاسن  
سیح الدجال ہر فتنہ کیسا جس تھیں سدا ذکر او  
اس فتنہ تھیں یارب میں کر کے فضل پائیں  
دین اسلام نوں اس فتنہ تھیں کون بزرگ بیک  
کیہڑا اہل ایمان تائیں بے ایمان کریگا  
اس فتنہ لوں دور کریگا ہو قرآن بہ عامل  
تاں سن پاک نبی نے عرضاں تفسیراں فرمایاں  
قرآنوں تے پاک زبانوں سنیاں پاک ضمیراں  
ایں کلاموں صدقے جاواں قرانی قرانی

مید علم سن جلدی جلدی آگے قلم جلا میں  
چوہر سمیت در غوطہ ماریں جولی کلام و کلامیں

# صحابہ کرام کے استھواب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تسلی بخش جواب

حضرت نے جاں میجاں تھیل کھیاں سن یا یاں  
قرآنوں کچھہ پاکن باؤں سے سچ اشارے  
میںوں رحمت عالمین ہے جو رب نے فرمایا  
دع حیاتی کراں ہدایت جو ہے دہچہ نصیبیاں  
دین اپنے دی تادور مولا کرسی آپ حفاظت  
ٹوٹے بچھو جیونکو آئے مرل پاک طریقے  
ہر اک صدی نے سر پر ہوسن مومن خالص مجدد  
یاد رکھو جاں صدی تیرہویں سنہ ہجری تھیں اسی  
دے دے دیو کے خاص انوکھے لوکانوں بھرمایا  
ایں زمانے قوم نصارے اعلیٰ نشان دکھایا  
شاہ شاہاں سنگ کرن لڑایاں شور بڑا ہے جاکی  
اونٹیاں بیکار بنیاں دنیاں پلٹ کھاسی  
دھوئیں دا عجیب سواری جلدی سفر نکاسی  
دہچہ جہانے چھاپے خانے جاری خوب کراسی  
استہوار تے اخباراں ہی گنتی کوئی نہ پاسی  
دراغظ کھرا ہی دی پھاپی خود گل اپنے دہچہ پاسن  
گم ہوئی تو حیب پرستی شرک دکھاسی زورا  
مازاراں تے راہیں دیوچہ بھیلے گی بدکاریاں  
اوس زمانے باطل مذہب ہوسن ظاہر کھیرے

ان حضرت نے نال نبی دل جو یاں مت رانیاں  
حق ارشادے ہر سو پنج پورے ہو گئے سارے  
بادی کل جگت دامنوں ہے رب نے فرمایا  
کر سن بعد خلیفہ میرے دنیاں حق تبلیغاں  
بعد میرے تاروز قیامت کھلسی راہ خلافت  
تیں میری امت دہچہ قادر کرسی قائم خلیفہ  
تے مدت ہر یک صدی دی سمجھو سالان یکھند  
تاں اس وقت دجالی ٹولہ آن منور محاسنی  
جو دنیاں دہ عشرت چاہسی ادھناں کچھ لچکایا  
بڑے سپاڑاں چیر ساسی رستے عاف بناسی  
زور اور کمزوراں تائیں اندر خاک رلاسی  
چھڑکے گاڑی ہی سواری آلول کوئی نہ جاہی  
چلدے وقت تے ٹھہرن ڈیلے کر آواز بلاسی  
چھاپیاں جاسن بہت کتاباں انت شمار نہ اسی  
ڈاک تار تھیں ساری دنیا اک شہر بن جاہی  
دنیاں بلے دین گولڈن اوڑک خالی جاسن  
مل کے نال عیسیٰ پرستی کرسی طعن ہنورا  
اکثر لوگ شرابی ہوسن یادن سخت خوری  
شرک کفر کھلائی زور اہر نعمت چوہرے

لے قالہ اللہ تعالیٰ وعد اللہ الذین استوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنکم اللہ انما استخلف الذین من قبلہم  
لے ان اللہ یبدل الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجداد اہلادینہا۔ (دورہ البرود و الحاکم)  
لے حوالہ دی ارسل رسولہ بالہدایۃ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ ولو کوا المشرکون (دعوت)  
لے اللہ وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور حقیقت سے کھیرے ہوئے دین کیساتھ بھیجا تاکہ اسکی  
روئے غیہ مال کرے گو کہ امت دعا پر اب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہے لیکن اس وقت



تال پھر میری امت وچوں جیہا غلام ہوسی  
 بھائی ہوئی کتاب اک تہدی انج اس کھینکا  
 انجیرین منہم سے دینوں سلمان دی لادوں  
 اوہ مسیح موعود بھی ہوسی تہدی اتے مجد  
 دست پکڑ شمشیر متلم دی اسحا جنگ پیاسی  
 قادر اس دی کوشش سے دیہ ای برکت پائی  
 تحریراں تے تقریراں وچ حق قرآن بتاسی  
 اوہ سلطان القلم جگت حق دی علم جیاسی  
 تقویٰ زبرد عبادت اس دی قادر یکے لاسی  
 پوری پوری پیرزی میری اس دی شان بڑھاسی  
 نوز محمدی اس احمد نچ جال جاوہ چکاسی  
 اوہ تبلیغ کر لیبی جگہ چرقت مناسب یاسی  
 گرہن گلین نچ رمضان چندے سورج تائیں

حضرت مسیح موعود کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تمام ادیان باطلہ کو تبلیغ نہیں  
 کی گئی۔ کیونکہ ان ایام میں سفر کے ذرائع ایسے نہ تھے جن سے تمام دنیا کے لوگوں کو تبلیغ کرنے کیلئے سورج مل سکتا۔ کیونکہ اس وقت  
 زمانہ کا سفر نامہ تھا۔ اور وہ اوراد و دیو جیروں کا پتہ معلوم تھا۔ لہذا صریح اشارہ نکلتا ہے کہ اس آیت کا پورا پورا فہم حضرت  
 مسیح موعود کے وقت میں ہوگا۔ اس لئے کہ سوائے مسیح موعود کے اور کسی کی بھی آمد کی جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے خبر نہیں دی۔ اور اگر مسیح موعود سے کوئی ایسا کام ظہور پذیر نہیں ہوتا تھا۔ تو پھر کیونکر جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 علیہ السلام بار بار ان کا ذکر کرتے۔ اور تمہیں کہا کہ کیا کبھی فرماتے رہے۔ اور پھر دھال کا ان کے ذکر کے ساتھ  
 کیوں تذکرہ کرتے رہے۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں ایسا بڑا فتور برپا ہوگا۔ کہ ایمان دار آدمیوں  
 کو سخت قلق اور بے قراری ہوگی۔ اور دین کی حالت زار دیکھ کر ان کی حالت یابوسی تک پہنچ جائیگی۔  
 اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان داروں کی تسلی کے لئے بار بار تمہیں کہا کہ مسیح موعود  
 کے آنے کی خبر دی۔ لہذا اللہ ضروری ہے کہ اسلام کی تبلیغ کل دوسرے زمین پر مسیح موعود علیہ السلام کے  
 ہاتھ سے ہو۔ اور یہ مستین قیاس بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اب دنیا کا کوئی کون ایسا نہیں  
 ہے۔ کہ انسان کا دماغ تک اندر نہ ہو سکتا ہو۔ اب ہر جگہ انسان پہنچ سکتا ہے۔ اور جس قدر آسان ذرائع اس وقت  
 موجود ہیں۔ اس سے پچاس برس پہلے کب موجود تھے۔ تیرہ سو برس کا تو ذکر کیا ہے۔ لہذا بھی قرآنی عرف  
 حضرت مسیح موعود کی آمد ظاہر کرتی ہے۔ گو اس میں شک نہیں۔ کہ جو کچھ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ سے ہوگا۔  
 وہ سب کچھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سمجھا جائے گا۔ کیونکہ ہمیشہ تا ابد اوروں کی کارروائی

تیرھویں جن اٹھویں سورج گرہن گھس سائے  
 جس زمانے وچ رمضان اہر شاہ ربانی  
 یون کہن آگیا تہدی جیویں رسول نبیا  
 پھولوانے نال بیانے تہدی نور جیہا سن  
 جھوٹے فتوے اس نسل دا بچہ بھی نہ گھس  
 منصف دانے لوگ سیانے چل تہدی لاسن  
 جو جو بے دل نے گندے نہ ایمان لیا سن  
 شاذ و نادر جے کچھ یون نچ و باجیل جاسن  
 عام حج نہ حج کر سکتن رستے روکے جاسن  
 براوہ ہادی حضرت تہدی تبلیغ ات کرسی  
 پیہلے کی تبلیغ احمد دی اند لکان شہراں  
 اوہ تبلیغ میری ہی ہوسی رحمت منصف خدواری  
 جو یون اسلامی نسلیں اوہ زمانہ پاوے  
 میوہ علمہ شکر گران جنہاں زمانہ پائیا

بقیہ حاشیہ: ان کی اپنی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ متبوع کی سمجھی جاتی ہے جسے تفسیر کر کے قرآن کا کنبیاں خود  
 حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں نہیں آئیں۔ ان کے خلفاء کے ہاتھ میں آئیں۔ لیکن تمام امت  
 محمدیہ میں بالاتفاق کسی خاتم المرسلین و الاخرین کے ہاتھ پر ہی مقرر ہو سکتی ہے۔ اور یہ سکتہ بھی یاد رکھو  
 کے لائق ہے کہ آیت و آخرت و مفسر کننا یا حقوق اہل حق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی احمدی بروری شان میں تشریف لادیں گے۔ منہ  
 لہ عن محمد بن علی قال ان لہدینا اثین لہد تلو نانا من خلق مسوات والاوض لیسف القم لاؤل  
 لیلۃ من رمضان ویکسف الشمس فی النصف منہ۔ توجہ لعلی محمد بن علی باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے تہدی کیلئے  
 دو نشان ہیں جو پہلے کبھی واقع نہیں ہوئے۔ یعنی رمضان کے تہدی میں چاند کی غریب کی مقررہ تاریخوں میں کوئی تاریخ کو گزرن  
 ہوگا۔ اور اسی ماہ کے سورج گرہن کے مقررہ دنوں میں سے درمیانے دن سورج گرہن ہوگا چنانچہ یہ عظیم نشان  
 آسمانی بھی ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۱۸۹۹ء واقع ہو چکا۔ یعنی چاند گرہن ۱۸ مارچ رمضان کو واقع ہوا۔ جو چاند گرہن کی  
 مقررہ تاریخوں یعنی ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ اپریل سے پہلی تاریخ ہے۔ اور سورج گرہن ۲۸ مارچ رمضان کو واقع  
 ہوا۔ جو سورج گرہن کے دنوں یعنی ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ اپریل سے درمیانے دن ہے۔  
 (دیکھو حج الکرامہ ص ۲۷۲ و سورج و انوار ص ۱۸۸)

ایہ تہدی ہی آمد زانا خاص نشان پیارے  
 ظاہر یون سن کھلوسن جو صاحب عرفانی  
 ملاں کہن ہے کل بھوٹی اسان نظر نہیں آتیا  
 جلوے منے کھانے کارن فتوے کفر گاسن  
 ناحق فتوے دیوان والے بے مقصد مر جاسن  
 نال سلی بیعت کر کے دل دے مقصد پاسن  
 طاعونوں امراض زبولوں تڑپ تڑپ مر جاسن  
 اوہ درجات شہادت یاسن جنت دیری لاسن  
 اس فرسل دے نہ منن بھیس بے مقصد مر اسن  
 منصف خلقت بیعت کرسی غضب الہوٹ لاسی  
 خشکی اتے تری نچ سائے اندر براں بھراں  
 اکملت لکم دینکم والی آیت ہوئی پوری  
 اوہ السلام علیکم میرا تہدی لوں پہنچا دے  
 تے پیغام و السلام محمدی تہدی لوں پہنچایا

ایہ تہدی ہی آمد زانا خاص نشان پیارے  
 ظاہر یون سن کھلوسن جو صاحب عرفانی  
 ملاں کہن ہے کل بھوٹی اسان نظر نہیں آتیا  
 جلوے منے کھانے کارن فتوے کفر گاسن  
 ناحق فتوے دیوان والے بے مقصد مر جاسن  
 نال سلی بیعت کر کے دل دے مقصد پاسن  
 طاعونوں امراض زبولوں تڑپ تڑپ مر جاسن  
 اوہ درجات شہادت یاسن جنت دیری لاسن  
 اس فرسل دے نہ منن بھیس بے مقصد مر اسن  
 منصف خلقت بیعت کرسی غضب الہوٹ لاسی  
 خشکی اتے تری نچ سائے اندر براں بھراں  
 اکملت لکم دینکم والی آیت ہوئی پوری  
 اوہ السلام علیکم میرا تہدی لوں پہنچا دے  
 تے پیغام و السلام محمدی تہدی لوں پہنچایا



حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبے پر آیات قرآنی آیات پہلے تمام انبیاء کی وفات انبیا و تمام صحابہ کرام کے اجتماع کی خاموشی سے تصدیق و تسلیمات

جس دن پاک محمد کر لئے کم تمام غزوی عمر تر گیسٹھ سال نبی دی ہو گئی اہی پوری یاراں جان تزاراں تائیں سی مشکلی مجوری فوراً شہر مدینے اندر گھر گھر چھڑیاں باتاں! رحلت والی بات عمر تھیں سنگی جوری نہ جاے جو محبوب الہی تائیں فوت ہو گیا بتلاسی ایہہ اعلان لیاسن لوکاں نوراً دیر شہر سے ابو بکر ایہہ ویکھ کے حالت فوراً جرات کر کے

تاں اللہ نے سد بلائے اپنی وجہ حضور! ہن دنیا تھیں ملت پانی پاک محمد لوری! بر کوئی مخلص ٹال سکے تفتدیری منظور ی پاک محمد کر گئے رحلت منظر نور صفاتاں پھر جوشوں تلوار پکڑ کے کراعلان سناوے اس تلواروں سر پہ نول جہد اکہم تپاسی ہن اوہ دردے گل کر دے ہو چن اندر ڈرے نرت لگے قرآن سنادن منبر اوتے چڑھ کے

## وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

خرا یا اے عمر بہادر میرے پیارے بھائی میں تم لوگوں کو مل سنا یا جو ارشاد الہی! موت ہمیشہ امر الہیوں سب نبیاں لی آئی پس جبکہ آج پاک محمد موجب حکم الہی! تسال محبت نبوی کارڈن ہے تلوار اٹھائی! تاں تلوار عمر فوراً ورج نیا سے پائی ہن تک حضرت عیسیٰ زندہ کہندے سی عیسیٰ! ابو بکر نے خطبہ پڑھ کے کیتی خوب صفائی حضرت عیسیٰ کے کل صحاباں عذر نہ کیتا کائی

بنی محمد آج اسان تھیں کر گئے ٹھیک جدائی ایہہ ارشاد الہی سن کے عوز کر دسب بھائی اس تھیں پہلے کل بنیاں بیشک رحلت پائی رحلت پائی تاں اس حکم کو نہ پھرے بھائی پر ہن صابر شاکر ہو کے متوج حکم الہی دفن کیتے ورج حجرے عائشہ آنحضرت مولائی جا بیٹھا ہے آسماناں اوتے پھر کر سی شاہی پہلے کل بنیاں می رحلت موت مال فرمائی نہ کوئی حضرت عیسیٰ بابت خاص بات بتلائی

## آنحضرت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبے پر آیات قرآنی آیات پہلے تمام انبیاء کی وفات انبیا و تمام صحابہ کرام کے اجتماع کی خاموشی سے تصدیق و تسلیمات

بعد نبی سے ابو بکر نوں بخشی رحلت دین چکایا ملک نہ با بیار بنی ہوئی عنایت اک کذاب سید نامی جھوٹا نبی کہتا سی اوہ کذاب سلما ناں نے جانوں مار گوا نیا ابو بکر نے اس دنیا تھیں جان سی رحلت پائی جان سی عمر خلافت پائی خوب پھری چستائی موت رکھاے ابو بکر وہ تھیں جو جو کم اوہوے ایرانی تے شامی حکم جو جو سرکش کہے عدل عمر عمر نے وہاں پایاں ظلم نہ ہونا پائے شاہنشاہی کارروائی شرع مطابق رکھتی رب دی بھیجی موت عمر مول جان کی لے دہائی سی جب لگ منظور الہی واہ واہ کیتی شاہی چونکہ عرب خلیفہ کیتا خاص عسل شاہ مہران مفسداتے مخالف لوکاں اکثر جھٹھے بنائے مفسد لوکاں چونہ طرفاں تھیں ایسی کیتی تنگی شاہ علی نے کفار ان کی کیتی بہت تنگ شاہی سنا سے شاہ علی دے ہونا نہ سی کم سکھلا شہر نہرواں فتح جو کر کے کوفے حضرت آئے اک دشمن نے پھیر کے کاری وار چلایا حضرت حسن حسین نے حالوں واقف جنگ عالمی

شاہنشاہ اسلامی ہو کے صادق ہو یا ثابت دیرہ رعایا ابو بکر دی نہ کوئی کرے شکایت! اوس ادیر اسلامی لشکر ابو بکر حبیہ طحانیا مال ملک سب اس مووی دا خیفے نے چر کیا عمر خطاب خلیفہ کیتا فضایل آپ الہی ہر دم رکھے خوف الہی اندر کاراں شاہی اوہ سب کیتے عمر خلیفہ فضل الہیوں پوئے حضرت عمر نے رہدے فضیلوں بالعدا رہائے عمر خلیفہ پاک سلیقہ واہ واہ راج کماوے دینی تے دنیاوی کار داں پانی بہت ترقی نڈوں خلافت حضرت عثمان امر الہیوں پائی اوڑک ورج تلاوت قرآن پاک شہادت پائی جس نے کیتے دینی دشمن جیراں تے سرگردانی شاہ علی نے فضیل الہیوں توڑ جھٹھے دیکھا مے ذوالفقار تلوار علی دی اکثر رہندی تنگی ان سپہیوں شاہ مے دشمن کہہ گھات لگائی پر اک ان اک گھاتی ظالم کیتا دار کو لا نے کوفے دی اک مسجد اندر سرحد پوچھ آئے اللہ شاہ مرداں تائیں رحلت شہید بنایا جو کج ظلم نہ کر گیا نا لے شہر حراری



اک صدی زچہ ظالم عالم ہو گئے ٹوٹے ٹوٹے  
عسی دین اسلام و حافظ سی نور اللہ احد  
دین اندر خود غرضی عالم جو غلطیاں کرنے  
برج آگے جہاں پشیمند ہوئے تہن جہرے

پر کال شہرانی عال پبلش وچہ نہ ڈولے  
سبب اسے سر بر جس نے بھیجے پاک مجتہد  
اوہناں شرعی چوران تائیں آن مجتہد پھر شے  
ہو لاجار بزرگاں اوتے کفروں فتویٰ جڑے

## قدیم الایام عربیوں کی قربانیاں اور ان کے منکرین کھٹیرے سختیاں

منکر لوہاں مہیاں اور جو جو ظلم کماے  
کوئی نبی نہ دینی محبت وچہ ڈن منکر سنگا  
قرآنوں جان ثابت ہووے حال منکران مندا  
بعض مولوی جھوٹے جھگڑاں ڈنڈا کڈو دکھاو  
اکثر بھابیاں ڈنڈے شہابیاں ناحق ظلم کما یا  
خواجہ ادیس قمری نے لے نا حق جرم جھابیا  
حضرت یازید لبطامی دلوں کدھ تراہبیا  
سیلمان و ترائی حضرت گھنٹیں چا کڈھوایا  
سی منقور قصور نہ کیستا اوہ سولی چڑھایا  
حضرت شہن رخسار بھیس بے پیراں بندھوایا  
عبدالرحمن حضرت جامی مولویاں جھٹلایا  
امام غزالی ابو محمد پھر بد نام کرایا  
عبد القادر شاہ جیلانی گیلانوں کڈھوایا  
حضرت شیخ احمد سرسندی خاص مجتہد و اکابر  
مولویاں نے دہرائی اسدی پہلے پٹی ششانی  
شاہ ولی اللہ اہم محلے سر رزب واسایا  
سروپاں نے بڑا بدعتی اسدا نام رکھایا

ادہ ہیں وچہ چیکار محمدی اکثر لکھو سنائے  
خود غرضان نے حص و دہائی ناحق کرنے دہنگا  
دلہے گندے دانگ دروغے مارن ظلموں پچا  
چار کتاباں تے اکٹھا اندر عشاق تھیں بتلاو  
حضرت شاہ علی پر جہناں فتویٰ کفر لگایا  
اکہن اس نے رب بھلایا تے خود رب کھایا  
ست بار اوہ مڑ مڑ آیا پر رہنے نہ پایا  
تے مسری ذوالنہد و تینا میں بھی زندیق بنایا  
بعد از وی جنید ولی نوں پھڑ کافر پھڑایا  
عبد کریم غلام سہجی دا محمد نام رکھایا  
رافضیاں نے نال ملایا ناحق جھوٹ بنایا  
کرکشت کہہ ادوڑک فتویٰ کفروں اٹے لایا  
آبعت زولیسرا پایا سائنس سوکھلا آیا  
پر علما و اعلیٰین نہ دتا اس نوں سکھ داسایا  
گوالبیاد وچہ قید کر لکے وافر خوشی سنائی  
خاص محدث دلی وے وچہ اندھے ڈھایا  
تے پھر مرزا جان جاناں نوں آپ شہید بنایا

۱۷ دیکھو رسالہ دیلہ آف دیلہ جہانہ اکتوبر ۱۹۲۳ء صفحہ نمبر ۲۳۲ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت

محمد الدین بن عربی تائیں کافر جا بھٹکرایا  
ابو حنیفہ حق خلیفہ علماء اراں جھٹلایا  
امام احمد بن حنبل تائیں ڈاڈا دکھہ پھوچایا  
وقت فجر نے مگر پھٹکڑ پھٹس خوف نہ کھانے  
جھوٹا بھی پھر ایسا کھڑا کھڑ گیا اک بار نہ  
لکھی جس حدیث بخاری خاص امام بخاری  
بعد امام نسائی اوتے ظلموں تیغ چیلانی  
شاہ شمس کی کھل اتاری بھو سے نال بھرائی

نال ہی اسد سے پھر ایساں اور فتویٰ کفر چھایا  
ابو عبد اللہ بن شافعی ذوالشیطان نام دھرایا  
ماہ اٹھائی قیدی کر کے پھر تے ظلم کما یا  
مغرب پر شہاں بھوکے جاک سخت لگانے  
اکن ادوڑک محل تمامی تھیں ورج ترازو  
مولویاں کڈھوایا شہر میں نے شے تنگی بھاری  
یاک امام شہادت پائی اوہناں روہیا ہی  
ظلم کمادن ترس نہ کھاون ظالم لوگ نقصانی

## خداوند کریم کا حفاظت قرآن کریم اور اسلام کی بابت خود کوکدہ فرمانا اور اس عد کے مطابق ہر صلیکے سرچرچہ دین کا تشریف لانا

سی حفظ اسلام دا وعدہ جو رب نے فرمایا  
جو حضرت ورج تیرا سیناں خاص مجتہد آئے  
بعد بارھویں صدی تیرھویں جدوں ٹھوڑے آئی  
اس صدی دالفص حصہ جاں سی گذر سدا یا  
پیشین گوئیال نغرت نے جو جو سی سن رابیاں  
یورپ تے امریکہ وے خوش آہے شلیڈیوں  
مسلمان انکار سناو پاک کلام مجیدوں

بھیج مجتہد اس عدے نوں پورا کر دکھلایا  
میں انہاں نے اسم مبارک جانشین وچہ دکھلائے  
بہت فتورے ورج دنیا پھیل گئی گمراہی  
شرک کفر تے بدکاری نے جگت ورج غلبہ پایا  
اوہ سچے ورج ہدی تیروین پھین اندر آیاں  
باقی ملکاں روگردانی کیتی رب لطیفوں  
گمراہی دی پھیں کے پھاسی کھلے راہ توحیدوں

۱۷ اسلئے مجتہد ورج جگہ شہرہ مدبروں میں حامی دین اسلام تسلیم کئے گئے ۱۷ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو جو کچھ ان کا قب جلد ۱۷  
۱۷ حضرت احمد بن خالد لکھنوالی و کچھ ان کا قب جلد ۱۷ حضرت امام باقر بن محمد قمری ۱۷ حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ  
العرفف باکامک نیشاپوری ۱۷ امام غزالی رحمۃ اللہ ۱۷ حضرت سید عبدالقادر جیلانی تراجم طیفہ قادریہ ۱۷ حضرت خواجہ عین الدین  
چشتی ۱۷ حضرت ملا بن عمر اسلان ناظمی بقیہ ۱۷ حضرت سید محمد جونیڈ ۱۷ حضرت شیخ احمد سرسندی ۱۷ مولانا ابوالکلام آزاد ۱۷  
۱۷ حضرت احمد شاہ دلی اند محدث دہلوی ۱۷ حضرت سید احمد دہلوی ۱۷ بعض مدبروں میں مولانا بزرگ اور بزرگ کی جگہ



اکثر لوگ ان چھوٹے مزاروں پر چڑھ کر پڑے جاتے چائے  
 آہو یا نہ تال بھی ماز پر پیل گیا چونکہ سرے  
 نال صفائی نے چستائی جلدانت اگیرے  
 کھائے دار عظم سنایا دولت مال دکھایا  
 یادوری کہن محض کشتے ملاں کہن مدینے  
 یادوری عجب پھر پڑ پچھن حضرت عیسیٰ بابت  
 مولوی اکہن آسمان اور ہے زندہ سد پایا  
 یادوری اکہن واہ و ابھائی سچی بات سنائی  
 بیشک ہو گیا فوت حجت ہو یا دفن مدینے  
 سن ایہ باتاں صد ہا مومن ایمان چھوڑ سدا ہے  
 ملک ہندو مت کل مذاہب خاص مخالف آپے  
 دین لگاسی بھر کفر و توح جد پیر اسلامی  
 یعنی حضرت مرزا مہدی قادر نے سمجھو ایا  
 خلاص احمداں نام رکھا یا قادیان یوح آیا  
 کیونکو اس اسلام بچایا پھر میں لکھ دکھانساں  
 ایہ سنوں سلمان فارسی قادیان کیونکو آیا  
 میں علم میں دیر نہ لائیں جلدی قلم حلا میں

کھان کبابے بین شرباں رہن سا سنا ہے  
 شہراں تے وچہ براں کھراں خوب جاتے پیرے  
 مٹھیاں مٹھیاں کر کر باتاں لالچوں پھیرے  
 کئی ہزاراں مومنناں تائیں اپنے نال ملایا  
 دفن ہو یا ہے و توح مدینے دیکھو نال یقینے  
 دستو حال مسیح داکیسے قرآنوں ثابت  
 مڑا کے تلوار پر کٹے کرسی خوب صفایا  
 اوڑت بنو عیسائی دیر تنساں کیوں لائی  
 بس ہو کے اسلام بھی مرزہ ہو گیا دفن زمینے  
 پادریاں نے نال تسلی اپنے نال ملائے  
 مولویاں سنگ بخت کریندیاں سو وطن سنائے  
 تال رہے اس پیرے کارن بھیج دنا اک حامی  
 دینی پیرا ڈنڈا ڈنڈا اس نے آن بچایا  
 کئی عہد نام سی قادیان والا پاک نبی فرمایا  
 پہلے عالی حسب نسب داکھ کے حال سناساں  
 پھر کیونکو و توح ساری دنیاں جہوہ نور کھنڈ آیا  
 رب نے نفلوں سوا آخری ساری لکھ سنائیں

## جناب حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی رحمہ اللہ

سلمان اک مرد فارسی حضرت دارا کا  
 اوہ سلمان ایرانی بزرگ سی اولاد اسحاق  
 عدی تیرھویں و ایاں حال پاک نبی فرمایا  
 فرمایا اس دی سنوں حضرت مہدی اسی  
 یعنی اندر مہدی تیرھویں مہدی برکت پائی

جن ہی سنوں احمد آیارخ انور ماہتابی  
 تے اسحاق سی ابراہیموں مرسل پاک معقول  
 اس سلمان دی نشت اتے سی حضرت تھہ ٹکایا  
 جیکر دین ثریا جاسی داپس مورطے اسی  
 دینی پیرا ڈنڈا ڈنڈا ابے شک آن بچا سی

پاک محمد نے جو کیتی آہی پیشین گوئی  
 سرور عالم دی ایگل پوری ہوئی نفلوں  
 ایہ تیمور بادشاہ آما اندر ملک ایرانے  
 کش نامی اک شہر تے اس کی باری گرد نوازی  
 جاں تیمور نے حرص و دہاکے کش پر قبضہ پایا  
 ہادی بیگ بزرگ اک بادی و توح اس گھرانے  
 پھر کیتی تیموری لوکاں سمرقند ول دھکائی  
 ہادی بیگ سد پایا ایتھوں پھر سن کنبہ بھائی  
 جاہو پچے پنجاب ملک توح متوکل مولائی  
 سی دیر بایاں بھی پیرے نوکوں ہاں پند سارا  
 پھر خوش قسمت اس زمین و توح گاؤں تربت بسایا  
 ہادی بیگ سی عابد زائد تے علمیت والا  
 یعنی بیچ علاقے بھاری حضرت مرزا ہادی  
 تال ہو گئی مشہور ملک توح ہادی دی آبادی  
 اسلام پورے واناں محقق رہ گیا قاضی ماہی  
 بھادیں قادیان بستی بھائی دور دی تھیں آہی  
 قادیان چہ برلاسی مغلان اعلیٰ عزت یابی  
 کئی ایستاں و توح دلی کیتی مغلان شامشاہی  
 جاں دلی دی شاہی اندر ضعف الایوں آیا  
 جو جو شہر تے قبضہ چکے نظر کسی دے آئے  
 زور اور کمزور ایں تائیں زور و لگے دباؤن  
 قادیان الیال مغلان دل بیچ بات جتاری  
 ہے سن پیشین شاہاں دے آئی اپنی بے پردہی  
 پنجابی کوئی باغی ظالم ہے ات دل چڑھ آسی  
 کیوں نہ نفل خدا تھیں چاہیے خود بہت دکھایا

سن کے غور کر رہن بھائی کیونکو پوری ہوئی  
 خاندان تیموری ہو یا اس سلمان دی سنوں  
 اک چا چار لاس سی اس اندرا دی سنوں  
 سی برلاس کریدا اوتھے خود مختاری شاہی  
 تال پھر سب برلاسی کنبہ مسخر و توح آئیا  
 اوہ سرداری برلاساں اندر اس زمانے  
 ہادی بیگ تے سب کنبے نوں تسلی آن ہو بچائی  
 تے دو وقت تعداد اوہنا دی گئی اندر آہی  
 خوب من ایہ قادیان الی بھانوں خوش آئی  
 ہادی بیگ نے پڑھو بسم اللہ ایتھے لیا اوتارا  
 تے اسلام پورہ اس پند ہادی نام رکھایا  
 تال اس شاہ دلی دی طرفوں رتبہ ملایا اعلیٰ  
 ہو گئے شاہ دلی دی طرفوں خاص مقرر تھیں  
 قاضی دار اسلام پورہ ہے اکھن سب پنجابی  
 قاضی ماہی تھیں پھر قادیان بن گئی بستی ہادی  
 تال بھی انفر شاہی ہو گئے قاضی جی دے بھائی  
 تال دیانت اتے امانت ہو یا نفل الکی  
 قادیان الیال مغلان الی سبے شان و دہائی  
 تال پنجاب ملک توح لوکاں شاہی خوف بھلایا  
 پس سرداراں طاقت داراں اوتھے قلعے بنائے  
 اک دوجے تے چڑھ چڑھ جادوں ربا خوف کہاں  
 ہن دلی تھیں شاہی جیسی نال ارادے باری  
 اس قادیانوں خوش آئی مورطے سکے کاٹی  
 اوہ اسان تخت بناسی ورنہ جنگ مجاسی  
 ملے اپنا آپ بچایے تے کچھ ملک دبا بیٹے



پڑھ لکھ بسم اللہ شہزاد لیراں جیکر اک لکھابا  
خود مختار باسنت قادیان ہو گئی تھی  
رام گروھی زکمان سکھان فوجاں نال ملایاں  
اچھ جی شے پڑ دادرے نے اکثر حملہ رو کے  
پھر حضرت نے دانے ویلے گئی ہیاست ساری  
قادیان گرنے وانگ قلعہ نے سی دیوار چویرے  
کل قلعہ خالی کر دیا مغل نیانے قیدی  
لے پر قیدوں مغلان تائیں مل گئی جدرہائی  
دوج کیور پھلے جہاں کیتا سولال سال گزارہ  
چھوٹے موٹے سارے راجے ماتختی وچر آئے  
بخشیا پھر رنجیت سنگھ نے ملکوں کافی حصہ  
نالے گل ارہنی تادیان ملکیت دوج آئی  
اک انگریز کر بھن صاحب قدر شناس ترفیاں  
قادیان لے خاندان داجو اس لکھیا حالا

پہلے گریں صاحب بہادر کی کشتیاں چھپس پائیت کی مذکور

شہنشاہ بابر کی عہد حکومت کے آخری سال یعنی ۱۵۳۰ء میں ایک مغل سیدی ہادی بیگ باشندہ  
سمقن اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا۔ اور ضلع گورداسپور میں بودو باش اختیار کی یہ کسی قدر بڑھا  
لکھا آدمی تھا۔ اور قادیان کے گرد و نواح کے شتر مواضع کا قاضی یا بھڑی مقرر کیا گیا۔ کہتے  
ہیں کہ قادیان اس نے آباد کیا۔ اور اس کا نام اسلام پور قاضی رکھا۔ جو بدلتے بدلتے قادیان ہو  
گیا۔ کئی پشتوں تک یہ خاندان شاہی کے عہد حکومت میں معزز عہدوں پر ممتاز رہا۔ اور  
محض سکھوں کے عروج کے زمانہ میں یہ افلاس کی حالت میں ہو گیا تھا۔ گل محمد اور اس کا بیٹا عطاء محمد  
رام گروہیا اور گھنیا مشہور ہیں جن کے قبضے میں قادیان کے گرد و نواح کا علاقہ تھا ہمیشہ لڑتے رہے  
اور آخر کار اپنی تمام جاگیر کو کھو کر عطاء محمد بیگ ووال میں سردار مسخ سنگھ اہلو دالہ کی سپاہ میں چلا گیا اور

۱۵ سال تک امن و امان سے زندگی بسر کی۔ اس کی وفات پر رنجیت سنگھ نے غلام گروہیوں  
کا نام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا۔ غلام رنجیت کو قادیان واپس بلا لیا اور اس کی جڑی جاگیر کا ایک  
بہت بڑا حصہ واپس نہ دیا۔ اس پر غلام رنجیت اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں داخل ہوا  
اور شہر میر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل تر خدمات انجام دیں۔ گورنل سنگھ شہر سنگھ  
اور دوبار لاہور کے دور دورے میں غلام رنجیت ہمیشہ فوجی خدمات پر مامور رہا۔ ۱۸۵۱ء میں جنرل پنچرا  
کیساتھ منڈی اور کاکو کی طرف بھیجا گیا۔ اور ۱۸۵۳ء میں ایک پیادہ فوج کا کیمپان بنا کر لٹا اور  
روانہ کیا گیا۔ منزارہ کے مقصد سے اس نے کارماٹے نمایاں کئے اور جب ۱۸۵۴ء میں بغاوت  
ہوئی۔ تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا۔ اور اس کی طرف سے لڑا۔ اس موقع پر اسے بھائی غلام محی الدین  
نے بھی اچھی خدمات کیں۔ جب بھائی مہاراج سنگھ اپنی فوج لے دیوان مولراج کی امداد کے لئے  
ملتان کی طرف جا رہا تھا۔ تو غلام محی الدین اور دوسرے جاگیرداران لشکر خان ساہیوال اور  
صاحب خان ٹوانہ نے پھر مسلمانوں کو بھڑکایا۔ اور سر صاحب دیال کی فوج کیساتھ باغیوں کو مقابلہ  
کیا۔ اور ان کو شکست ناش دی۔ ان کو سوائے دریا کے چناب کے کسی اور طرف بھاگنے کو رستہ  
نہ تھا۔ جہاں چھ سو سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے۔ الحاق کے موقع پر اس خاندان کی جاگیر غصیط کی  
گئی ہے۔ مگر سات سو روپیہ کی ایک نشین غلام رنجیت اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی اور قادیان  
اور اس کے گرد و نواح کے مواضع پر ان کے حقوق مانکا نہ رہے۔

اس خاندان نے ۱۸۵۶ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام رنجیت نے بہت  
سے آدمی جرتی کئے۔ اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت تھا جب  
کرافٹر عسوف نے ترمیو گھاٹ پر بمبرہ ۴۴ نیٹو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے  
تہ تیغ کیا۔ جنرل نکلن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ ۱۸۵۶ء میں  
قادیان ضلع گورداسپور کے تمام خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا۔

غلام رنجیت جو ایک لائق حکیم تھا۔ ۱۸۶۶ء میں فوت ہوا۔ اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا  
جانشین ہوا۔ غلام قادر مقامی حکام کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا۔ اور اس کے پاس ان افسران  
کے جن کا انتظامی امور سے تعلق تھا۔ بہت سے ٹریفکیٹ تھے۔ یہ کچھ عرصہ تک گورداسپور  
میں دفتر ضلع کاسپر ٹنڈنٹ رہا۔ اس کا اکوٹا بیٹا کم سنی میں فوت ہو گیا۔ اور اس نے اپنے بھتیجے مزار  
سلطان احمد کو قبضہ بنا لیا۔ جو غلام قادر کی وفات یعنی ۱۸۸۳ء سے خاندان کا بزرگ خیال کیا



جاتا ہے۔ مرزا سلطان احمد نے نائب تحفیداری سے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی۔ اور اب اگر اسٹیشن کسٹمر ہے۔ قادیان کا نمبر دار بھی ہے۔

نظام الدین کا بھائی جو ۱۹۰۳ء میں فوت ہوا۔ بھائی کے محاصرے کے وقت ہاٹن پورس (درہ اسماعیل) کا رسالدار تھا۔ اس کا باپ غلام محی الدین تحفیدار تھا۔ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا۔ مسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فریضہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص ۱۲۳۹ھ میں پیدا ہوا۔ اور اس کو تعلیم نہایت اچھی ملی۔ ۱۸۹۱ء میں اس نے بموجب مذہب اسلام تہجدی یا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ چونکہ یہ ایک عالم اور منطقی تھا۔ اس لیے دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اس کے معتقد ہو گئے۔ اور اب احمدیہ جماعت کی تعداد پنجاب اور سندھ و بنگال کے دوسرے حصوں میں تین لاکھ کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ مرزا عربی۔ فارسی اور اردو کی بہت سی کتابوں کا مصنف تھا۔ جن میں اس نے جہاد کے مسئلہ کی تردید کی۔ اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ان کی کتابوں نے مسلمانوں پر اچھا اثر کیا ہے۔ مدت تک یہ بڑی مصیبت میں رہا۔ کیونکہ مخالفین مذہب سے اس کے اکثر مسائل پر اور مقدمے رہے۔ لیکن اپنی وفات سے جو ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ اس نے ایک ایسا رتبہ حاصل کر لیا۔ کہ وہ لوگ بھی جو اس کے خیالات کے مخالف تھے اس کی عزت کرنے لگے۔ اس فرقہ کا صدر مقام قادیان ہے۔ جہاں انجمن احمدیہ نے بڑا سکول کھولا ہے۔ اور ایک چھاپ خانہ بھی ہے۔ جس کے ذریعہ سے اس فرقہ کے متعلق خبروں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ غلام احمد کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نور الدین ہے جو چند سال ہمارے کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے۔ اس خاندان کے سالم موعود قادیان پر جو کہ ایک بڑا موعود ہے حقوق مالکانہ ہیں اور نیز تین ملحقہ موانعات پر بشرح پانچ فی صدی حقوق تعلقداری حاصل ہیں۔

**جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش اور طفولیت کے حالات**

سن اتنی سو چھٹی آہایا اتنی سو سینتی  
نال ہوئی ایک لڑکی پیدارادہ کر گئی ولت  
والد دیکھ کے ٹوڑی بچہ بہت خوشی وق کیا  
غلام قادر سی وڈا بیٹا بن اچھوٹا بچا

غلام مرتضیٰ دے گھر پیدا ہوا حضرت محمد ہدی  
بے گود و ترح ماں اپنی دے مرزا احمد حضرت  
غلام احمد اس نام رکھایا ایہا دل نون بھایا  
حال کیا نال سب نون بھایا اہم سیدک اچھا

**آنحضرت جبار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور پہلی صدی  
ہجری کے خلفاء کے مختصر حالات و انعامات بطور اشارات**

شاہنشاہ اسلامی ہو کے صادق ہوا ثابت  
دیچہ رعایا ابو بکر دی نہ کوئی کرے شکایت  
اوس اور اسلامی لشکر ابو بکر چہر حسانیا  
بال ملک سب اس مودی دا قبضے سے فرج آیا  
عمر خطاب خلیفہ کینا فضاہوں آپ الہی  
ہر دم رکھے خوف الہی اندر کاراں شاہی  
اوہ سب کیتے عمر خلیفہ فضل الایہوں پوسے  
حضرت عمر نے ربدے فضلیوں تالعدار بنائے  
عمر خلیفہ پاک سلیقہ واہ واہ راج کما وے  
دینی تے دنیاوی کاراں یانی بہت ترقی  
مذول خلافت حضرت عثمان امر الایہوں پائی  
اوڑک ریح تلاوت قرآن پاک شہادت پائی  
جس نے کیتے دینی دشمن حیراں تے سرگردانی  
شاہ علی نے فضل الایہوں توڑ جھٹھ دکھدائے  
ذوالفقار تلوار علی دی اکثر رہندی سنگی  
ان سببوں شاہ نے دشمن کہہ کھات لگائی  
براک ن اک گھائی ظالم کیتا دار کو لا  
تے کوئے دی اک مسیحا اندر سر سجدہ پوجہ آہے  
اللہ اللہ شاہ مردان تائیں وقت شہید بنایا  
جو کجہ ظلم یہ لکھایا نالے شمر عمرامی

بعد نبی نے ابو بکر نون بخشی رخا فنت  
دین چکایا ملک نامیا ربی ہونی عنایت  
اک کذاب سید نامی جھوٹا بنی کہہ سبیا  
اوہ کذاب مسلماناں نے جانوں مار گواٹیا  
ابو بکر نے اس دنیا بخش جان سی ولت پائی  
جان سی عمر خلافت پائی خوب پھری جیت تائی  
موت رکھائے ابو بکرہ یقیں جو جو کم اوہوے  
ایرانی تے شامی حکم جو جو سرکش آہے  
عدل عمر نے دہماں پایاں ظلم نہ ہونایا  
شاہنشاہی کارروائی شرع مطابق رکھتی  
رب دی بھیجی موت عمر دل جان فی لے دہائی  
سی جب لگ منظور الہی واہ واہ کینتی شاہی  
چوتھارے خلیفہ کینا خاص علی شاہ مہران  
مفسداتے مخالف لوکاں اکثر جھٹھ بنائے  
مفسد لوکاں چوہہ طرفاں یقیں ایسی کینتی سنگی  
شاہ علی نے کفاراں دی کینتی بہت شہادتی  
سنا منے شاہ علی دے ہونا نہ سی کم سکھلا  
شہر ہر داں رخ جو کر کے کوئے حضرت آئے  
اک دشمن نے پھونکے آگے کاری وار چلا یا  
حضرت حسن حسین نے عالوں واقف جنگ غامی



اک صدی بچہ ظالم عالم ہو گئے تو بے  
اسی دین اسلام و حافظ سی نور احمد  
دین اندر خود غرضی عالم جو غلیظیاں کرے  
بج آگے جاں پیش خلیجھوٹے رس بھگنے

پر کمال شہرانی عال ٹہل درجہ نہ دو لے  
سبب بانی سے سر جس سے نیچے پاک مجد و  
اوہناں شرعی چوران تائیں آن مجد و پھر نے  
ہو اچار بزرگاں اوٹے کفر و فتویٰ جڑنے

## قدیم الایام عالمیادین کی قربانیاں اور ان کے منکرین کی بیخودیاں

منکر لوہاں نبیاں اور جو جو ظلم کئے  
کوئی بھی نہ ولی محبہ چھٹن منکر کا  
قرآنوں جاں ثابت ہو دے حال منکران مندا  
بعض مولوی جھوٹے جھگڑن دند اک ڈھوکھاون  
اکثر بھابیاں ڈنڈے شہاسیاں نا حق ظلم کیا  
خواجہ ادیس قرقی دے لے نا حق جرم جھابیا  
حضرت یازید لبطامی و طوں کڈھ تراہیا  
سیلمان و رانی حضرت گھٹتیں چاکڈھوایا  
سی منصور قصور نہ کیستا اوہ سولی چڑھایا  
حضرت شہن رخبریاں تھیں بے پیراں بندھوایا  
عبدالرحمن حضرت جامی مولویاں جھٹلایا  
امام غزالی ابو محمد پھر بدنام کرایا  
عبد القادر شاہ جیلانی گیلانوں کڈھوایا  
حضرت شیخ احمد سرہندی خاص مجد و آقا  
مولویاں نے دایہری اسدی بہار پٹ نساٹی  
شاہ ولی اللہ انیم محلے سرور رب داسایا  
مولویاں نے بڑا بدعتی اسدا نام رکھایا

ادیس وچہ چکار محمدی اکثر لکھو شنائے  
خود غرضان نے صحن و دہائی نا حق کرنے دہکا  
دلے گندے دانگ درندے مارن ظلموں پچا  
چار کتاباں تے اک ڈنڈا اعشاش تھیں بتلاون  
حضرت شاہ علی پر جہناں فتویٰ کفر لگایا  
آکھن اس نے رب بھلایا تے خود رب بھایا  
ست بار اوہ مرمط آیا پر رہنے نہ پایا  
تے مسری ذوالنہان دیتائیں بھی زندیق بتایا  
بعد اویں جنید ولی نوں بھڑکا فر پھیرایا  
عبد کریم علامہ سہجی دالمحمد نام پر لکھایا  
رافضیاں نے نال ملایا نا حق جھوٹ بنایا  
کر کشوہ اور ٹک فتویٰ کفر و لائے لایا  
آبند ادیسیر اپایا سائنس سوکھ لکھایا  
پر علما و ال کین نہ توانا اس نوں سکھ داسایا  
گو الیار وچہ قسید کر کے دافر خوشی سنائی  
خاص محدث ولی دے وچہ اللہ نے دوایا  
تے پھر مرزا جان جاناں نوں آپ شہید بنایا

لے دیکھو رسالہ مولوی آف ریلیجنز ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء صفحہ نمبر ۲۲۲ حضرت شیخ کریم علی اللہ علیہ وسلم کی جلیل القادری

محمد الی بن عربی تائیں کافر جا بھٹکرایا  
ابو حنیفہ حق خلیفہ علما و ان جھٹلایا  
امام احمد بن حنبل تائیں ڈا ہڈا و کبہ بھجایا  
وقت فجر نے کھر پھٹکا درختیں خوف نہ کھانے  
جکڑا بھی پھر ایسا تھڑا اکھڑ گیا اک بار و  
لکھتی جس حدیث بخاری خاص امام بخاری  
بہ امام نسائی اوٹے ظلموں تیغ چیلانی  
شاہ شمس کی کھل اتاری بھو سے نال بھرائی

نال ہی اسد سے بھرا ہیاں اور فتویٰ کفر چھایا  
ابو عبد اللہ بن شافعی ڈا شیطانی م دھرایا  
ماہ اٹھائی قیدی کر کے پھرت لکھ لکھایا  
معرب طر مشکان بھجے کہ چاک سخت لگائے  
اک ن اور ٹک عمل تمامی تھیں ورج نرا و  
مولویاں کڈھوایا شہروں نے دے تنگی بھاری  
یاک امام شہادت پائی اوہناں رو بہا ہی  
ظلم کماون ترس نہ کھان و ظالم لوگ نقصائی

## خداوند کریم کا حفاظت قرآن کریم اور اسلام کی بابت خود وعدہ فرمانا اور اس وعدے کے مطابق صدیکے سرچریدین کا تشریف لانا

سی حفظ اسلام دا وعدہ جو رب نے فرمایا  
جو حضرت ورج تیراں سبیاں خاص مجد و آئے  
بعد بارھویں صدی تیرھویں صدیوں ٹھوڑے آئی  
اس صدی دالصف عقدہ جاں سی گزرسدھایا  
بینین گوئیال آخرت نے جو جو سی سنہ رابیاں  
ایورپ تے امریکہ و لے خوش آئے تیلیٹوں  
مسلمان انکار سناون پاک کلام مجید وں

بھیج مجد و اس وعدے نوں پورا کر دیکھ ملایا  
میں انہاں نے اسم مبارک جانیے وچہ کہلایے  
بہت فتورے ورج دنیا پھیل گئی گمرہی  
شرک کفر نے بکاری نے جگت ورج غلیبہ پایا  
اؤہ سبھے ورج صدی تیرھویں پھن اندر آیاں  
باقی ملکان روگردانی کیتی رب علیہوں  
گمرہی وی پھس کے پھاسی بھلے راہ وچہ وں

۱۔ ائمہ مجد و دین جو گذشتہ تیرہ صدیوں میں عالمی دین اسلام تسلیم کئے گئے ۲۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کچھ عرصہ قبل حضرت  
۳۔ حضرت احمد بن خالد لکھنوالی دہم ائمہ قبلہ ۴۔ حضرت امام ابوحنیفہ ۵۔ حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ  
العرف باکام نیشاپوری ۶۔ امام غزالی رحمۃ اللہ ۷۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی ۸۔ حضرت خواجہ غلام الدین  
چشتی ۹۔ حضرت شاہ بن محمد سلطان نامی ۱۰۔ حضرت سید محمد بن محمد ۱۱۔ حضرت شیخ احمد سرہندی ۱۲۔ حضرت امام ابو الف تانی  
۱۳۔ حضرت احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۴۔ حضرت سید احمد دہلوی ۱۵۔ بعض صدیوں میں مولویانہ مذکرہ بالا اور بڑے بڑے مجید و



اکثر لوگوں کا چھوڑ نمازاں پھڑے کوٹے چائے  
 آدرا: بقال بھی حاضر پھیل گیا جو فیکرے  
 مال صفائی نے چٹنائی چلدا نت اگیرے  
 کھائے داد عطر سنایا دولت مال دکھایا  
 پادری کہن محمد کتھے ملاں کہن مدینے  
 پادری صاحب پھر پھر پچھن حضرت عیسیٰ بابت  
 مولوی کہن آسمان اور ہے زندہ سدھایا  
 پادری کہن وادہ ابھائی سچی بات سنائی  
 بیشک ہو گیا فوت محمدی ہو یا دفن مدینے  
 سن ایہ باتاں صد ہا مومن ایساں چھوڑ سدھائے  
 ملک ہندو مت کل مذہب خاص مخالف آپے  
 دین نکاسی بحر کفر و تحجد بطور اسلامی  
 یعنی حضرت مرزا مہدی قادر نے سمجھوایا  
 خلاصہ احمد ان نام رکھایا قادیان یو تو کیا  
 کیونکہ اس ہلام بچایا پھر میں لکھ دیکھا سناں  
 ایہ سنوں سلمان فارسی قادیان کیونکر آیا  
 میو علم میں دیر نہ لائیں جلدی قلم حیلان

کھان کباب تے پین شراباں میں سدا متوالے  
 شہراں تے وجہ براں کھراں خوب جمائے تیرے  
 مٹھیاں مٹھیاں کر کر پائیاں لاپخو دل پھیرے  
 کئی ہزاراں مومن تائیں اپنے نال ملایا  
 دفن ہو یا ہے ورت مدینے دیکھو نال یقینے  
 دستو حال سیح دا کیسا ہے قرآنوں ثابت  
 مڑا آکے تلوار کچڑے کر سی خوب صفایا  
 آؤ تڑت بنو عیسائی دیر نساں کیوں لائی  
 بس ہو کے اسلام بھی مرنہ ہو گیا دفن زمینے  
 پادریاں نے نال لستی اپنے نال ملائے  
 مولویاں سنگ بخت کرین دیاں سو سولھ سنائے  
 تاں رہے اس بڑے کارن بھیج دنا اک حامی  
 دینی بیڑا ڈبڈبا ڈبڈا اس نے آن بچایا  
 کئی حد نام سی قادیان والا پاک نبی فرمایا  
 پہلے عالی حسب نسب دا لکھ کے حال سناساں  
 پھر کچھ ورت ساری دنیاں جنوہ فور کھنڈایا  
 رب دے فضلوں سو انجری ساری لکھ سنائیں

## جناب حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی رحمہ اللہ

سلمان اک مہود فارسی حضرت دہا صیابی  
 ادہ سلمان ایرانی بزرگ سی اولاد استحقاق  
 صدی تیرھویں دہاں حال پاک نبی فرمایا  
 فرمایا اس دی سنوں حضرت مہدی مہدی  
 یعنی مہدی تیرھویں مہدی برکت پائی

جنی سنوں احمد آیارخ الفور ماہتابی  
 تے استحقاق سی ہر ایموں مزل پاک مفاوق  
 اس سلمان دی پشت اے سی حضرت مہدی نکایا  
 جیکر دین تریا جاسی داپس مہودے آسویا  
 دینی بیڑا ڈبڈبا ڈبڈا ابے شک آن بچاسی

پاک محمد نے جو کیتی آہی پیشین گوئی  
 سرور عالم دی ایہ گل پوری ہوئی فضلوں  
 ایہ تمہور بادشاہ آما اندر ملک ایرا نے  
 کش نامی اک شہر تے اس ہی بھاری گرد زواری  
 جاں تمہور نے جس دہاکے کش برقبضہ پایا  
 ہادی بیگ بزرگ اک عابدی ورت اس گھرانے  
 پھر کیتی تیوری لوکاں سحرقت دول دھائی  
 ہادی بیگ سدھایا ایتھوں پھیرن کنبہ بھائی  
 جاہو پچے پنجاب ملک متوح متوکل مولائی  
 سی دیر بایاں بھی نیرے نوکروں ہند سارا  
 پھر خوش قسمت اس زین ورت گاؤں تڑت بسایا  
 ہادی بیگ سی عابد زابد تے علمیت والا  
 یعنی بیچ علاقے بھاری حضرت مرزا ہادی  
 تاں ہو گئی مشہور ملک متوح ہادی دی آبادی  
 اسلام پورے دانام محقق رہ گیا قاضی ماجھی  
 بھادیں قادیان بستی بھائی دور دی تھیں آہی  
 قادیان چہ برلاسی مغلاں اعلیٰ عزت پائی  
 کئی بشتاں ورت دلی کیتی مغلاں شاہنشاہی  
 جاں دلی دی شاہی اندر ضعف الّا ہوں آیا  
 جو جوشہر تے قصبے جگہ نظر کسی دے آئے  
 زور آور کمزور تائیں زوروں لگے دباؤن  
 قادیان الیاں مان مغلاں دل وچ بات جباری  
 ہے سن پیشین شاہاں دے آئی اپنی بے پرواہی  
 پنجابی کوئی باغی ظالم جے ات دل چڑھ آسوی  
 کیوں نہ فضل خدا تھیں چاہی خود بہت دکھایا

سن کے غور کرو سن بھائی کیونکر پوری ہوئی  
 خاندان تیوری ہو یا اس سلمان دی سنوں  
 اک چاچا برلاس سی اس اندر اس نے  
 سی برلاس کریندا اوتھے خود مختاری شاہی  
 تاں پھر سب برلاسی کنبہ سمندر ورت آئیا  
 ادہ سوزاری برلاساں اندر اس نے زمانے  
 ہادی بیگ تے سب کنبہ نوں تنگی آن ہو پچائی  
 تے دوشہر تعداد اوہنا دی گئی اندر آہی  
 خوبن میں ایہ قادیان الی بھانوں خوش آئی  
 ہادی بیگ نے پڑھو بسم اللہ ایتھے لیا اوتارا  
 تے اسلام پورہ اس بندہ ہادی نام رکھایا  
 تاں اس شاہ دہلی دی طرفوں رتبہ ملیا اعلیٰ  
 ہو گئے شاہ دہلی دی طرفوں خاص مقرر قاضی  
 قاضی دہا اسلام پورہ ہے اکھن سب پنجابی  
 قاضی ماجھی تھیں پھر قادیان بن گئی بستی ہادی  
 تاں بھی افسر شاہی ہو گئے قاضی جی دے بھائی  
 نال دیانت اتے آمانت ہو یا فضل اکھی  
 قادیان الیاں مغلاں الی سبے شان دہائی  
 تاں پنجاب ملک متوح لوکاں شاہی خوف بھلایا  
 پس سرداراں طاقت داراں اوتھے قلعے بنائے  
 اک دوسے تے جڑھ جڑھ جادوں بیداغوت کھائی  
 مہن دلی تھیں شاہی جلی نال ارادے باری  
 اس قادیانوں خوش آئی مہودے سکے کاٹی  
 ادہ اسان تحت بناسی ورنہ جنگ مجاسی  
 لئے اپنا آپ بچایے تے کچھ ملک دہائے



پہلے اسم اللہ شیرازیوں چکر اک لگایا  
 تو مختار ریاست قادیان ہو گئی یہی پکی  
 رام گڑھی ترکہاں سکھان فوجاں نال ملایاں  
 احمد جی نے پڑ دادرے نے اکثر حملے روکے  
 پھر حضرت نے دادرے ویلے گئی ریاست ساری  
 قادیان گرنے وانگ قلعے سے دیوار چوڑے  
 کل قلعہ خالی کر دیا مغل بنائے قیدی  
 اے پر قیدوں مغلاں تائیں مل گئی جدائی  
 وجہ کیوں تھے جہاں کیتا سولال سال گزارہ  
 چھوٹے موٹے سارے راجے ماتحتی وجہ آئے  
 بخشیا پھر زنجیت سنگھ نے ملکوں کافی حصہ  
 نالے گل اڑھنی قادیان ملکیت ورج آئی  
 اک انگریز کرفین صاحب نذر شناس تشریفاں  
 قادیان لے خانہ داران ورج اس لکھیا حالاً

پہلے لکھن صاحب بہادر کی کشتیاں چاہیے  
 اور نذر شناس کی کشتیاں چاہیے

شہنشاہ بابر کی عہد حکومت کے آخری سال یعنی ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمیٰ ہادی بیگ باشندہ  
 سمقرت اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا۔ اور ضلع گورداسپور میں بودا باش اختیار کی یہ کسی قدر بڑھا  
 لکھا آدمی تھا۔ اور قادیان کے گرد و نواح کے شتر مواعضات کا قاضی یا مجسٹریٹ مقرر کیا گیا۔ کہتے  
 ہیں کہ قادیان اس نے آباد کیا۔ اور اس کا نام اسلام پور قاضی رکھا۔ جو بدلتے بدلتے قادیان ہو  
 گیا۔ کبھی پشتونوں تک یہ خاندان شاہی کے عہد حکومت میں معزز عہدوں پر ممتاز رہا۔ اور  
 محض سکھوں کے عروج کے زمانہ میں یہ افلاس کی حالت میں ہو گیا تھا۔ گل محمد اور اس کا بیٹا عطاء محمد  
 رام گڑھی اور گھنیا مشہور سے جن کے قبضے میں قادیان کے گرد و نواح کا علاقہ تھا ہمیشہ لڑتے رہے  
 اور آخر کار اپنی تمام جاگیر کو کھو کر عطاء محمد بیگ ووال میں سردار مسخ سنگھ اہلو دلیہ کی پناہ میں چلا گیا اور

بارہاں سال تک اس دمان سے زندگی بسر کی۔ اس کی وفات پر زنجیت سنگھ نے غلام گڑھیوں  
 کی تمام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا۔ غلام ترن نے کو قادیان واپس بلایا اور اس کی جگہ جاگیر کا ایک  
 بہت بڑا حصہ واپس لئے دیا۔ اس پر غلام ترن نے اپنے بھائیوں سمیت جہاد جگہ فوج میں داخل ہوا  
 اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل مت در خدمات انجام دیں۔ نوہال سنگھ شیر سنگھ  
 اور دربار لاہور کے دور دورے میں غلام ترن نے ہمیشہ فوجی خدمات پر مامور رہا۔ ۱۸۳۱ء میں جرنیل پٹو  
 کیساتھ منڈی اور کلاو کی طرف بھیجا گیا۔ اور ۱۸۳۳ء میں ایک سپاہ فوج کا کمانڈر بنا کر پشاور  
 روانہ کیا گیا۔ مزارہ کے مفعدے میں اس نے کارہائے نمایاں کئے اور جب ۱۸۳۸ء میں بغاوت  
 ہوئی۔ تو یہ اپنی سرکار کا نمک حلال رہا۔ اور اس کی طرف سے لڑا۔ اس موقع پر اس کے بھائی غلام محمد الدین  
 نے بھی اچھی خدمات کیں۔ جب بھائی تہاراج سنگھ اپنی فوج لے دیوان مولراج کی امداد کے لئے  
 ملتان کی طرف جا رہا تھا۔ تو غلام محمد الدین اور دوسرے جاگیر داران سنگر خان ساہیوال اور  
 صاحب خان ٹوانہ نے پھر مسلمانوں کو بھڑکایا۔ اور مصر صاحب دیال کی فوج کیساتھ باغیوں کو مقابلہ  
 کیا۔ اور ان کو شکست ناش دی۔ ان کو سوائے دریا کے چناب کے کسی اور طرف بھاگنے کو رستہ  
 نہ تھا۔ جہاں چھوٹے سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے۔ الحاق کے موقع پر اس خاندان کی جاگیر ضبط کی  
 گئی ہے۔ مگر سات سو روپیہ کی ایک منشن غلام ترن نے اور اس کے بھائیوں کو عطا کی گئی اور قادیان  
 اور اس کے گرد و نواح کے مواعضات پر ان کے حقوق مانگا نہ رہے۔

اس خاندان نے غدر ۱۸۵۷ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام ترن نے بہت  
 سے آدمی جبرتی کئے۔ اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت تھا جب  
 کہ افسر عوف نے ترمو گھاٹ پر نمبر ۶۴ نیٹو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے  
 تہ تیغ کیا۔ جنرل نکلسن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں  
 قادیان ضلع گورداسپور کے تمام خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا۔

غلام ترن نے جو ایک لائٹ حکیم تھا۔ ۱۸۶۶ء میں فوت ہوا۔ اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا  
 جانشین ہوا۔ غلام قادر نظامی حکام کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا۔ اور اس کے پاس ان افسران  
 کے جن کا انتظامی امور سے تعلق تھا۔ بہت سے سرغیٹ تھے۔ یہ کچھ عرصہ تک گورداسپور  
 میں دفتر ضلع کا سپرنٹنڈنٹ رہا۔ اس کا اکو تابیٹا کم سنی میں فوت ہو گیا۔ اور اس نے اپنے بھتیجے مزار  
 سلطان احمد کو قبضہ بنا لیا۔ جو غلام قادر کی وفات یعنی ۱۸۸۳ء سے خاندان کا بزرگ خیال کیا



جاتا ہے۔ مرزا سلطان احمد نے نائب تحصیلدار سی سے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی۔ اور اب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہے۔ قادیان کا نمبر دار بھی ہے۔

نظام الدین کا بھائی جو سن ۱۸۸۵ء میں فوت ہوا۔ دہلی کے محاصرے کے وقت ماؤنٹ بوئرس (مرزا) کار سالدار تھا۔ اس کا باپ غلام محی الدین تحصیلدار تھا۔ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا۔ مسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فرقہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔ اور اس کو خلیفہ نہایت اچھی ملی۔ ۱۸۹۱ء میں اس نے بموجب مذہب اسلام مسجدی یا مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ چونکہ یہ ایک عالم اور منطقی تھا۔ اس لیے دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے لوگ اس کے معتقد ہو گئے۔ اور اب احمدیہ جماعت کی تعداد پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں تین لاکھ کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ مرزا عربی۔ فارسی اور اردو کی بہت سی کتابوں کا مصنف تھا۔ جن میں اس نے جہاد کے مسئلہ کی تردید کی۔ اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ان کی کتابوں نے مسلمانوں پر اتنا اثر کیا ہے۔ مدت تک یہ بڑی مصیبت میں رہا۔ کیونکہ مخالفین مذہب سے اس کے اکثر سبائے اور مقتدے رہے۔ لیکن اپنی وفات سے جو سن ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ اس نے ایک ایسا رتبہ حاصل کر لیا۔ کہ وہ لوگ بھی جو اس کے خیالات کے مخالف تھے اس کی عزت کرنے لگے۔ اس فرقہ کا صدر مقام قادیان ہے۔ جہاں انجمن احمدیہ نے بڑا سکول کھولا ہے۔ اور ایک چھاپ خانہ بھی ہے۔ جس کے ذریعہ سے اس فرقے کے متعلق خبروں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ غلام احمد کا خلیفہ ایک مشہور حکیم مولوی نور الدین ہے جو چند سال ہمارے کشمیر کی ملازمت میں رہا ہے۔ اس خاندان کے سالم موعین قادیان پر جو کہ ایک بڑا موعین ہے حقوق مالکانہ ہیں اور نیز تین ملحقہ موانعناط پر بشرح پانچ فی صدی حقوق تعلقداری حاصل ہیں۔

## جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور طفولیت کے حالات

سن اتنی سو چھیتر آما یا اتنی سو ستنتی  
نال ہوئی ایک لڑکی پیدارادہ کئی جلت  
والد دیکھ کے ٹوڑی بچہ بہت خوشی وق کیا  
غلام قادر سی وڈا بیٹا بن اچھوٹا بچا

غلام مرتضیٰ دے گھر پیدارادہ حضرت احمد ہدی  
بے گو ورتح ماں اپنی دے مرزا احمد حضرت  
غلام احمد اس نام رکھا یا اہیا دل نون بھایا  
جاں کیا تال سب نون بھایا اسم مبارک اچھا

تن سال دی عمر ہوئی تال قدرت کھیل نہ کیا  
مر گیا جدوں بخت سنگہاں باغیاں شیش لائی  
ہن نیچاے راج تمامی انگریزاں نے پایا  
سب جاگیر قادیانوالی ہن ضبطی وجہ آئی  
تاں حضرت دے والد جی حاجی اکشر گھریا  
کھل گئے جدوں عدالت خالے پورا زور لگایا  
نا کامی وقح فکر مدامی جاری رہن دیلاں  
زیادہ دولت خرچ کرانی دوشمند و کیلاں  
ستر ہزار روپیہ مرزے گھریس خرچ لگایا  
حضرت جی نے سے خود لکھیا والد جی دا حالا  
وجہ غماں تے ڈونگیاں فکر اننگی اپنا جی زاری  
گو پیش معقول اوہناں نون سی ملدی سرکاروں  
ایہ حالت منت والد جی جی منوں سبق سکھتا ہے  
اس بخت نے نفرت والا دل تے نقش جمایا  
عالم نائل۔ حال آہے والد صاحب سیانے  
خوف ہذا دلوں بھلایا بہت دفعہ فرمایا  
اتنی کوشش دین دی خاطر جے وچیز بڑا کھاندا  
پھر وقح قادیان سی اقصیٰ اعلیٰ خوب بتائی  
ایٹھے میری قبر بتاناں ناں کرناں کو تاہی  
ایہ بھی برحق سخن زبانوں بہت دفعہ فرمایا  
یعنی اس نون مال عبادت ہر دم ہے پیسی  
فرزندان ای بہتری کارن پورا زور لگایا  
دور بیٹا خوب پر بھایا عہد دے دار بنایا

ایک علیہ لکھ احمد والا حالا خلق کچھیندی  
کی کی علم تے کس کس کو لوں پڑھیا حضرت مہندی

ہمارے رنجیت سنگھ نون موت سن لیا آیا  
تدوں حکومت قادیانوالی پھر خطر یوچہ آئی  
انگریزاں ایر ملک تمامی دلی ناں ملا گیا  
تے ای فی صورت دے وچہ عذر نہ سدا کا فی  
اوہ جاگیر لے مرزے پس مقصد دلی بتایا  
غرضیاں پرچے تے وچہ چرتن من ہن نون  
اکشر دعوے دائر رہند کہ ہر ہون اسپلاں  
اوہ جاگیر مری نہ واپس کیتیاں بہت سبلاں  
پر جاگیر مرن دا دیلا پھر مرن کے ناں آ گیا  
والد جی نون بہت اندیشہ آما دنیاں دالا  
پر جاگیر مری نہ واپس تے خود مختاری  
پر جنہاں نے راج کھماے سمجھن کس شماروں  
جو دنیا سنگ پیار و دہاے اکثر دیکھ تھائے  
دنیا طرفوں خیال ہٹایا مولادول جھکا گیا  
تے لائانی علم طب وقح آہے اوس زباں  
میں ثانی دنیاں وقح پھس کے ضایع وقت گویا  
غوث قطب۔ یاد لی کھل ہو کے جنت جانا  
دورح احاطے اک کوئے وچہ خاص جاگیر بتائی  
بت اذان جاں کیں سنسناں ہوئی غفل الہی  
غلام احمد ہے جو کہ جایا اصلی مقصد یا گیا  
یاد خدا دی وچپی بن ضایع جانے ہستی  
دوروزن لعل لبندان نون کوشش پھینک دیا  
جس نے وچہ سرکار انگریزی اعلیٰ رتبہ پایا



### جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کی پاک نصیحتیں

احمد زئی تعلیم نے دیے حال سنن حج آؤ  
 نواں نواں اب راج کی آیا انگریزی سرکاری  
 اوس زمانے خط یا پتھی کنڈن ضروری آئے  
 کسی نگر دین لکھیا پڑھیا جیکوئی سن پائے  
 لائق فائز علی شایق رزقوں جنہاں فراخی  
 محمد دی تعلیم سے کارن والد فکر دوڑایا  
 فضل الہی اسم مبارک آما مومن بندہ  
 حضرت جی سے والد جی نے اسنوں پاس بلایا  
 فرمایا اے مولوی صاحب نیکیاں کر لو دافر  
 غلام احمد ہے چھوٹا بچہ شفقت نال پڑھاؤ  
 مولوی جی نے نال خوشی دے رب دانش کو بجایا  
 خوب صحیح دیر تھوڑے عرصے قرآن ختم کرایا  
 فضل احمد اک سو محکم والد نے منگوایا  
 فضل احمد سی اک اعلیٰ عالم نالے نرم طبیعت  
 صرف بخود باں خوب کتابیں حضرت پڑھیاں  
 بعد انہاں سے گل علی شاہ پور معلم آئے  
 چن کتاباں حکمت دالیاں نالون نال پڑھایاں  
 ستارہ یا سال اٹھارہ عمر تندر پھر آہی  
 علم طبابت پھر حضرت نون خود والد پڑھایا

بڑے بڑے سردار گھرانے علموں خال آہے  
 اس عین پیسے نہ کوئی مکتب نہ مدر سے جاری  
 پڑھنے والا نہ دسیا نہ کسی عین ادھر پڑاؤ  
 اوچھا سوکھا اوتھے پونچھے نال جھٹی پڑھاوے  
 اوہ لائق استاد کتنے سے دہندے ہی منتلاشی  
 نال اک بندہ عالم چنگا دل نون داہ واہ بجایا  
 عربی آتے فارسی پڑھیا قادیان دا باشندہ  
 عزت نال بٹھا کے اس نون پھر ارشاد سنایا  
 اس صبح میں بے ادبی سمجھاں جے اکباں جو نوکر  
 تے تنخواہ لیتیں جو چاہو فرماؤ لے جاؤ  
 پھر بسم اللہ پڑھ فرماؤ کے قرآن شروع کرایا  
 تے پھر کتب فارسی پڑھنے حضرت جی نون لایا  
 حضرت نون پڑھاؤن کارن اوہ استاد پھیرایا  
 اس حضرت نون علم پڑھایا نال محبت شفقت  
 ایساں پڑھیاں کر کے پھر باں لکھ سینے صبح دھریاں  
 نونے منطق اس سے دہرے حضرت نون پڑھو آئے  
 حضرت نے پڑھ چھیک سنایا نون خوشیاں پایاں  
 استادان نے نال خوشی نہ کیتی ختم پڑھائی  
 عظیم خوش ہو کے والد رب دانش کو بجایا

حضرت اقدس کا حصول تعلیم کے بعد کا زمانہ اور والد بزرگوار  
 کے ارشاد کے مطابق سیالکوٹ میں زمرت تشریف لیجانا اور مانگے

### محمّد مصطفیٰ اور تمام فیروزانہ کتب میں انہی شرفیادہ کتابوں سے عزت پانا

جان تعلیم دلوں سی یاں حضرت احمد فرمات  
 لائق لوکاں گورنمنٹ ہی سمجھیں گورنمنٹ دی  
 ناں حضرت نے والد صاحب نال بہت جاری  
 پڑھے کتاباں اتے نمازاں پابند موسم نماز ناں  
 مینوں نال شریکاں ہندے جھک جوت گھیرے  
 ایہہ قادر نے بھیج دتا ہے گھر میرے روح ملاں  
 ایہہ دنیاوی کاراں دلوں ہر دم نہ سے نیارا  
 ہے بہتر کہ کچھ چرو کر سکے کاری کر داواں  
 فرمایا پھر احمد تائیں سن مسیح مسر زندا  
 میرے اکھے سفر کماؤ سیالکوٹ نون جاؤ  
 حضرت جی نے عذر نہ کیتا توڑا اٹھ مدد پائے  
 دفتر نے بیج پلائی اپنی خوب طرح بھگتاؤن  
 رخصت دیلے جان فتر تھیں یا نہت گروان  
 سیالکوٹ دین مرز جی دی بہت موبی شہبوسی

ہو گئی آہی انگریزاں ہی پختہ تدریج حکومت  
 جو کوئی ہوسے نوکر شاہی اوہ پاسی بہبودی  
 قادیان احمد نون نہ کرسی گھر دی کار گذاری  
 زہد عبادت دیوچ گذرن اسدین راناں  
 پرا احمد نون فکر نہ کوئی روح رستیاں ڈیرے  
 باہجہ کتاباں اتے نمازاں پور نہ بچھے گھلاں  
 بعد میرے پھر اس رٹکے دانش ہوگ گذارہ  
 دنیاوی کاراں روح اس نون ایسے طور دگاواں  
 تون اتھے ہرگز نہیں کر داکچہ دنیا دا دھندرا  
 گورنمنٹ دی کر دلو کرے اعلیٰ رستے پاؤ  
 دفتر صاحب صلح سے ہو گئے منشی جاسر کاسے  
 لے پر وقت نمازاں دالے جاسر پڑھ اودن  
 ناں لوکاں چہ رنظ نصیحت قرآنوں فرماواں  
 اکثر بندے ہو گئے چٹنے سن کے وعظ حضوری

### سیالکوٹ کے پوری صحاباں کی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور ان کے پیروں کی خدمت میں

تے اوہناں نے غرہا ہے نے طعن ستائے  
 پاک سچ دی خاص کرامت لوکاں توں سمجھاواں  
 جے کوئی عذر نہ دے توں پھر جیج توں  
 غیراں نون چھٹلاؤن کارن شایع جلد کرایاں  
 اس جیلے تھیں تنگ ہوئے سب دشمن سیانے  
 اکھیا بھائیو ظلم تم نہیں کچھ نہیں تنداواں

تدوں باوردی نون نون سی ملک ساٹے آئے  
 گورنمنٹ دی فتح نہ سمجھن اپنی منہج جتاواں  
 جو کوئی گل اوہناں ہی تو اکھن من سچ نون  
 اوس زمانے بہت کتاباں پادریاں چھپیاں  
 ایہہ جو چالا پادریاں دا آہا اوسیں زمانے  
 پھر قلم زردیداں لکھتیاں لیور نہیں داناواں



ہے لکھ کر پڑھو ان لوگوں کو اللہ نے دیا  
 گورنمنٹ وہ نہیں ارادہ لکھ کے گل فساد  
 حفظ ان کو چھل پاؤ سنبل مستم جلاؤ  
 گورنمنٹ نے ہر مذہب نوں بخشی ہے آزادی  
 سیا لکھوٹ و توح جاں پھر ہوئی حضرت دی شہوئی  
 پادریاں داوڑا صاحب آمار یوزنڈ شیل  
 منصف طبع اصل مزاجوں بحث کرن جل کیا  
 حضرت نے قرآن کھول کے ترن جواب سنایا  
 جے اکہو انجیل سے اندر بیٹا لکھیا یا بیٹا  
 اکثر باری ہو پادری اس انس رنگ آون  
 ٹیلر صاحب نہ کروا جھگڑا سخن سے جاں سچا  
 ٹیلر جدوں ولایت چلیا جوش محبت یا بیٹا  
 پچھیا صاحب غلبے نے تنال کم نہ کچھ جلا بیٹا  
 جس کمرے وچ حضرت آپے پھر نشرف لے آیا  
 عمر مبارک حضرت جی دی آہی سال اٹھائی

تیس فساد ضرور کراسو لکھ لکھ کچھ کچھ  
 کر کے کسی دی دل آزاری تے چاہے بادی  
 تحریراں تقریراں یوتج نہ دل کے بکساؤ  
 کوئی کھی پر کر نہیں سکدا جبر فساد فساد  
 پادریاں نے خود پیش کیتی کرے بحث ضروری  
 خوب لال - عالم - عاقل - ایم اے پاس تے ہنر  
 انجیلوں کچھ ذکر کسج دا اس نے کھول سنایا  
 نہیں خدا دا بیٹا کوئی اوہ واحد کہلایا  
 ایسا بیٹا سب بنیاں لوں ہے قادر فرمایا  
 پر حضرت قرآن سنا کے سارے شک ٹاؤں  
 بلکہ اوہ پھر حضرت جی دا دوست بن گیا پکا  
 وچ کچھ حضرت جی نوں خود ملنے چل آیا  
 فرمایا کس مزاجی نوں میں ہاں ملنے آیا  
 زیارت کر کے تے مل جل کے یورپ طرف سدھایا  
 میڈل من والد جی نے چھٹی کھنہ ہو چائی

### حضرت اقدس کے والد صاحب کا حضرت جی کو سیا لکھوٹے واپس طلب فرمانا اور بعد طور پر انتفاء حضور کا قادیان تشریف لانا

چار سال بچ سیا لکھوٹے حضرت جد و گدار  
 اس جتن پہلے دوا بیٹا سی نو کو کسکاری  
 سن والد سے دلو توج گزری احمد نوں داوڑا  
 ہے شاید وچ چار سال سے میرا پیارا بیٹا  
 تان آکے وچ قادیان کوئی گھر سے کم ضروری

جبر سیر دا جگر پور وچ ہر دم ٹھاٹھاں مارے  
 اتن پچھوئی میرے نور نور صورت نظر دے نیلاری  
 مڑو نیادی کاراں سے بچ بھر اک ارنگ داں  
 ہو گیا ہووے سو توج سمجھ وچ دنیا داراں جیسا  
 تے ہٹ جاوی فضل الہوں ہجوڑی تے دوری

ہن بیٹے دل شفقت مار لکھیا باپ پیارے  
 سیا لکھوٹ مچ پڑھیا حضرت جاں پوری پروانہ  
 اکہو بچے وچ قادیان حضرت والد کو کئی سنائی  
 اکثر دفعہ سفر بھی کرنے وچ کم پور دے  
 پیروی کرن مقدمات دی جو والد منہ بادرے  
 جے کوئی دعوئی خارج ہووے ذرہ نہ کھیلون  
 نورانی خندہ پیشانی لوگ چک دی دیکھن  
 اچ مقدس جت کے آئے ہون مرزا صاحب  
 جاں سن سے پھر ہو گیا خان دعوی حضرت نوں  
 فرماون جو کرناں آہا کر کے اسباں دکھایا  
 کیوں قادر دی قدرت دیوچہ دل غمگین بناوا  
 نال تجرے بن والد سے دلو توج ایہ گل دستی  
 اس نوں شوق قتالیاں ہر دم یا ہے شوق نازاں  
 کرن و عائن یارب سائیں سخت لاویں بیکیے

چھد کے نوکری قادیان آجا میرے نور ظاہرے  
 استغفار منظور کر کے اونھوں ہوئے روانہ  
 تے جو حکم پور فرمائے عذر نہ کر دے کاٹی  
 اے پر وچ عبادت حضرت غفلت کدی نہ کرے  
 پچھوٹے تھیں نل حضرت واسدا کرابت کہا  
 شاداں فرحاں کرے خوشیاں قادیان الیون  
 تان آپس چہ نال قیائے کن بچے لوں آکھن  
 ہے چہرہ پر رونق رنگت انور اتے عجبائب  
 تان پچھن پھر مرزا صاحب خوشی تان کس گلوں  
 پر آخر نیچہ او ہو ہوا جوت اورے چاہیا  
 اک جھگڑے تھیں ملی خلائی کیوں نہ شکو کیاواں  
 دل احمد وچ دنیاں ملی حوص نہیں اک رتی  
 پڑھے کتاباں اتے نمازاں ایسے پر ہے نازاں  
 بعد میرے ایہ ہو کرے دیاں تھان نل نہ دیکھے

### مہاراجہ کی پور تھلہ کا سترہ تعلیم کا اعلیٰ فستقرر کرنے کے لئے حضرت اقدس کو تحریر فرمانا کہ حضرت اقدس کا لازم ہے صا انکار سنانا

کیونکہ تھیں مزاجی نوں خط آٹیا سرکاری  
 اے پر اعلیٰ انسٹرا لی جبکہ بی ہے عنالی  
 جاں والد نے احمد تانیں ایہ مضمون سنایا  
 عرض کیتی اسے تبدیل کرے بیشک میرا کارا

ہن ہو گئے ماراں جاری وچ ریاست ساری  
 بھیجی نہیں غلام احمد نوں سی رتبہ عالی  
 تان حضرت نے نال انوب دو منہ تھیں سخن الا یا  
 کم نسا ندے جیا لے نہیں سواراں ہسارا

تاں بھی خدمت والدین دی مینوں سکے پیاری  
 عیلم میں قادیان رہ کے کرساں کار گزرا دی



حضرت اقدس کا ایک ضروری مقدمہ کی بڑی کسبے شرف ایجا اور  
نمازیں ہر وقت کی وجہ عدالت وغیرہ ضروریات کا بانی بن گیا

اک عقدہ جانا دوا کا بہت ضروری؛  
والد جی نے حکم سنایا بیٹا احمد جاؤ  
حضرت نے تعمیل حکم کی وجہ ذرہ ویرناں لائی  
اکثر ہر وقت کی بھی کچھ لوگاں دے آئے  
اک عقدہ دے دے اس حاکم زیادہ بزرگانی  
ترت اٹھے پھر حضرت اقدس غلام بھی جلدی کرنے  
آواز ہی دے دے کتاں جی میں بہت در جالا  
پر حضرت آواز نول میں کے نیت مول نہ توڑی  
جید نوازوں فرصت پانی نہ لیا پھر جا کے  
فرمایا اے مرزا صاحب بات نہیں کہہ سکتا  
کاغذات مچ میں نہیں دیکھی اک بھی بات کوئی  
میرٹم پھر حضرت اقدس داپس قادیان لے

تے اس نے متعلق کہے بہت حقوق ضروری  
ہے ایہ پیش بہت ضروری کو شش بخین جگتاؤ  
دچہ احاطے خاس عدالت جانیہ مولائی نہ  
دار و واری دچہ عدالت حاکم پیش کرتے  
اید صرفت غاندا ہوا حضرت مسکو و ورائی  
دچہ نماز کھاتے جن مہنہ کچھ ول کر کے  
غلام احمد جی حاضر ہووے مرزا قادیان والا  
پیش خدائی بھیگتا ہی آہی جس نے دوری  
تاں حاکم نے حضرت جی ول دیکھیا نظر اٹھا کے  
رَب وکیل تسان دا آہالی تسانوں ڈگری  
حق بخین ڈگری ٹی تسانوں جانا نال تلی  
تے حالے سب ڈگری دالے والد نے سن پائے

جاندا کے مقدمہ کی بابت سفر کی بابت اور حضرت اقدس کی دی کی محنت کشتی

جا بیدادی بہت زیادہ کرن شریک بکھڑے  
مرزا صاحب غلام تھے آہے عاظم کئے  
ات سببوں حضرت جی نول پیدے سفر کھیرے  
گھوڑے دی پرواہ نہ کرے پیدل سفر کھاون  
دچہ جوانی تن تسانی حضرت نول نہ جانی  
لی نماز پھر نے حضرت مسکو کرن نول جادوں

ایں سببوں ختم نہ ہوں اکثر جھگڑے جھپڑے  
جیدوں شریک نہ ضیال ہیں ایہ بھی کی نہ ٹھکے  
گھوڑا لوگوں کچھ لکے دیندے جیہ گیرے  
شان آثار آتے نزاکت ہرگز نہ جنداون  
بلکہ جھپڑا پے اکشتاداد عادت آہی  
چارچ کوہ دی منزل کر کے بھٹ واپس مڑاؤن

حضرت اقدس کے والد صاحب کی نالت اور آپ کے سامنے تے مشکلات

جاں حضرت دی عمر مبارک ہو گئی برسوں چالی  
ایں جیت ہوئی آ حاضر چیش دی بیماری  
بیماری بھی سخت نہ آہی تے ناں خطرہ کالی  
بعد نماز عصر بخین ربے احمد نول فرمایا  
ایہ پہلا الہام الاہوں حضرت احمد پایا  
بعد شام آج باپ تیرے دا وقت موت ہو آیا  
پہلے بھی کئی سچیاں خواباں سی حضرت نول آیاں  
اس الہام نے دل حضرت دے غمیں تر ت بنایا  
پیش تے انعام مقررہ جو سرکاروں سے سی  
حضرت جی نول امرالاموں کچھ بخیند سی آئی

ہن والد نول چھٹی آگئی سدا حب انی دالی  
شال حال ہوئی تقدیروں نال ارادے باری  
پرا خدوں خیر خدا تے وجہ الہام سنائی  
الطارق ما الطواق ایہ الہام سنایا  
نال ہی اس الہام دا مطلب تقیموں سمجھایا  
قسم ہے منوں قت جو آہا لمسی نہیں ٹلایا  
جن یاں تر ت کاس ہند سلم مسقف دیں گواہیا  
جس نے سرخیں لٹن پردہ اٹھ چلیا ہن سبایا  
ارہ سی نال حیات پردے ہن نہ قائم رہی  
اس حالت ورت قادر سطاق دلجوئی مسرمانی

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۝۲۴۷

بیکیا اللہ کافی نہیں ہے اپنے بندہ کے لئے

ہے بندے نول اللہ کافی احمد نہ گھبرائیں  
ہے رازق رب قادر ساس پچھدا سچ صاحب  
اس الہام بخین حضرت جی نول خوب تسلی آئی  
قادیان تے سب گرد نواحی پڑہن جینازہ آئی

ایہ الہام سی دوسرا ہوا حضرت احمد تائیں  
رکھ بھر دسا اللہ اتے دیکھیں ڈول نہ جائیں  
تے اس ن ہی وقت شام تے والد طلت بانی  
بعد جہانے حسب ہایت لاش گئی دفن آئی

حضرت اقدس کا لالہ ملا دال صاحب قادیان کو انگوٹھی میں تسلی بخش الہام کنڈہ  
کرانے کیلئے ترس کو واندہ فرمانا اور کہ خدا کا ترسین جا کر ترس جیکم محمد شریف  
دکام کو احبام دینا



لالہ صاحب ملاو اہل سب قادیان رہا ہند  
ہن تک جو حضرت سے عاشق قادیان پوچھ آؤں  
اوہ الہام نسلی : لالا حضرت نوں خوش آیا  
فرمایا ہے اس الہاموں کی تسلی مینوں  
امر تشریف سے جاؤ انگوٹھی بنواؤ  
ایہہ نگینہ انگوٹھی دے دیہ خوب طرح جڑانا  
حکم سوال کرن سائل کی حضرت نوں بھایا

حضرت جی دایار پڑاتے ہن تاکہ اوہ زندہ  
اکثر مل ملاوہ مل نوں دیس تسلی پارتی  
لالہ صاحب ملاو اہل سب لکھن پتھر پھیرا گیا  
ہن لالہ جی امرت سہر بھی جانا پاتسا نوں  
ایہہ الہام نگینہ وچ خوب طرح کھڑاؤ  
حکیم شریف محمد اوتھے ساتھی نال بلانا  
انگوٹھی بنواؤن کارن ہند دیون بھوایا

دوستوں کا سوال اور لالہ ملاو اہل لاکہ شریعت حمان کے متعلق کچھ  
عرض حال مندرجہ برائیں اچھے صفحات ۲۲۶ ۲۲۸ الہام یا ناکار کوئی بڑا اسلما

کچھ حال اس لالہ ملاو اہل لاکہ شریعت حمان  
نام ملاو اہل ہے اس داکھتری ذات کہا ہے  
ایہہ دونوں نے ہندو لالے قادیانے باشندے  
خواباں تے الہام الہاموں جو حضرت نوں آؤں  
جے لکھتاں میں کل حوالے دفتر ہون کا لے  
عمر ملاو اہل دی آپ دیہہ سالوں یاں باقی  
ایسی آئی تن من دھانی غم نے جان نکائی  
سندا حالا لے کر لالہ حضرت جی دل آ گیا  
یاںوسی تے نا امیدی آپسی اس تے چھائی  
پچھل گیا دل احمد والا دیکھ کے اس حال  
رنت خزاں دی دور کرن نوں بھیجی بھاری  
سخت تیش رنج جان بن بارش خشک میں جاؤ  
سکے دھینگر سبز بنا دے پل تچ نیری رحمت

جس نے جا کے امرت سر تھیں انگوٹھی بنوائی  
دو جاہو ر شریعت نامے رشتہ دار ملاوے  
حضرت جی نے خاصہ پایا تے ہن تاکہ اوہ زندہ  
اوہ اوہناں دونہ لالیاں کو لوں حضرت جی لکھو اہل  
پر دو حالے لالیاں والے کیتے مسلم حوالے  
اتفاقات ہی بیساری لالہ جی دل آئی  
بہت طبعیاں نرنگاے مرض گھٹی نہ رائی  
حضرت نوں سب حال دکھایا رویا تے کر لایا  
تاں حضرت نوں بیت برائی یاد دے وچائی  
عرض کیتی پھر لے رب قادیان قوت والا  
مفضل تیرے حق اگلشن وچ خوب کرے گلکاری  
مفضل تیرے حق جان بارش اوہ نیری رحمت گانے  
اس رحمت تھیں دور مٹانے ان سبکی دی رحمت

حضرت جی دی عرض گزارش منظوری چہ آئی  
پانی صحت ملاو اہل نے ہے زندہ ہن تائیں  
ہن امرت سہر بھیجا تاہیں انگوٹھی بنواؤں  
پھر اس طور شریعت بابت خالص مقدمے بابت  
ہے زندہ دریافت کر لو خالص قسم اک دیکھے  
قسم سپردی حضرت جی نے تاں کسوٹی دسی

نیر شری الہاموں پائی ہو گیا نفضل آئی  
قسم ملاو اہل حال کچھ اوہ شکر ہو سی تاہیں  
پانی تے بنوانے والا دوش بدین جان  
جو کچھ سی فرمایا حضرت اوہ ہو گیا ثابت  
اوہ ہرگز انکار نہ کر سی نیکی لکھی لکھے  
دنیا وچ اولاد نوں لائے بچن سہر تھیں اچھی

حسب اہل حضرت اقدس لالہ ملاو اہل جی کا امرت سر انگوٹھی بنوا کر لانا  
اور حضرت اقدس کو پہنانا اور پھر حضرت اقدس کی حاشیہ و مرزا غلام قادر صاحب کا  
خانگی معاملات میں مصروف ہونا۔ بھائی صاحب کی کفایت شعاری  
اور حضرت صاحب کی حلال میں شکر گذاری کرنا

امرت سر تھیں جان لالہ جی نے انگوٹھی بنوائی  
انگوٹھی جان بن کے آئی حضرت خوشی منائی  
والد صاحب اس نیا تھیں آہے چل سدا ہائے  
جاسید از وچ سچہ دوکاناں خاص بٹلا آہیاں  
بہت مکان۔ دوکان۔ اراضی خاص قادیان آہے  
بھائی جی گورداسپورے وچ نوکر سی سرکاری  
حضرت نوں بیساری خوش پور میں پڑاؤن  
کیرے دی جو بے ضرورت بھائی دل خط یادوں  
ننگ خرن سنگ کرن گزارہ جتنا بھائی کیتے  
اک اسی خط بہت ضروری لکھ بھائی دل یا گیا

وچ اس نے خوش قلم لکھایا اوہ الہام آئی  
تے اس طور کلام آئی او کچھ لکھی آہی لکھیں لکھ جائے  
پر حضرت متوکل بن کے اعلیٰ صبر کئے  
امر تیرے گورداسپورے بھی آسایا کچھ بنوایاں  
نہ بھائی سنگ بات چلائی نہ تعظیم کرائے  
حضرت جی نوں سوئی اس نے گھڑی کار گزار دی  
جیسا کھانا کھر تھیں آوے نال غریبان کھاؤں  
پھر بھائی جی جیسا چاہن مرضی تھیں بخوادن  
اکثر وقت پورے جان حاجت پیسے ہوں دے پئے  
اک اخبار غریب کارن چاہیے طرح دلایا



بھائی جی نے ایسے خط پڑھ کے بھانپا  
میں کہتے سی تاساں حوالے کار بار سب گھر نے  
کار کنندے بھائی سنے سی بنے خود غمی  
ات بسوں اودے حضرت سے بنے مخالف سارے  
اے اچھ کچھ کرو مجاہدہ آیا حکم الہی

میں اسراف نے خراج غنمی چاہاں تڑت مٹایا  
پر کچھ کارائیں نہیں کرے اخباراں ہو پڑے  
اودے خود غمی رو کی جائے سی حضرت دی مرضی  
کر کوشش نقصان پہنچاؤں نے خود دین نیلے  
عیلم من فضل کرم دہی ایسے خوش خبری آئی

الغاما الہی حاصل کرنیکیے حضرت اقدس مجاہد اور مجاہد میں  
تکلیف اور بک میں پاک بزرگوں کی زیارات و بشارات

حضرت خاص مجاہدے کمارن روزے لگ پڑھتے  
چھ ہینے روزے رکھتے خبر نہ کسے پائی  
معمولی جو کہنا آئے اس لوں پاس کہاں  
وقت شام گئے کھانے ویلے اودے مسکین بھان  
کھڑا کھانا اس رات کوچوں روزہ کہوں کہ کہاں  
جے حضرت کچھ گھر تھیں کھانا ہو طلب فرادوں  
اگلے دن اٹھ پہرہ روزہ کر کے صدق بھادوں  
کئی دن تک جے بھنوں کے جگر پوچھ نکادوں  
سچیاں خواہاں لوکاں تائیں حضرت جی بتلاؤں  
نبی علیؑ نے فاطمہؑ بی بی من مسکین دلائے  
پاک محمدؐ بڑا کاتاں قادر تھیں جو پائیاں  
بی بی فاطمہؑ سر حضرت داؤدی روح اٹھایا  
حضرت احمدؑ خود سہرماہی ایہ فضل ستاری  
زیارات پیدیاں کچھ بنیاں کشفایوچہ پڑی  
بعض اکابر ولی مکمل اسلامی جو آہے

اے پر راز ایسے روزیاں والا ہو کرے نہ دوس  
نہ تکلیف کے نوں دیتی نہ سحری پکوائی  
پڑے دچہ مسکیناں تائیں سچ کھاناں بر تادوں  
جو کہنا آکر کھوایا حضرت اوسناں کھلاؤں  
مسکیناں ہی خدمت کر لے دل بیخ خوشی منادوں  
گھر سے صاف جواب سناؤں حضرت دگھراؤں  
کہوں روزہ پانی پی کے رب داکشہ بجاؤں  
جے چیا کے پی کے پانی روزہ زہد کماؤں  
جال اودے دچہ تجربے آؤں اودے شہدین جادوں  
ایہ بچتیں تشریف لے آئے مل کے پچھ پڑاے  
امر الاہول احمدؑ تائیں سب عطا فرمایاں  
فرزنداں دلینداں انگوں شفقت کرم کسایتا  
ایہ حالت روح کشف نہ دیکھی سی بلکہ مبارکی  
ایسے حالے بار چھ تجربے سمجھ نہ سکے کوئی  
روح کشف نے حضرت جی نوں اللہ پاک ملائے

رنگ برنگے خم نورانی دچہ نظا سے آؤں  
دچہ مجاہدے حضرت جی نے پائیا لطف تیارا  
دچہ مجاہدے ایسے فایدہ دچہ تجربے آیا  
پہلے ان کوئی جو ڈاڈا اگر مقابل آؤے  
مخیر جگ روح مشہوری جیو کہ حضرت پائی

ارضوں طرف فلک مجاہد اعلیٰ لطف کھادوں  
سچہ لیا پس روزہ میں جہاں تار پاک و ہارا  
فلکے اوپر نفس حضور ہی ایسا قابو پایا  
حضرت جی زانہ کچھ بگڑے اودے بھکھام جادو  
اودے حالے کر قلم حوالے دیر کو پڑی لائی!

حضرت اقدس کا اخبارات میں سچوں اور آریلوں کے  
مقابل میں مضامین تحریر فرما اور ان تک کا آپکے نام سے اشتا ہونا

ایہ تے سچی عسا جہاں جو کچھ دل تھیں جاسیا  
ہو رند ارب جھوٹے اکھن تے خود نوں ڈوبایا  
مولویاں نوں گھیر کھانوںے راہا دیوہ اڑ کے  
طعنے کرے زورہ نہ ڈورے اکھن ہے آزادی  
جو جو حملے قرآن اے اخباراں دچہ پائے  
اخباراں روح شایع ہوئے جہاں مضمون جوابی  
دندان شکن جواب مخالف احمد نوں پاؤں  
علم ستم نے طوفاں دچوں مسلم لوگ کچائے  
مرزے مضمون ملائیاں دروزبان بنائے  
علامہ احمدؑ در اسم مبارک من پیکر تاج آیا  
مستقلی مضموناں دالی عالی شہرت پائی  
چھوٹے لمبات جھٹ چوڑا سی محبہ ہوایا

تحریراں تقریراں اندر ہر اک نوں سمجھایا  
سی اکثر اسلام نوں ادھناں تختہ شق بنایا  
مولوی دروے گل نہ کرنے چھپد اندر وڑ کے  
تاں حضرت نے قلم اٹھائی بغیرت کھاکے ڈاڈی  
دیدوں تے انجلیوں لیکے خوب جواب سنائے  
طعنے لکھنے والیاں تائیں من ہوئی بے تاباں  
ہن او منائے قلم ظلم نے لکھتے تھیں جھکاؤں  
مرزے ہوش مسلماناں نے قیام کر دیکھایے  
وقت بحث نے اڈکے ویلے پڑھ پڑھ فیض پٹیا  
ہند سندھ تے چین برہما سب لوکاں ڈوبایا  
پر حضرت حجرے روح آپکے کرنے ذکر الہی  
اس حجرے روح من تک حضرت احمدؑ زہد کیا

ملنے کارن لوگ جو آؤں اودے پیغام پہنچاؤں  
عیلم تان حجرے دچوں حضرت باہر آؤں



## براہین احمدیہ کی تصنیف اور اشتہار لطیف قرآن کریم کی عظمت اور محنت الفین اسلام پر اتمام حجت

سی حضرت نے اخبار ان مجر بھی حق بیانی  
تحریریں تے تقریریں نے نچ کرے ولی آزادی  
ایسی بھی کتاب مکمل اس مقبول الہی  
قرآن پاک نوں سچا ثابت کیتا مال صفائی  
ہے حافظ قرآن دا اللہ وعدہ جس فرمایا  
جو عامل قرآنی ہو کے کامل عمل کما ہے  
یہاں تابعی اور محدثی قرآنوں پھل پایا  
وجہ اسلام الہام دا چشمہ جاری رکھیا باری  
بن اسلاموں پورے ملہم ثابت کرنا چاہو  
جتنیاں میں الہام الاہوں کیتیاں نے نیکیاں  
اوہ ملہم جو تیس لے آؤ اوہ بھی کجہ کہائے  
انشاء اللہ ناں کوئی اسی ناں کوئی کجہ کہلائی  
ہاں جیکر کوئی ہن عاجز نوں برکس کاڑن اسی  
جو الہام اکرام الاہوں اس عاجز نے پاسے  
اکثر ہن تک ہو گئے پورے باقی پورے ہوسن  
کئی ہزار نشان دکھائے مینوں قادر میرے  
قادیان جو فضل کرم تھیں چشمہ کیتا جاری  
آب حیاتی چشمے اور بیٹھا نفع کے ماراں  
جھوٹا وعدہ طالبان تائیں کی سناساں نہیں  
لکھی براہین احمدیہ میں ہے خاص امداد الہوں  
دس ہزار انعام ہے لکھیا تے اشتہار پھیلایا

کوئی براہین احمدیہ دی کر تریہ دکھاوے  
ساری نہیں تے نصف حق نہ کہہ نقص بتائے  
دس ہزار انعام مقررہ اوہ میں نہیں لیجائے  
صاف دلائل پاک مسائل و روح براہین آئے  
حق اگے کجہ پیش نہ جاسی کتنا منکر کھپاوے  
ایک کتاب مخالف تائیں نام نہ نرت بناسی  
کدوں براہین شائع ہوئی لوکان میان لگائے

## حضرت اقدس کی طرف سے طالبان حق کو دعوت اور براہین احمدیہ کی اشاعت منصف مزاجوں کی دوستی اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قادیان دارالامان میں تشریف آوری!

تدوں براہین احمدیہ پھر حضرت نے چھپوائی  
اٹھارہ ہوسن اسی عیسوی یاد رکھو بھائی  
سن اکاسی دیو سر اجھتہ روح بیاسی تھیا  
چائے جلد داں خوش ہوڑ ہیاں منصف حق شناساں  
خود غرضان نوں عنیاں ہویاں خوشیاں الہامیاں  
براہین دار عرب حقانی فضائل البسا چھپایا  
دی اک نہایت سخت مخالف اس کجہ شور اٹھایا  
جو الہام براہین اندر حضرت جی چھپوائے  
تن الہام بطور نمونے حاشیہ وجہ دکھائے

الہامات (۱) دس ہزار انعام مقررہ اوہ میں نہیں لیجائے  
صاف دلائل پاک مسائل و روح براہین آئے  
حق اگے کجہ پیش نہ جاسی کتنا منکر کھپاوے  
ایک کتاب مخالف تائیں نام نہ نرت بناسی  
کدوں براہین شائع ہوئی لوکان میان لگائے



جہوں براہین سچتہ آئین پھیلی چہ لوبائی  
 پڑھ پڑھ سن سن حقدے طالب قادیانڈیوہا کون  
 اوہ انسان بھی ہو گیا حاضر جن ہی علمی طاقت  
 عالم عقل عابد زائد تے عاشق مشتہر آئی  
 اوہ لائمانی قرآن خوانی نہی صرف زبانی  
 مجلس اسنگار اوہ سوہنا باتاں کرد اکھریاں  
 فضل الامہوں ہر حالت پر خوشی منانے والا  
 اوہی نور الدین بھیر دی عالی نسب فشرقی  
 جہوں براہین احمدیہ نے اعلیٰ شہرت پائی  
 خاص معالج شاہی آہاتے اسکا درباری  
 یعنی ڈیڑھ ہزار روپیہ سی تنخواہ باہواری  
 اشتہار جہوں پر چھکے قادیان چھی پائی  
 ذوق شوق حقیت نور دین نے پڑھی براہین ساری  
 اکہے بار بے غفلت تیرے نے محکم حقین دلایا  
 آہا دین اسلام کفر دی تاریکی و حجبہ آئیا  
 سی جس نہدی دی خوشخبری کہی رسول عربی  
 خاص صدی نے سر پر آیا پاک مجید نہدی  
 فضل تیرے حقیت اسان زمانہ اوس نہدی واپایا  
 جو مذکور ہے دوح حدیثاں بابت اس زمانے  
 برسر موقع مہربانی آئی کیوں نہ شکر بجاواں  
 تربت دعا اور نور الدین دی حج منظوری آئی  
 چل جہوں حقیت بھیرے پنجیا نے بھیر قادیان کیا  
 نور الدین لڑن سچا عاشق جان حضرت نے پایا  
 میرے پیارے دنیا والے سارے فکر کسار و  
 نور الدین نے حکم کون سن کے عذر نہ کیا دوزہ

شامل ہوا غفلت آہی کچھ دلاں لائی  
 حضرت دی زیارت پاؤں دل نے بھر گواہوں  
 سی مشہور زمانے اندر مال تحسیر بے ثابت  
 سنگ لال لہو یمن کردی جس ہی قرآن خوانی  
 سی خوراک دوحانی بن کے لولہوں حج سمانی  
 حقانی تقریراں نے سچ لگ جان پھل جھڑیاں  
 سرکاراں تے درباراں حج عزت پانے والا  
 جس شاہی حج عمر و مائی حال قال در لیشی  
 جہوں نے ورح نور الدین ہی ندول ملازمتی  
 ڈیڑھ ہزاری مسقب داری سی عہدہ سرکاری  
 ہورالعام اکرام ہمیشہ ملے آہ بھاری  
 مال ادب درخواست کر کے تربت کتاب سنگانی  
 پھر مہر لوز حج سجدے دھڑکے شکر گزار یا باری  
 خاص برادر رسول عربی قادیان نے دوح کیا  
 پر مڑ کے اس حضرت احمد روشن کرد کھلایا  
 اوہ مہدی بھیج داتا تہ من کے ساڈی مرضی  
 اکثر تربت کر گئی رحلت نہدی نہدی کندی  
 جس ہی بابت قرآن نے دوح تہہ دیکھ فرمایا  
 اوہ سب کوہ من ظاہر ہوا بھجن عالم دانے  
 یا مولے بہن پھیل قادیان پاک زیارت پاواں  
 نوکری حقیت من فرصت پائی ہوا غفلت آہی  
 حضرت دی زیارت کیتی رستہ بھاگ چکایا  
 ناں بھرنال محبت شفقت خوش ہو کے فرمایا  
 باقی دن دوح دینی خدمت قادیان حج گزارا  
 حکم عدول کردی دھینوں عاشق پاک مہر دوزہ

عاشق صادق کھو انا حکم نہ مول عدین  
 حضرت دی خدمت سچ نہاں سمجھی خاص سعادت

جوارشا و حضوروں ہونے خوشیاں نال تہوان  
 اک دن حق سعادت دیو چہ کشتی رب خلافت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا براہین احمدیہ کو پڑھنا اور  
 اپنے ہمراہ کردہ سالہ اشاعتہ استہمیں ایک منصفانہ ریلو لو لکھنا

جہوں براہین احمدیہ نے خوب ترقی پائی  
 مرزا صاحب مجید ورح آئیا ایت زمانے  
 شیخ محمد حسین مولوی سی وچہ شہر پٹالے  
 باقی اہل اسلام بھی اس لولہ عالم بھجن اچھا  
 اس ہی خاص مسلم حقیت آہا اک سالہ جاری  
 مولوی صاحب جان پڑھی براہین ناں انصاف کیا  
 دوح رسالے اپنے والے کات حقیت لکھو آئیا  
 جیہو کہ کچھ لکھ سناؤ اس ضمنوں لولہ حالے

منصف اکہن لاج دین دی مرنے رکھ دیکھائی  
 مددگار اسلام یکا بھیجیا رب یگانے  
 دوح وہاں اس دانتوے ہرگز کوئی نہ مالے  
 جھگڑے جھپڑے جانیرے جھپے جائے رہا  
 نام اشاعتہ اسناد سی باہواری جاری  
 بہت خوب اک ریلو لکھ کے غیر سنوں چھپوایا  
 لکھو کے تے خود چھپو کے شایع تربت کرایا  
 کی کچھ حق مرزے دے لکھیا شایع بٹالے والے

براہین احمدیہ کی اشاعت اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت  
 مولوی شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کی تحریری شہادت

شیخ بٹالوی صنون جو لکھیا سن لوالہ یا لولہ  
 جس ہی تیراں صدیاں دوح ہور نظیر ناں پائی  
 بیشک اس نشتے دہا ناں ہے اسلامی حامی  
 سلیاں سلما ناں دیو دوح حقوڑے ایسے پائے  
 جیکوئی سمجھے ضمنوں میرا مسلوں کچھ زیادہ  
 کوئی کتاب براہین جیسی ہور نکال دکھائے

اس براہین احمدیہ لولہ ایسی اعلیٰ جالوں  
 من تک کدی نظر نہیں آئی اگلی خبر ناں کائی  
 مالی جانی تالی بلی ثابت تدم دما  
 جہاں حج اسلامی خدمت ایسے کام دکھائے  
 ناں اوہ شاکی میل لولہ دوح ہو جائے استاؤ  
 جو اسلام لولہ غیراں اوپر غالب کر چکا دوسے



چار شخص ایسے بتلاوے جنہاں خدمت دینی  
مائی - حالی - قتالی - تعلیمی خدمت کرے والا  
تے جیکر کوئی ساریاں یا تان پوریان نہ کر سکے

مرزے و انگوں کیتی بودے کامل نال یقینی  
مرزے و انگوں دین دی خاطر نہ کہہ جیڑو والا  
تان سمجھ لہو ایہہ ریلو میز مرزے بابت پتیا

## آپکے بھائی صاحب کی وفات اور خانگی حالات میں انتظامی معاملات

اٹھار اٹھ سو تے چورہی سن مہج موجب حکم الہی  
سی لا ولد اوہ بھائی صاحب پسر داس دا کائی!  
دو فرزند سی پہلے حرموں حضرت احمد جائے  
بی بی صاحبہ بیوہ ہو کے حضرت نوں کہلایا  
متنبے دی بابت حضرت ایہہ گل لکبت ہنجائی  
ہاں تیں سلطان احمد نوں نال خوشی گھر رکھتیا  
وہ تسان می تالجداری مینوں عذر نہ کوئی!  
سلطان احمد نے تانی جی دی ایسی خدمت چائی  
سلطان احمد جی مائی جی دھکم نہ کدیں عذر نہ  
فضل خدا تھیں پوریان ہو یاں مائی جی دیاں اسل  
پہلی مہج تحصیل نے پائی چھوٹی عہدے داری  
مہج صاحب پر راج کے ہو یا فضل خداوند قادر  
پتر پوتیاں پوت نوہاں نے مائی حکم چلایا  
ہن مائی وڈی وڈیائی ہو رہے مضامول پائی  
حضرت نوں الہام سی ہو یا تانی ہے چیل آئی  
لجیج پسر لوزالین نے پاک خلافت پائی  
بیعت وید خلافت ثانی جان مائی ہن آئی!  
خان بہادر تھیں جو چھوٹا فضل احمد سی مائی  
اس عرصے وید وچی الہی جان حضرت نے پائی

حضرت جی دے وڈے بھائی قادیاں حلت پائی  
بی بی صاحبہ ہو گئی بیوہ حضرت دی بھبھ جائی  
سلطان احمد نے فضل احمد سی نام اوہناں کہوائے  
سلطان احمد نوں مشینے میں چاہاں خاص بنایا  
وہج اسلام نہیں ہے جائز ایسی کارروائی  
جائیاد دا نصف حصہ کھاوے رکھوے ڈھکو  
تان بی بی سلطان احمد نوں گھرا اپنے لے آئی  
اوہ فرزند حقیقی بن گئے تانی بن گئی مائی!  
جو کچھ مائی جی فرماون خوش ہو تر ت قبولن  
با اقبال کیتا اوہ بیٹا فضل خدا دیاں خاصاں  
رفتہ رفتہ اوہا بچہ رنج ہو گیا سرکاری  
مائی جی دی ویدج حیاتی بن گئے خان بہادر  
خان بہادر پیشن لایا ہو گیا راج سواٹیا  
ایں وڈیائی دین وڈی وچہ اعلیٰ شان پائی  
اس الہام دی حضرت جی نوں سمجھ نہ آئی کائی  
چھ برس وید اس الہاموں پتر نہ لگا رکھی  
تان اوہ راز کھلا الہامی ایسا تانی آئی  
فوت ہو یا ویدج عسمر جوانی موجب حکم الہی  
تان ویدج دتی دوسری شادی حضرت کرنی پائی

اس گھروچہ پھر شادی کیتی احمد باریک تان  
اگلا حال احمد والا سارا اکہہ سناو

سی دتی ویدج خاندان اک سید صاحب تان  
ایہہ خاص تحقیق ایسے ختم کراو

۱۸۸۸ء میں حضرت اقدس کا لدھیانہ میں تشریف لیجنا اور  
منشی احمد جان صاحب کے مکان پر قیام فرمانا۔ وہاں پر بذریعہ الہام  
غرض عام سی بیسیے کی خداوند کریم سے اجازت پانا اور پہلے  
ہی روز چالیس کس مومنین کا حضرت اقدس کی بیعت میں آنا

جو کچھ منہ دے قادیاں آکے زیارت کرن پوری  
تان حضرت دی خدمت دیوچہ ادبول غرض الاون  
تے بیعت دیوچہ لپا کے سدھے رستے پاو  
انداتے رسول اللہ دی سچی تالعداری  
جدا لگ مینوں حکم نہ سووے بیعت کران کائی  
جنوری سن ۱۸۸۹ء چڑھیا تے خوشخبری لایا  
تے پھر لاندرو نیاں ساری کر اسلان سنایا  
اڑے آہے اوں شہر مہج احمد رب دی پائیے  
اس دی خاص مکان چہ ہندیاں چکلیا نورستارا  
سن کے حضرت نورالدین نے پہلے تھہر پڑھایا  
چالیان شخصان کر کے بیعت اسن رتبہ بنایا  
کر کے بیعت سنن ہدایت دل دے مقصد یادون  
دو نہر برسان مہج احمدیت دے خوب ترنی پائی!  
جس نوں فضلون رب وڈیا کھٹا نہیں کھٹایا

جدول براہین احمدیہ دی خوب ہوئی مشہوری  
ویدج براہین جو پڑھ اکون اوہ سب سچا پاون  
یا حضرت ہے غرض اسادی خادم اسان بناو  
حضرت اکہن سدھارستہ ہے ایہ بیعت جاری  
میں عافریاں تابع مرضی ہسروم پاک الہی!  
جدول دسمبر ۱۸۸۸ء سن اٹھاسی ختم ہوون پر آیا  
حضرت جی نے بیعت کارن حکم حضوروں پایا  
لدھیانہ مشہور شہر ہے سنج ندی کنڈے  
منشی احمد جان سی عمومی حضرت جی داپیارا  
بیعت لے لو حکم جو ایہ حضرت کہول سنایا  
نورالدین نے کر کے بیعت رب داسکو بجاٹیا  
مستحق ہون خیراں سن سن بیعت کارن اکون  
فضل کریم تھیں احمد والی رب نے شان مائی  
عظیم اس احمد اوستے ہوو زمانہ اُسب



حَسْبُ الشَّادِ خِثَابُ دُرِّ دُكَارِ حَضْرَتِ اَقْدَسِ كَلِ اِنِّهٖ مَهْمَدِي مَسِيحُ  
مَوْعُوْدِ مَوْنِے كَادِ عَوْتِي اَشْتِهَارِ مُخَالِفِيْنِ كِي عِدَاوَتِ  
مَكْرِ حَضْرَتِ اَقْدَسِ كِي بِفَضْلِ خُدَاوَنْدِ كَرِيْمِ تَرْقِي وَنَهْشْتَرِ

بعد ازانوں گذریا نوے سن ۸۹۱ کا تو ہیں آپا  
لے احمد تھو دین محمد زندہ کر دکھایا  
ہو رانعام طفیل محمد میں جسٹہ تھو تائیں  
خاص مسیح موعود بھی تو ہیں ہو رد سرنا ہیں  
اگر ایسی عیسیٰ مرسل ہو گیا فوت اُتھائیں  
جو جیساں سو مری اچھے فلک اُتے نہ جاوے  
جس موعود مسیح دا وعدہ عکس بی بی سنایا  
اُتے اک محمد و چون خاص امام سی ہونا  
واضح آیتاں اندر نثر اُن میں نازل فرمایاں  
اس عیسیٰ دی خوب دے کے میں تینوں پہنچایا  
دین محمد عربی والا خوب طرح چمکاؤ  
نام تیرا میں فضل کرم تھیں جگہ کر سائے روشن  
کل زین وچ فضل کرم تھیں احمد بیت پھیلاں  
چار طرف تھیں ملنے اُسی خلقت تیرے تائیں  
حکم میرا وچ ساری دنیا کر اعلان سناؤ  
میں نہ کر ان وچ ختم نبیاں کیا محمد تائیں  
نہیں لوح سکس خیر والا فضل میرے تھیں آتیا  
فضل میرے کوئی روکن کے خلقت لوں بچائے

روح الہام خداوند قادر احمد لوں فرمایا  
سچا تابعدار محمدی بن کے صدق کیا یا  
تو نہیں مجھ دتے ہیں مہدی اس چٹانک لائیں  
پڑھ لا مہدی اَلَا عِیْسٰی خَلَقْتَ نُوْنِ سَجَّائِیْنَ  
مُتَقَرِّبِیْکَ بِطَعْمِ قُتْرَانُوْنِ تَحْکِیْمِیْنَ دَلَائِیْنَ  
جو میرا قانون معتبر نہ نال تبدیلی پاوے  
حدیث اَنَا کَمِ مَسْکُومِے وچ راز کھول بتلایا  
سواوہ درجہ بخشیا تینوں دشمن نے کیہ کھونا  
جو عیسیٰ دی موت زنی بابت پختہ ہیں گواہیاں  
فضل میرے داسر تیرے پر ہر دم رہی سایا  
ذمہ داری ہے ایسہ بیماری کر کے صدق بھاؤ  
دشمن تیرے ناکامی تھیں جگہ جگہ سوا ہوسن  
شاہ بھی تیراں پوشا کاں تھیں ہونڈے بگاتاں  
نہ گھبرا میں تنگ نہ جا میں خوش ہو دست ملاں  
منگو تیرے بدلہ پاس اندر روز جزا ہے  
یعنی نہ محمد یا بچوں ہی نہ ہوگ کھائیں  
لے احمد میں ہی برود زنی مان تینوں مسرہایا  
میں دادر کیاں تیری بیشک مال اداوے

منتوا تر ایہ وحی الہی جاں احمد دل آئی  
اکھن ایہ کم ایسا سو پیا ہے مینوں رب باری  
ہے تعمیل احکام ضروری جو قادر مبراوے  
مینوں خاص حبیب مہدی قادر نے فرمایا  
حضرت عیسیٰ اسراہیلی فوت شدہ بتلایا  
قادیان تھیں پھر لدھیانے دیوچ حضرت احمد کیا  
اشتہار مسیح جاں سب دعوے لکھ شایع کروائے  
جس جس ملاں خود عرضی نے اشتہار ادا پڑھیا  
اکھن یارو قادیان والا مرزا بن گیا مہدی  
ایہا مجھ دہ مہدی آیا ایس بن گیا عیسیٰ  
سچا مہدی جد کہ اُسی تاں تلوار جیلاسی  
حضرت عیسیٰ آسمان تھیں مدد کرن لوں اُسی  
مہدی جدوں جہاد کر سیدی ڈاڈی لٹ جی اسی  
تاں جال مخالف ہو کے اپناں زور لگاسی  
ستر باع اک کھوتا لمبا مال اپنے لے اسی  
تاں عیسیٰ مہدی سنگ بلکے اسدا زور گورسی  
ہر اک حق اسدا زور مرے کر کے دعوے کہویا  
قادیان چوں نکل کھلوتا وہ چہ میدان اکیلا  
نہ اس نے شمشیر کپڑے پچھڑ پچھڑ کا فرماوے  
لا اکر اے فی الدین شہنشاہ بند جہاد کرووے  
جس جس لوں اس بیعت کر کے اپنے نال ملاوے  
سناتے چائے روک ہٹائے کر کے قہر تراں  
اس مہدی تھیں کسی ملن لوں نفع نہ ہوسی کوئی  
پیلے مسیح بنائے والے غضبوں رنگ دھاپیا  
ہیں اوہ مسیح ایہ موعود پڑھ کے سچی دیوچ کیا

رب تھیں ڈروے عذر نہ کرے غالب حکم الہی  
ہے جس اوتج بہت زیادہ ہر دم ذمہ داری  
اکثر لوگ مخالف ہوسن سن کے میرے دعوے  
نہ عیسیٰ موعود بھی مینوں فضلوں اکہر سنایا  
تے قرائون حالا اُس دا خوب طرح بھجایا  
حکم الہی اظہر کہ کیتا خوب اشتہار چھپایا  
تاں پھر پڑھ پڑھ مولویاں نے ڈاڈے شور مچائے  
ہر اک نال غضب دے بھجے باجک نہ گیا زجریا  
اسرے منیاں سیپ اسادی تھیں وچ نہندی  
ساڈیاں سب میدان الا خون ہے مرزے کیتا  
کھاراں لوں مار گواہی تے اسلام و دھاسی  
کل صلیباں توڑ سٹھاسی سوراں مار دکاسی  
کھاراں دے مال خزانے عالماں نوں دلو اسی  
اکثر ڈاڈی آن بان تھیں اپنی شان دکھاسی  
دورخ اتے بہشت دکھاسی بارش بھی برسسی  
مولویاں نوں راج دلاسی جہدے داریناسی  
ساڈیاں بن دیاں من چہ رسیاں یارب کی ہو یا  
داسد سنگ لشکر فوجاں نال کوئی شاہ سہیلیا  
صرف قلم دا زور دکھا کے دتے گت پوارے  
نہاں جہادوں تے قساووں کی ساڈی تھو آوے  
شاہ وقت ہی تابعداری کئے طور مناوے  
ہن سالوں کوئی کوئی کوئی خلوی منڈے کھیراں  
اُٹھ لینا وقت سنبھالو شروع کرو بد گوئی  
سی جس ہفت براہیں والا دلو لکھ بھجوا یا  
لے اس جہ اشاعت سنہ اپناں مہر جتایا



لکھیا میں سی مرزے والا نشان بلند بنایا  
بلکہ سخت مخالف ہو کے الیسا زور کہا سال  
پھر لیکے کچھ ساتھ لمانے شیخ گیا لکھیا نے  
جو جو کر سوال ملائے حضرت دیر نہ لادوں  
پر کھوانے حلوے کھانے ناسخ شور مچاؤں  
جاں اوسٹان سی بدھنڈی جی لوں ہی دھ چلی  
صاحب بہادر برسر موقع آئے کر کے چھیتی  
صاحب بہادر عاقل افسر ایہ گل من چڑھاری  
مولویاں ہی بدگوئی تھیں متاں عذر ہو جائے  
سوتھ کے ایہہ گل صاحب بہادر حکم کر یا جاری  
آج ہی اوسٹان شہر تھیں باہر تررت نکالیا جاوے  
شیخ بنا لوی نے سب ملاں جاں ہن گئے نکالے  
تاں پھر حضرت مرزا جی نوں اکھیا نیک صلاحیاں  
جے شاید کوئی حکم اجیہا حق تہاڈے جاری  
حضرت جی کچھ سوتھ سمجھ کے اگلے دن سدھائے  
لکھیا نے دے صاحب نے خبر جدوں سن پائی  
میں کوئی حکم تہاڈی بابت جاری کیتا ناہیں  
حضرت جی اس تار نوں پڑھ کے لکھیا نے مڑائے  
قادیان کچھ چڑھ کے حضرت پھر آئے لکھیا نے

حضرت اقدس کا دہلی میں برائے تبلیغ تشریف لیجا نا اور علمائے  
دہلی کا گھیرنا و شور مچانا پھر علمائے دہلی کی طرف مباحثے کا اعلا  
حضرت اقدس کی طرف سے مباحثے کی منظوری اور جلیج مسجد شاہی

میں مخالفین حق کا گھسان کھوڑاؤں کی طرف سے بدلتی کے  
اٹارے مگر افسران پولیس ہوشیار و خبردار خداوند کریم  
کی مہربانی اور حضرت اقدس کی شاہی مسجد سے واپسی

اٹھائی ستمبر ۱۸۹۱ء کانوں وقت صبح اے بھائی  
مولویاں نے شور مچایا جیوں آفت سر آئی  
اشتہار نے اس تھیں پیسے آہی دھم چپائی  
مولویاں نے بحث کرن دی چھٹی کارروائی  
آکھن بھائیو او ما مرزا شہر اسادے آیا  
پر جو جو دعوے چھپوائے ہے سب مکر بنایا  
نذیر حسین ہے ولی اندر آج شرع دا افسر  
بحث سنن نوں جلدی آئیو دیر نہ ہرگز لائیو  
ایہ سب مولویاں خود کیستی فوراً کارروائی  
جس دیلے وچہ جامع مسجد جامع ہو گیا بھاری  
آکھن لگا چلیے حضرت ایہہ ہے گاڑی حاضر  
سن کے حضرت نے فرمایا ایہہ ہے ناحق تیزی  
کون مناظر دی وجوں کیسی بحث کر کیسی  
نہ کوئی شرط ہوئی کل باہم ناں تالیخ مقررہ  
استظام سرکاری باہوں شور مچاں پسی  
حضرت جی نے یح سنایا خلقت شور مچایا  
نذیر حسین نوں آکھو جاکے قسم خدا دی کہاں ہے  
اک سال وچ جے کرئیں تے سخت مذاہب آکھن

دی وچ پہنچے حضرت ہو مرسل مولائی ہا  
اک منجے نوں خبر سنائی ہوڑے دا ہو وای  
جاں حضرت نے لیا او تارا پھر گئی عام وہائی  
دی شے وچہ عام منادی تررت تیرت کرانی  
جس نہدی تے عیسے بن کے اشتہار پھروایا  
ہن چاہیے اس چھوٹے اور فتوے کفر لگایا  
اس ہی بحث ہووے گی بھائیو مرزے نال مقرر  
جامع مسجد شاہی نے اندر حاضر ہونا بھائیو  
حضرت نوں تاریخ بحث تھیں خبر کیستی کافی  
حکیم عبد الحمید خاں سی آگیا لے کے گاڑی  
بحث کرو وچ جامع مسجد ہے ایہ وقت مقرر  
سالوں ہن تک کسی شخص نے خبر نہیں ہے بھیجی  
نامے حفظ ان دی بابت ذمہ وار نہیں  
استظام سرکاری باہوں ہے بلوے دا خطرو  
اس حالت وچ سماعین ایرق نہ ظاہر ہوئی  
تاں حضرت نے ہر فیصد لوکانوں سمجھایا  
ہے عیسے ملک ان پر زندہ دستہ آکھن لکھیا نے  
تاں میرے دیوی سب چھوٹے ہن تھیں آج لکھو



مہدی آتے مسیح دے دعوے یکدم چھوڑ دیس  
 اکھو جیکرے، سچا جرات کرو کہہ سائے  
 ہن شاگرد زبیر حسین فیصلہ سن گھبرائے  
 عقائد ان نے اکھ سنا یا نہ چلو بے راہ  
 بعد مولوی قسم اٹھا کے کر تروید و کہلے  
 سن حضرت نے ہن مسجد دل تیار فرمائی  
 راہ و حق مومن عرض سناون یا حضرت نہ جاؤ  
 پر حضرت روح مسجد پہنچے رب تے رکھ سہارا  
 شاہی مسجد کشتادہ رُکیتا آلوکاں  
 اماں دے جھولیاں دیوچ گھٹ گہوں لے آئے  
 پاک جھلک توح فضل اکہوں خود افسر حل آئے  
 صاحب بہادر اندر باہر ہرے چست لگائے  
 محمد یوسف علی گڑھی نوں کاغذ تے لکھو لے  
 اوہ وکیل دلیل کرے ہن شور ذرا ہٹ جائے  
 مولویاں سی دسی ہوئی ایہہ گل لوکاں تائیں  
 ہن اوہناں نوں جھوٹ اپنے دافکر پائیں بھاری  
 چالاکی تھیں کر کر باتاں جاہل لوک اُبھارے  
 پاک عقائد نہ سنئے دتے جاہلاں دی پرجوشی  
 سمجھ لیا اس نیک افسر تے ہے ایرنازک ویلا  
 حق ناں کوئی غرض نہ رکھدے نافر شور مجاوان  
 حکم دتا پھر اس افسر نے لوگوں ظلم ناں چاہو  
 سن کے حکم فسادی ملاں بھڑے آن اکھڑی  
 افسر نے گاڑی منگوو کے حضرت دتے بھائے  
 ان انگریزی افسر اس فن ثابت کر دکھایا  
 شہر شیراک ہور مولوی پھر لوکاں منگووایا

اس نے نال جوہرے مسیحاں جے اوہ سُنے چاہو  
 چھی ہوئی کتاب مکمل قادیان تھیں منگووایا  
 عیلم پھر حضرت اقدس واپس قادیان آئے  
 باقی ماہ اکانویں ۱۸۹۱ء دے قادیان چھوڑے

۱۸۹۲ء میں جناب حضرت اقدس کا پنجاب کے مختلف شہروں میں  
 تشریف لیجانا اور تبلیغ حق کا خلق خدا پر اظہار فرمانا

بالویں ۱۸۹۲ء وچ حضرت اقدس سفر کرنا  
 عبدالحکیم کلانوری نے ناحق جھگڑے پائے  
 لاہور وں آئے سیالکوٹ پھر جالندھر آئے  
 لدھیانے تھیں کامیاب ہو قادیان پھر پائے  
 قادیان تھیں لاہور شہر وچ تشریف لیاں لڑائے  
 حق نے فتح مسیح نوں بخشی تے منکر جھٹلائے  
 جان تھیں پھر لدھیانے آئے بھاگ جھگڑے  
 عیلم وچ ۱۸۹۳ء تریالویں امرتسر سدھائے

۱۸۹۳ء میں ڈپٹی عبداللہ اتھم مسیحی سے بحث و ترار پانا  
 اور حضرت اقدس کا بحث کیلئے امرتسر تشریف لے جانا

جان حضرت وچ ۱۸۹۳ء تریالویں امرتسر سدھائے  
 اک ڈپٹی عبداللہ اتھم خاص مناظر آئیا  
 طرز کلام جدید اصول اک حضرت نے فرمایا  
 یعنی جو کوئی جس کتاب نوں مندا ہے ربانی  
 انشاء اللہ میں قرآنوں ثابت حق کر لیاں  
 تحریری ایہہ بحث ہو گی شور نہ ہونے پاسی  
 دو طرفاں تھیں سبہ شطال دی جان بولی منظور  
 سن کے سوال جوابی بریج جس ہی باری آئے  
 پر حضرت نے استلالوں اتھم رک اٹھائے  
 ناں عیسائی امرتسر نے بحث کرن چل آئے  
 عیسائیاں نے اپنی طرفوں اوہ محتار نیایا  
 خود لکھد تائے پھر اوہ اتھم تھیں لکھوایا  
 سوال جواب لکھے سوچو ناں بحث حقانی  
 تے لتاؤں باہر اخیلوں سرگرد جان نہ دیساں  
 صرف مناظر پرچہ لکھ کے مجلس چیرے ناسی  
 تروں ہوال جواب دو طرفی لکھے ہون ضروری  
 وقت مقررہ دے وچ لکھ کے کھول جواب دے  
 گھڑے دعوئے بدلا لے پرچہ پیش نہ جائے

اک دن لوٹے اتھم دے سوال عجیب اٹھایا  
 عیلم پر حضرت اقدس خوب جواب سنایا



مسیحیوں کا حضرت مسیح موعودؑ کے پاس شہر سے کچھ نیاروں کا لانا  
اور معجزانہ طور پر ان کی فوری شفایابی کا سوال اٹھانا مگر  
حضرت اقدس کا تجل سے نہایت حیراننا اور عیسائیوں کا اپنا سوال نہ چھینا۔

عیسائی جان چو بخت نہ چکرائے نہ کھلے  
اودہ بیمار لیکے سارے حضرت پاس بٹھائے  
اکھن عیسائی بیماروں کو چکے کرے آئے  
تساں مسیح دا دعویٰ کر کے اشتہار پھیلانے  
ہن بیمار کر دے اچھے ٹھیک مسیح ہوئیے  
سن کے سوال حاضرین مجلس کو چکر دوڑا دن  
فضل اکھن حضرت جی نے حق جواب سنایا  
معجزات قرآنی والا ہور رنگ ہے بھائی  
نہ قرآن نے دعویٰ کیتا کائی باحجہ دلیوں  
معجزے نال مسیح سی کردادور درگ جسمانی  
سراتے اس تھ رکھ کے ہر اک مرض اڑانی  
ایہ بھی وجہ تجل ہے لکھیا عیسایان ہی بابت  
میرے نالوں بہت زیادہ کار عجیب کرے گا  
ایہ بیمار تسناں جو آندے سوچی گل نہ کائی  
جے بیماروں کو دیکھ مجلس مغربوں ہوگ رہائی  
پر جیکہ بیمار کسی نے جلدی صحت نال پائی  
سخ خطاب مسیحی لوکاں جان حضرت قیص سنایا  
پندرہ دن تک سخت رہی پر چھکرا مول نہ کا  
حضرت نے دن سوتلوں اکھیا عیسایان دینا ہن

تساں شہر دس کچھ لوہے لنگے لانا ہونا لیا  
پھر عیسایاں حضرت جی کوں مقصد دلی بتائے  
نال معجزے مردباں تائیں نہ دے کرے آئے  
ایہ بیمار بھی سن خوشخبری نال اساتے آئے  
تے جیکہ سن کرد نہ اچھے تان عوعے سب کچے  
دیکھئے خاص سوال ہی بابت حضرت کینہ فداون  
ایسا دعویٰ کوئی مسیح دا ویرہ تر آن نہ آئی  
نہیں مسیح نے سن تج کیتا دعویٰ کتے خدائی  
البتہ ایہ حال مسیح دا ہے ثابت انجیلوں  
رب آگے کچھ عرض نہ کرنی نہ کوئی چرکھلانی  
نالے مرفے زندے کر کے مڑ دینی زندگانی  
رائی بھرایان بھی ہو سی جس خادم وجہ ثابت  
تے ورہ ایمان نہ جس چادہ خفتہ بخت مرگیا  
پھیر و تھ انہا ندے سہرتے ایمان دار عیسائی  
تساں پھر ٹھیک انجیل ہے سچی تے سچے سہریائی  
تساں دسو انجیل مطالق ہے کس دی رسوائی  
تساں خاموش ہوئے پھر سارے کچھ جواب نہایاں  
اپنے اپنے مذہب تائیں دو لوں سمجھن سچا  
میں رتیں پیر درگاہ ربانی کینیاں بہت دعائیں

قادر میرے جھکڑے بابت فیصلہ ہے فرمایا  
اک اکھن تئیں اک اک ماہ ہملت ہوئی مقرر  
دواں فریقیاں چوں جس نے عمد الحق چھپایا  
اس ناحق عقیدوں جے اودہ حق دل جوع نہ لایا  
جھوٹے دین دین تے دنیا ہو سی بہت خواری  
سنکے حال فیصلے والا آتھم دل وجہ ڈریا  
عیسایاں تے مسلماناں شور زیادہ کر گیا  
قادر نے مسیح موعود توں تاناں الہیہ سنایا  
جے اودہ آکھے رجوع نہ کیتا تان پھر ستم اٹھائے  
حضرت نے الہام الہی سن حالے چھک پوایا  
لکھیا کل مخالف میرے مجلس عام لگاؤ  
کھا کے ستم اودہ ایہ گل آکھے رجوع نہیں ہو یا  
عیسایاں تے مسلماناں از حد زور دگایا  
تساں قادر نے اپناں عذہ پورا کر دے کھلایا  
اے بھائیو جے حال مفصل پڑھنا سنناں چاہو

پندرہ روز جو بخت کرینیاں ہن تک وقت نہایا  
پندرہ ماہ تک میری طرناں فیصلہ ہوئی ظاہر  
یا جس انسان عاجز تائیں خود دست در پھیرایا  
تساں اودہ پندرہ ماہ تک جاسی ہائے وجہ گرایا  
میکلم ایہ فیصلہ باوی سنیاں مجلس ساری  
تساں دل جوع خدا دل کر کے وجہ مبعاد نہ فرمایا  
اکھن آتھم جیت گیا ہے مرزا بازی ہر یا  
آتھم ڈریا غضب میرے قیص تان ہو گیا بچایا  
پھر جیکہ اودہ ستم نہ کھا کے کرنی نہ پھل پائے  
تے فوراً اودہ کل ملک توح شایع زرت کرایا  
اس مجلس توح سامنے میرے آتھم دن لے آؤ  
فوراً سترادیسو پھیر مینوں جے آتھم نال ہو یا  
برا آتھم نے ستم نہ کھا دی نال مجلس روح آیا  
حق چھپا کے ڈیٹی صاحب نال چھوڑ سدا یا  
انجام آتھم تے جنگ مقدس تادیاں قیص نگو او

حاشیہ - ڈیٹی عبداللہ آتھم کا فیصلہ خدائی سن کر از حد گھبرانا۔ اور خود زورہ دل سے حق کی طرف رجوع لایا زور سے فایزہ اٹھانا  
اس نے میعاد مقرر میں زندہ رہنا پھر عیسائیوں میں خصوصاً اور مخالف مسلمانوں میں عموماً حضرت اقدس کی بابت شکست پانیکا شروع جانا  
مگر حضرت اقدس کی طرف سے ڈیٹی عجب کو بلا رجوع الی الحق زندہ رہنے کی بات قسم کھانے پر مجبور کرنا کس کا قسم نہ کہنا۔ آخر حق کو چھپانے  
کے سبب تھوڑی عرصہ میں ڈیٹی چاٹکا اس جہان سودا ہو جانا۔

سلسلہ وہ الہام یہ ہے۔ اظہر للہ علیٰ وجہ و غیرہ۔ سہ عیسائیوں میں قسم کھانا جائز ہے بلکہ ضروری چنانچہ دیکھو سی بابا طرس  
نے فرمایاں ۱۵ پولوس نے سنی ۱۶ خود مسیح نے اعمال پہے خود خدا نے قسم کھائی قسم کھانا مذہب میں دھل ہے۔ یہاں پہے پیر زور  
۱۷ میں ہے۔ جہاں اودہ جے قسم نہیں کھاتا۔ فرشتے قسم کھاتے ہیں دیکھو عزرائیل پہے پیر دیکھو عزرائیل پہے پیر دیکھو عزرائیل پہے پیر  
اور باوی عمار الدین طبرستان ۱۸ خود مسیح نے خدا کی قسم کھانے سے کسی جگہ منع نہیں پیر کاراگر کسی کی سلطنت  
کے کل مستند قہر دار اور یا کینڈٹ کے مہر سے کہ گورنر جنرل کو بھی حالت اٹھانے کے بعد عہدوں پر مامور کرتے ہیں۔



حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیروز پور میں تبلیغ حق کے واسطے تشریف لیجنا اور وہاں کے متکبر و منکر لوگوں کا ہڈیوں کی سوسٹل کرنا

فیروز پور تبلیغ کرن لوں حضرت جی سداؤ  
تھریاں تے تقریریں حق حد نہ رہی نگاہے

پر اکثر متکبر لوگوں منہ سے سخن سُنا ہے!  
مسلّم تھیں انکاری ہو کے ضایع عمل گنوائے

حضرت اقدس کا سرکار انگریزی سناڑ جمعہ کی تعطیل حاصل کر نیکا  
 ارادہ فرمانا مگر مخالف کو یوں کا اس مشترکہ کام میں بھی اعتراض اٹھانا  
 اور خود تعطیل جمعہ حاصل کرنے کیلئے تمام عقل خرچ کر کے ناکام رہنا  
 پھر خدا کے فضل سے حضرت اقدس کو فریاد سے ہی اس نیک کام کا انجام پانا

سرکاروں لطیفیل جمعے دی حضرت چاہن منگی  
اوہناں لکھیا کم نہ مشکل ہرگز سائون جاپے  
حضرت جی نور ہر خط پر حکم غمدہ ورہ نہ آیا  
شیخ صاحب اس بابے و شیخ بہت بھکاری  
مرویاں نور اس مقصد و وجہ جاں ہونی ناکامی  
ہوئدا ہے ماموراں دے سنگ بیشک فضل الہی

مولویاں بڑوں تال بھی سن کے دوتاج پہنچے تنگی  
سکر کاروں تعطیل جمعے دی حاصل کر ساں آپے  
خوش ہوشیخ بٹالوی تائیں خود مختار بنایا  
تو تعطیل نماز جمعہ دی نہ ہونی سکر کاری  
تالیں پھر حضرت کو شجایا ہی دین اسلامی!!  
تال تعطیل نماز جمعہ دی منتظر دی وچ آئی

۱۸۹۶ء کے اخیر میں شہر لاہور میں جلسہ مذاہب عالم اور حضرت اقدس کے لیکچر کی برکت سے فتح اسلام

لاہور شہر و قح دانشمندان اعلیٰ بانڈ پیراں  
پنج سوال مقرر کیتے نال اشتہار چھپوایا  
پہلا سوال اکابتلاؤ والے نن انسانی  
دوسرا ایہ سوال کھجیا دسو کھول او جبالا  
تیسرا سوال کہ ہے کس کارن ایہ انسانی ہستی  
چوتھا چل اعمال انسانی کی تاثیر و کھائے  
پنچویں گین معرفت دالے ظاہر کردہ ریلے  
اس جلسہ دا خاص مجوز قادیان خود چل آئیہ  
حضرت جی خود چاہن سجدوں کلمہ حق سنایا  
ایہ جلسہ ہے بہت فزری دل میروں بھایا  
نال مجوز مددگار چہرہ خادم خاص لنگاہ  
اشتہار جہاں پہلک پڑھیا سو یا شوق سوایا  
حضرت نے مضمون لکھن دی جاں سکتی تیار می  
پھر حضرت نے بیاری مچ بہت منزل نہ ہاری  
حضرت نول الہام سنایا قادر حق تعالیٰ  
حضرت نے خوشخبری سن کے ترن اشتہار چھپایا  
اشتہار علما و اداں پڑھیا دل رشکوں بھر آئے  
ہشیاراں مضمون لنگاراں لیکر خوب سجائے  
مرزا صاحب بیاری مچ قابل سفر نال آئے  
عبد کریم سیالکوٹ تھیں حضرت دادل جانی  
ادوہ مضمون مبارک دتا حضرت نے اس تائیں

جلسے دی تجویز بنائی سُننے لوں لقریراں  
ہر مذہب نے علما و اہل لوں پر ہر شہر ہو بچائے  
جسمانی - روحانی تے نیجا رو خانی  
بعد موت نے کیہ کچھ ہو دے حال انسان والا  
تے ادھر عرض کیوں وقت ہستی ہے پوری ہو سکتی  
دنیا اتے مرنے تے کچھ کی کھ سکھ بچیا ہے  
یعنی علم گیان معرفت کیوں کر حاصل تھئے  
تے مقصد اس جلسے والا حضرت لوں سمجھایا  
ایہ تحریک الہی سمجھی تاں خوش ہو کر مایا  
میں بھی اک مضمون لکھاں گا جیکر بے چارہ  
پہلا اشتہار پھر ادھناں نادیاں مخلص چھپوایا  
ہر مذہب دے پیروکاراں قلمی زور لگایا  
اتفاقاً دورہ کیستہ دستاں ہی بیماری  
فصل الہوں پوری کیتی اعلیٰ کار گذاری  
جلسے وجہ مضمون تیرا یہ رہی سب کچھیں بالا  
ہند - سندھ - پنجاب برہماں شائع خوب کرایا  
ہر مذہب پیروکاراں مضمون خوب بنائے  
سارے وقت مقررہ اوٹے جلسے لوں چل آئے  
عبدالکریم صاحب لک خاٹم جلسے وجہ ہو بچائے  
سی مشہور رجعت مچ اس اعلیٰ قرآن خوانی  
فرمایا جلسے وجہ پڑھناں حق دل رکھو گاہیں

۱۔ اس جلسہ کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۶ء مقرر تھیں اور جلسہ کے انتظام کے لئے جیہا ڈاٹر صاحبان مقرر تھے یعنی سائبر تون چنڈی صاحب، جج چیف کورٹ پنجاب (۵)، خان بہادر شیخ خورشید صاحب، کراڈ کورٹ لاہور (۳) اور شاہ بہادر بیگم راد اکشن کوکل بیکٹر چیف کورٹ سابق گورنر محترم (۵)، حضرت مولوی حاجی حکیم زاد الدین صاحب، بیرونی مسلمین شاہی محترم (۵)، رائے بہادر جھوانیہاں ایم اے سیٹلمنٹ جیل (۵)، سرزاد جواہر سنگھ صاحب، کٹر خاں کٹرٹی لاہور (۵)۔



جیسے فتح اسلامی کسی قادر سائیں  
 ڈیڑھ بجے حضرت دی باری وعظ کرنی آئی  
 ایک چور پھانسا شروع ہو گیتا آگئی مدد آئی  
 وجدوں بھولن کچھ نہ بولن ہو گئی نور سائی  
 ہن سبھی سبب حاضرین تے مدت کل دہائی  
 کرو سوال ختم ایسہ سارا آدولوں عرض سنائی  
 اٹھ کے اس اعلان سنایا بس لو سارے بھائی  
 انسانیت میں خوش ہو تا پائی قلب صفائی  
 ایسے نمون رہیا پھر جاری خوش ہوئے لوکانی  
 کیتی کسے نہ تیج بجے تک ذرہ چون چرائی  
 خلقت واہ واہ واہ واہ اکہندی گھر انورانی  
 اکھن اج اسلام دی عزت مرزے رکھ کھائی  
 کچھ کچھ لوکان باری باری کر تقریر سنائی  
 رہنما آما سنی آئی سب خلقت شیدائی  
 اک تاریخ اس جلسے کارن چاہیے پور دہائی  
 بے مشتاق تمامی پہلک لیکھ کسے سننے آئی  
 مختار تاریخ اونچی جلسے دی بڑھائی  
 یو یو عبد کریم صاحبے باخوبی بھگتائی  
 فخر کیتا اسلام دا ثابت آج لیکھ مرزائی  
 دین اسلام دی سچی عظمت سب ہی لیں بھائی  
 قادیان میں نگار کے گڑھ لو شک نہ رہی رائی  
 عیدم حضرت دے لیکھ چک چک دھوم مچائی

۱۸۹۷ء میں جملہ مذاہب کو ایک پیغام مبع ایک ہزار انعام برائے جنت تمام

حضرت نے بیچ سن ستاویں شہر چھپوایا عیسایان تے کل مذاہب لون ایہ پیغام سنایا

میری طرفوں سب احباب لون جو دن چلی نہلت  
 ہووے جس چہ ٹھیک لیاقت اور تشریف لیاو  
 فضل خدا تھیں مرزاجی دی ایسی ہشت چھائی

۱۸۹۷ء میں نیٹ لیکھرام آریہ مسافر کی مطابق پیشگوئی  
 حضرت مسیح موعود چھپاچ کو ہلاکت اور دین اسلام کی صفا  
 اور نیٹ مذکور کی خود ساختہ پیشگوئی کی بطلان

لیکھرام سی اک براہمن آریہ نام مسافر  
 اوہ آکھے اسلام ہے جو ظالموں میں چھپا  
 نہ قرآن کتاب ہے رنی نہ محمد مرسل  
 آکھے سب نبیاں تائیں ظلم ستم دے بانی  
 ہند سندھ پنجاب دے اندر پھر کچھ شہر  
 ہندوب دے ہا دیان میں جوئے آکھے نہائے  
 لیکھرام دا دیکھ روید اس دے چیلے بالے  
 ندوں آریاں ہندوب لون آما بہت ستایا  
 لکچر ار طرار مہاشے جس ٹالوں پھر دے  
 علموں باہجہ جواب آئے بے عقل پر پرے  
 ہون لگی جاں نہراک طرفوں اسلامی بر بادی  
 مال براہمن پر کتا باں لکھیاں فضل الہوں  
 طعن جواریا کرے آئے دین اسلام دے آئے  
 جیہہ وہ دے کھلے سارے اس پرل بزدانی  
 خاصاں عامان لکھیاں پھریاں بن بھڑائی  
 قرآنی تفسیر ان حضرت الیساں کھول سنائی

کل نبیاں اوہ آما دلوں زباںوں منکر  
 پھر تلواراں ماریاں اوہناں تے کلمہ سکھلایا  
 دعویٰ جھوٹ محمد والا من گئے سب جاہل  
 پاک نبی دے حق روح بولے بچہ سخت زبانی  
 لیکھرام تقریر جو کر داکدی نہ تھیون خیراں  
 دیانند نیٹ بن اس لون کچھ پسند نہ آئے  
 ہندوب لون کر کر ٹھٹھے بن دے آپ اوجالے  
 پر اکثر اسلام لون آما سخت کشت بنایا  
 من بھانے دیندے نہ طعنے ملاں عزت کر دے  
 ہو بے عزت اندر دے گل نہ کر دے ڈر دے  
 ناں ہندی اسلامی مادی اندر غیرت کھاہی  
 شایع کیتیاں ٹکال اندر بن لوک مذاہبوں  
 جواب انہاں دے حضرت جی نے ایسے پتہ دے  
 پڑھ پڑھ آریا لوکان تائیں ہوئی بخت خیرانی  
 سخت کرن لون تر کتا باں قادیان میں لوکان  
 پڑھیاں سنیاں جنہاں لوکان اکہنیاں اکھڑیاں



غیر کسی مذہب نوں اگر طعن جوئیں کوئی کرے  
مرزا جی دیاں کچھول کتابیں اپنا لئے نہ کرے  
لیکھرام وجہ پیش دے اُسکے تو کتاب بنائی  
چھپوانی شائع کروائی اثر ناں ہو یا رائی  
لیکھرام ناکام رہیا تاں چڑھیا جوش سو یا  
اُس کر یہ مست زاندر دیرہ اپناں لایا  
وجہ الہام دے حضرت جی نوں اکہیا قادر دانی  
پاک محمد ختم نبیاں جو ہے مرسل عالی  
وحی الہی صحیح نہ جانے ہے منکر الہاموں  
دن ہو سی ادہ نال عید دے جس دن ابراہیم کو سالہ  
ابیم الہام جواب ہے کافی اس نوں کھول سناؤ  
براں شیخ محمد شاہی حکم الہوں اسی  
لیکھرام نوں حکم الہی حضرت نے پہنچایا  
لیکھرام الہام نوں پڑھ کے خاطر وقیح نہ لایا  
لیکھرام نے سمجھ سکے سحر خود الہام بنایا  
اس نے لکھیا البشور میرے ہے مینوں فرمایا  
جو جاسی اولاد منقطع جلدی وجہ زمانے  
تین سال کچھ ذکر تے چرچا رہی نال خواری  
ابیم من گھڑت الہام جو اس نے اکا آپ بنایا  
حضرت جی نے پڑھ کے اسنوں رکھوٹا لکھیا  
لیکھرام ناکام گیا مڑ واپس اکثر شورجیا کے  
بے ادبی حقین باز نہ آیا ادہ دشمن اسلامی  
ادہ الہام جو جوٹا اس نے اکا آپ بنایا  
اُس نے حضرت مرزا جی دانت اقبال دیا  
اس حالے وجہ سال چھٹا جاں منتقل الہوں چڑھیا

قاتل اس داناں ہی اس دے آکے اندر ڈریا  
جاں بوی تے مانا اس دی رور و نعرے مائے  
گھریں آریاں ماتم ہو یا پے گئے چیخ چھاٹے  
ترت ڈاکٹر اعلیٰ انسر جمع ہوئے آسائے  
جو پرکار بکارے قدرت بندہ کیوں سناوے  
چھیوں سال چھیویں ی دن چھٹو چھترے  
ادہ دن عید حقین اکھا آجا جیوں سی رب فرمایا  
سیج جھوٹ دا آپ خدا نے کیتا صاف ستارا  
جھوٹا جھوٹ نوں شائع کر کے نال عذاباں مچیا  
آریاں لوکاں بڑی حقین اظہر کیتی خواہش  
جوش ابھارے مارن نعرے رور و کرک پکائے  
کچھ طرار اخباراں نے بڑی پھیلانی  
سن زاری انسر کرکاری قابیاں یوتج آئے  
مٹلاشی کر رہے تلاشی پر کچھ پست نہ پایا  
جھوٹے دی رب بد نہ کر دا سمجھ مقدر میتا  
میدلم جاں صاف فیصلہ قادر کر دیکھ لایا

پرٹ چیر تقیر الہاموں بھرا دہ گیا نہ پھڑٹیا  
تاں لاسور شہر وچ فوراً خبر گئی ہوسارے  
ہسپتال وچ لیکھرام دے کیتے ان اتنا دے  
سی کے زخم لگائی مریم بہت چلائے چاے  
لیکھرام نوں ہوش نہ آئے نہ ادہ اکہر اگھاڑے  
کر گیا کوچ مسافر منکر ورنے رہ گئے گھر دے  
لیکھرام الہام مطابق دنیاں چھڑ سدا پائیا  
دس دتا اسلام ہے سچا دیکھو صاف نظارہ  
حضرت مرزا مرسل سچا جگ وچ روشن ہو یا  
لیکھرام دے قتل کرن وچ ہے مرنے دی آرز  
کر تلاشی مرزے والی کو کن جاسکے کائے  
مرزا جی دل کرن اتنا بن کے اہل الرائی  
کرن تلاشی مرزا جی دی تاں قاتل مل جائے  
پاک خدا نے مرزا مہم سچا کر دیکھ لایا  
ہے مذہب اسلام ہی سچا رب نے ثابت کیتا  
پھر حضرت دے کوئی آریہ نہیں مقابل آیا

## حاشیہ ماخوذ از بارہ نشان مندر صفحہ (۳)

یہ پیش گوئی ہندو مذہب پر اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کی غرض سے تھی جیسا کہ یقین  
کے درمیان پہلے سے یہ معاہدہ ہو چکا تھا کہ جو پیش گوئی نبوت لیکھرام کے حق میں کی جائے گی وہ  
دین اسلام اور اگر یہ مذہب میں ایک فیصلہ ناطق ہوگی۔ اگر پیشین گوئی سچی نکلی۔ تو وہ دین اسلام کی سچائی  
کی گواہ ہوگی۔ اور ہندو مذہب کے بطلان پر دلیل پھیرے گی۔ اور اگر وہ جھوٹی نکلی۔ تو وہ ہندو مذہب کی  
سچائی کی گواہ ہوگی۔ اور خود ہندو دین اسلام کے بطلان پر دلالت کرے گی۔

دست فقہار صفحہ ۳



## پیشگوئی موت اور قتل کی تھی

۱۔ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ہی ملان کیا تھا کہ منشی اندر من مراد آبادی اور پڑت لیکھرام صاحب پشاور و غیرہ۔ جن کی تعداد و قدر اور موت فوت کے متعلق بقید تاریخ و وقت ایک پیشگوئی شایع ہوگی +

۲۔ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء آج کی تاریخ سے جو کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بد فرمایوں کی سزائیں یعنی ان بے ادبیوں کی سزائیں جو اس شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا +

۳۔ اشتہار ۲۰ فروری میں یہ الہام درج ہے عجلًا جسدًا لکھ خوار لکھ نصیب دَعْدَا اب۔ یہ ایک گوسالہ جس کے لئے بھال بھال کی آواز ہے۔ اس کے لئے دُکھ اور عذاب مقرر ہے۔ اور گوسالہ کا انجام قتل مسلم ہے +

۴۔ آئینہ کمالات اسلام میں ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کے اشتہار میں یہ شعر ہے  
الا اے دشمن نادان و بے راہ  
بترس از تیغ بران محمد

لکھرام لیکھرام کی طرف ہاتھ کی تصویر دے کر اشارہ کیا تھا کہ اس کا تیغ سے کام تمام ہوگا +  
۵۔ کرامات الصوفیہ میں لکھا تھا کہ میں نے لیکھرام کے لئے بددعا کی فتنہ فتنی دینی بموتہ فی سبتہ بینین۔ تو خدا نے چھ سال میں اس کی ویرانی و بربادی کی خبر دی +

۶۔ اخبار ایس ہند مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۹۳ء صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے۔ "ہمارا ہاتھ توڑی وقت ٹھکانا تھا۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی۔ ورنہ ان حضرت کو کیا علم غیب تھا؟

۷۔ اخبار سماچار پنجاب ۱۰ مارچ ۱۸۹۳ء میں پیشگوئی کی تھی کہ پڑت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا +

۸۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے اپنے بیان میں لیکھرام کی پیشگوئی کو تسلیم کیا ہے +

۹۔ مولوی محمد حسین مٹاوی نے اشاعت السنہ نمبر ۲۔ جلد ۸ میں لکھا ہے۔ "ان اس قدر ہے کہ چھ سال بعد قتل لیکھرام کے لئے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں مقرر ہوئی کی تھی +

۱۰۔ قتل کا دن بتایا گیا تھا کہ منشی اندر من مراد آبادی اور پڑت لیکھرام صاحب پشاور و غیرہ۔ جن کی تعداد و قدر اور موت فوت کے متعلق بقید تاریخ و وقت ایک پیشگوئی شایع ہوگی +

نوجہ: میرے رب نے مجھے نشان دیا ہے کہ تو خوشی کا دن عید کے اقرب دیکھے گا +

ذلک عَشْرَةَ كَامِلَاتٍ

اسی طرح حضرت مسیح موعود کا الہام تھا اِنْقَضَى اَمْرُكَ فِي سِتَّةٍ كَچھ میں اس کا کام تمام کیا جائیگا۔ سو وہ چھ مارچ ۱۸۹۳ء چھ بجے شام عید کے دوسرے دن یعنی دو شنبہ کو قتل کیا گیا۔ اور صبح کو چھ بجے اس کی جان نکل گئی۔ پس پیشگوئی جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ وہ بہت ناک واقعہ ہوگا۔ اور دلوں کو بلا دے گا۔ ویسے ہی پوری ہوئی۔ جس سے آریوں کے دل ہل گئے۔ اور اسلام کی عظیم الشان فتح ہوئی +

اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود نے اپنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں لکھا تھا میں راضی ہوں کہ بجائے چھ برس کے جو میں نے اس کے حق میں مبادا مقرر کی ہے۔ وہ میرے لئے دس برس لکھا ہے۔ باوجودیکہ وہ تیس برس کا قوی ہیکل اور میری عمر پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں خود معام ہو جائے گا۔ کہ کوئی بات انسانی اور کوئی خواہ کیطرف سے ہے۔ مقابلہ لیکھرام نے بھی پیشگوئی کی تھی۔

۱۔ کہ آپ کی تربیت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت ہوگی  
۲۔ خدا کہتا ہے کہ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت اور خواری کے ساتھ تذکرہ رہے گا۔ پھر معذوم شخص ہو جائے گا کہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۸ و ۴۹۹ میں لکھتا ہیں  
ہمارا الہام تو تین سال کے اندر آپ کا خاتمہ بتلاتا ہے۔

پس لیکھرام تو پیشگوئی کے مطابق قتل ہوا۔ اور اس کی ایک بیوی اور دو بچے ہوئے۔

نئی جلد مر گیا۔ پھر اس کی بیوی چند سال زندہ رہ کر رخصت ہوئی۔

اس پیشگوئی کی صداقت کے باوجود تین ہونے کے پھر بھی آریہ

کہا کہ قتل حقیقہ سازش کا نتیجہ ہے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے قتل حقیقہ سازش قتل میں قتل ہوا ہے۔ پس اگر مسیح نہیں ہے تو اس عذاب لازمی کہ عید تک عذاب

پیشگوئی کی تھی



کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔

پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری دعا سے بچ گیا۔ تو میں مجرم ہوں۔ اور اس منرا کے لائق کہ جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام شبہات سے چھڑائے۔ تو وہ اس طریق کو اختیار کرے۔ (سراج منیر ص ۲)۔

اس اعلان کے بعد ایک آریہ گنگا بشن اٹھا۔ اور اس نے پیش کردہ شرائط کے علاوہ ایک یہ شرط زاید کی۔ کہ اگر میں نہ مرا۔ اور آپ کو بچانی دی گئی۔ اس کے بعد لاش ہمارے حوالہ کی جاوے گی۔ ہم جو جاہیں اسے کریں۔ چاہے کتوں سے پھڑوایش یا کچھہ اور کریں۔ اور اگر لاش ہمیں دی جاوے گی تو اس کے عوض میں بطور تاولن کے دس ہزار روپیہ بھی سے جمع کیا جاوے۔ جو بروقت دے دیئے جانے لاش کے ہم لینے کے حقدار ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شرط کو بھی منظور فرمایا اور لکھا کہ جھوٹے کی یہی منزل ہونی چاہیے۔ بیشک اس کی لاش کو کتوں سے پھڑوایا جاوے۔ اور اس کی بے حرمتی کی جاوے۔ مگر ہماری طرف سے بھی یہی شرط ہے۔ ہم تمہاری لاش کو کتوں سے نہیں پھڑوایں گے۔ اور نہ اس کی بے حرمتی کریں گے۔ بلکہ ایسے مصالحہ نگار کر جس سے وہ محفوظ رہ سکے۔ بطور نشان کے عجائب گھر لاہور یا کسی اور جگہ رکھیں گے۔

اس کے بعد وہ خاموش ہوا۔ اور ملازمت سے برطرف کیا گیا۔ اور ذیل و خوار ہو کر ایسی گناہی کی حالت میں مرا۔ کہ اس کا کہیں تیرہ نہ چلا۔ اس کے سوائے اور کسی آریہ کو بھی جرأت نہ ہوئی۔ کہ مقابلہ پر آئے۔ ان کے عجز سے اس پیشگوئی کی صداقت نصف النہار کی طرح چمکنے لگی۔

ماہ مئی ۱۸۹۷ء میں حسین کامی) سفیر روم کا قادیان آنا اور ایک دن خاص علی گڑھ حضرت قدس کی خدمت میں فرمایا کہ حضرت جی کا بموجب اشارہ الہام الہی وارزوئے فرستہ انانی اس سفیر کی اہلیت پر اشد اور رکی پر انہوں نے ہمت سے خصوصاً سفیر مذکور کو مطلع فرمایا

سفیر مذکور کا نازل ہوا قادیان سے لاہور چلے جانا اور ایک اخبار میں حضور کی شکایت چھپا کر اسے سفیر مذکور کا وارڈن ہوا کہ وہ لاہور آئے

سفیر انیا اک شاہ روم نے آگاہت ہو چکیا  
ملیا آگے حضرت جی نوں نام نشان ستایا  
واگاہوں ابراہیم پیغمبر خود تہاں نوازی  
اوہ سفیر امیر طبیعت رب محض مول نہ ڈروا  
ہوونے جدوں اذان ہو چکا وہ شریع نہ چڑھا  
بے نازاں اشخاص سنگ کب رہناں نہاں  
اکن حالت کشفی اندر خبر مسیح نے پائی  
کل امیر جو اس شاہی سے وق کہلاوون درباری  
ایہ سفیر ہے ادبناں چوں پاس تہاں چل آٹھیا  
جے بھجیا یاں نہ ایدہ سمجھے دوں تہاں ناں کافی  
اکن اس سفیر نے اکھیا حضرت جی نے تہاں  
حضرت اکھیا شاہ روم نوں رب تل غبت تہاں  
لکھو شاہ دل جبکہ خداوول کر کر گریہ زاری  
پھر میں بھی سلطان نے حق ہو کر ساں خوب عائن  
سچے حالے اللہ والے مادی جدوں سنائے  
دن آگے اس قادیان چوں ڈیرے کو ج کر لے  
اک اخبار نے طعنے سے لکھیا حضرت تہاں  
توں صلی اسلامی تہاں منہ سے سخن الائے  
اک سفیر گیا طرہ اس کے ایدہ شہوری  
حال تمامی سفیر ہند دا شاہ نوں کھیل سنایا  
شاہ نے بھی پرواہ نہ کی تھی اس کے کلی حقیقت

اوہ حضرت دی میں کے شہرت قادیان دیوچ کیا  
حضرت جی نے عزت کبستی خوب مکان لایا  
خوش ہو گیتی حضرت جی کے کہیا رہوں راضی  
بچے وقت نماز الہی بھی کچھہ پرواہ نہ کروا  
نال جماعت غرض نہ ہرگز نہ ڈر قادر رب دا  
ایہ حضرت نوں بھلا دے جادو رب محض غافل نہاں  
ہے کرد شاہ روم ہمیشہ دین دلوں کو تاہی  
شوق دلی تھیں نہیں اوہ کردے دینی کار کرداری  
دینی راستہ اس نے تہاں چاہئے خوب سمجھایا  
خود انہاں نے پیش آوے ایسی لاپرواہی  
شاہ روم نے حق پرچ چاہئے کرتیاں خاص غنائیں  
ناں کچھ خوف خدا دا ناہیں امر اوں دیتا تھیں  
سنے امیراں سچ دھتھیں منگے فضل غفاری  
آجے دعاوول دل میرے نوں غبت ہوندی تہاں  
دل اسے لوں مول نہ بھائے وچریند نہ آئے  
لاہوری اخباراں نے وچریندے چاہیو آئے  
تینوں نال اسلامی شوکت درہ محبت تہاں  
دیکھئے ایہ الہام تیرا میں کی اس دعا کرائے  
ہاں ہو چکا وہ تہاں ظیفہ شاہ دی حضور  
حالا حضرت میرے والا شکوے مال سنایا  
ناں میں آئی قادر تہاں اس غفلت تھیں غیبت



پہلے اس سفر سے اُرتے غضب آگیا  
 تو کڑی تھیں برخاست بہاؤ کی توئی قری  
 جس اخبار سفیر سے نہ پاپ دکھایا  
 خود شاہ روم دی جو کجہ حالت امر کہوں جی  
 مہر مامورین اللہ جو رب تھیں سن پاؤں

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب نامی ایک مسیحی پوری کا حضرت مرزا صاحب  
 پر ایک جھوٹا مقدمہ عدالت میں سازش قتل کا چلانا جس سے خدائے  
 کے فضل اور جناب ڈاکٹر صاحب پوری کی کشتی ضلع گورداسپور کی  
 منصفانہ تحقیقات سے حضرت جی کا غیرت کیسا تھرت پانا  
 اور پھر بھی اپنے مخالفوں اور دشمنوں کو حسم کمانا

امر کٹر اک پادری صاحب نے نا حق جھوٹ بنایا  
 عبد حمید اک شخص نے تائیں جھوٹ بیان سکھایا  
 اس لکھوایا میں امر کٹر قادیان تھیں چل آئیا  
 جہاں میں برسرِ قلع آئیا دل میں بر سرِ لڑایا  
 سن کے حال خطر سے دلا دل اس دکھلایا  
 سن کے حال صاحب ضلع نے جو نہیں نگہ ٹاپا  
 لے پر نال خیال صاحب نوں غیر ضلع دلا آیا  
 گورداسپور سے وجہ اعلیٰ افسر کا ڈنگس نامی  
 پادری جی نے نال اک تولا آریاں عیسائی  
 ڈنگس صاحب بہادر تائیں دعویٰ آدھ بھسا پایا

جو بیان وچ امرت سرے سی قاتل بتلایا  
 عیسائیوں اوہ نہ رضی قاتل اپنے پاپ سکھایا  
 حضرت آئے وچ عدالت پھر قاتل بدایا  
 تن بیان جو اس لکھوئے جدا جدا آئے  
 شک پیا دل عا صاحب ضلع نے سن کے طرز بیانی  
 ہے ممکن کوئی سکھلا دے تاں اس سے تائیں  
 پادریاں تھیں اس سے تائیں چاہیے جدا کرایا  
 پھر نہیں دلا اعلیٰ افسر صاحب نے بلوایا  
 صاحب ضلع نے اس سے تائیں سب حال سمجھایا  
 فرمایا اس مختبر تائیں ساتھ اپنے لے جاؤ  
 رب نوں حاضر ناظر جانوں سپر بیان لکھوایا  
 تاں کپستان بہادر اس نوں نال پونے آیا  
 پھر اس خوف خدا تھیں دے صل بیان لکھوایا  
 پادریاں سب فرضی قصہ ہے میوں سکھلایا  
 لاٹخ زلف دی دے وعدے میوں نہ چھپایا  
 جو چاہن میں تھیں کہلاؤں آریہ اتے عیسائی  
 سی اک نام پھیلی اوہ تے پہل نہ نال لکھوایا  
 جاں کپستان بہادر تائیں ہوئی تلی پوری  
 ساری اپنی کارگذاری کیتی پیش ضروری  
 اس بائے وچ مرزا صاحب ذرہ نہیں قصوری  
 پادری جو بات سکھاؤں سو واپس لکھوایا  
 پھر تحریر تھیں والی صاحب نوں دکھلانی  
 عبد رحیم اک دو جوار دست تجارتیم عسائی  
 صاحب ضلع نے وچ عدالت جاں سمجھائی کرانی  
 صاحب بہادر نے لکھ چھو حضرت نوں بلوایا

اس نالوں کچھ ہور زیادہ ایسے آکھیا  
 پھر حضرت نوں صاحب ضلع نے قادیان میں منکھوایا  
 ارج بیان ترسیا اس نے نال وچ کرایا  
 اک ذرے سنگ امن نہر گزربے ہوش بھلائے  
 ہریشی چ کیوں ہے زیادہ ایہ اظہار زبانی  
 یا اس نوں معلوم ہے زیادہ درد اکبت زانہاں  
 تاں ایہ سچ بیان لکھاسی ایہ عا صاحب نوں بھلایا  
 اوہ صاحب کپستان بہادر جٹ تشریف لے آیا  
 اوہ مختبر یا جھوٹا قاتل اس دے ہتھ پکڑا دیا  
 پھر اس تھیں اس قتل عزم دلا اصلی حال بھلاؤ  
 تحقیقات مکمل کر کے پاس میرے لے آؤ  
 نال محبت حق بیانی اصلے حال بھلایا  
 اکھن نگا ایہ سب دعوے فرضی گھپلایا  
 نہ میوں مرزے بھیجیا نہ میں مارن آئیا  
 میں کہیا ہن جان اپنی نوں چاہاں مار موکایا  
 ایہ طولانی طرز بیانی میرے دس نال کاٹی  
 وقت بیان یہ بھل نہ جائے باورن نوں مسیا  
 نال خوشی نے صاحب ضلع دی پہنچا دیہ مخموری  
 تے سمجھایا پادری والی بات سے ساری کوڑی  
 پادریاں خود کر کے سازش کیتی کار فوری  
 ات تہنوں ہریشی وچ ہور بیان بڑا دے  
 دیکھو صاحب پادری جی دی ایہ ہے کار وانی  
 انہاں تنان کر کے سازش جھوٹی باز بنائی  
 اوں مختبر نے سب حقیقت تدرن کہوں سنائی  
 عزت نال بریت والا خوش ہوئے کم سنایا



صاحب بہادر نے فرمایا نہیں نصیب تساؤ  
 شکل اس دی تھیں دل میری جو شکست یا ہی پیدا  
 پادریاں پرستیں بھی جبکہ ناش کرئی چاہو  
 حضرت اکبریا رب تساؤ فضل کر گیا کافی  
 بے اجرت اک آریہ بالو کردار ہیا وکالت  
 پادریاں دسے دوست بن کے دوزخ کو شہادت  
 پر اپنے مرسل دیا آپ خداوند حامی!  
 دیکھس صاحب بہادر عادل علی عدل کلمیا  
 پیدا ہوئیں انوں اس دیکھس جیگا عدل کلمیا  
 عزت نال بریت پا کے حضرت واپس آئے

حضرت مسیح موعود کی طرف سے دین اسلام کی حمایت کیلئے اشتہار  
 اصلاح خیر اور خود غرض و مستصیب مولویوں کی طرف سے  
 اس نیک کام سے انکار و اظہار عتاد و تبر

پاک ارادت حضرت اقدس اک اشتہار چھپایا  
 اس وقت مسلم مولویاں نوں حضرت نے جتایا  
 اس عاجز نوں دین دی خاطر ہے رب بنو نجایا  
 اے پر تساؤ مخالف بن کے ناحق شور مچایا  
 جے دس سال پھر وہاں موشی بن کے مومن بھائی  
 جبکہ بخشی نت خدا نے میزوں غیراں آئے  
 لے بھائیو اس خاموشی و توجہ ہر جہتیں کافی  
 نالے بچھو تئیں عذابوں ہوئی فضل اکبری

صلح خیر اس اشتہار دا اعلیٰ نام رکھایا  
 دین محمدی غیر مذہب چاہن ٹھیک مٹایا  
 ہے اس دا اس عاجز نوں فضل کرم داسایا  
 کر کرت مجھے جھگڑے چاہو وقت گنوا یا  
 تاں میں غیر مذہب دے سنگ فلمی کراں لڑائی  
 تاں پھر جو فضل اکبروں دعوے میرے سچے  
 غیراں اور غالب ہوئی اسلامی وڈائی  
 میوہ لم پر مولویاں نوں اس گل دا اثر نہ ہو یا کافی

ماہ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں حضرت اقدس کا لکھنؤ میں ایک شہادت  
 کیلئے تشریف لیجا یا اور اسی پر چند روز شہر لاہور میں قیام فرماتا  
 جاہل لوگوں کی بد اخلاقی اور ایک لکھنؤیہ جہل کی حرکات قابل تلافی

اکتوبر و توجہ سن ۱۸۹۷ء بابت اک شہادت  
 جن ملتانوں دل و من دے حضرت کیتا پھیرا  
 توجہ لاہور دے جس راہ گزری حضرت دی اسواری  
 برے برے کے الفاظ سناؤں سیٹیاں نال بجاؤں  
 سی اک ٹنڈا باد و لہجہ و ڈھیا ہو گیا پنجا!  
 وہ مسجد دیاں سپر حیاں اور ٹنڈی ہانہ نوں چکے  
 ٹنڈا چک چک لہجہ باد و چنگے آوے ملے  
 رونڈے پٹے گندے بندے واپس مڑ سکھا

پہنچے جا ملتان کچہری احمد مدظل حضرت  
 راہ اندر لاہور شہر توجہ کچہرن کرن بسیرا!  
 ناحق لوگ سناؤں گالی کارن دل آزاری!  
 فحش پکارن مالیاں ملن بے حد شور مچاؤں!  
 اوہ بھی ناحق شور مچا دے بولے گندامندا  
 چنگی بانہر پر دندے وانگوں ماہے نالے پٹے  
 آکھے مرزا ننھ گئے پٹ پٹ کرے پکائے  
 میوہ لم توجہ قابل حضرت پر تشریف لے آئے

مغرور و خود پسندوں کا مسیح موعود سے انکار اور خدا کی  
 طرف سے واکٹا معذرت بین حجتے نبیعت رسول کا طاعونی رنگ  
 میں اظہار گورنمنٹ کنیٹروں کے خیر خواہی اور بدظن بد باطن لوگوں  
 کی گمراہی پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کتابی توجہ  
 لکھ کر شائع فرمانا اور بہت گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لانا

جاں لوکاں مسیح موعود نوں ہونکر جھٹلایا  
 تاں لوکاں دے سمجھاؤں کارن غصہ لکھی آکھا



سہر مسل سے رات کے اندر قادیاری  
 بن مسیح جو عورت سے نام نہان کر کے بیٹھے  
 سکھ و سکھ سے بیجا بنائے چڑھیا غضب نغاری  
 بھر غضب طوفانی چڑھیا ماریاں ڈالیاں بھاٹیاں  
 بیجی خلقت مار موکا کی وجہ شمار ناں آئی  
 گو دمنٹ نے رعایا اوتے اکثر جسم کمایا  
 ڈاکٹراں نے علمی عقلی سارا زور دکھایا  
 آٹے و تاج و انیاں پاکے چوہیاں نوں کھلوا یا  
 فیٹا بل وچ پانی پایا وچہ گھراں چھڑ کا نیا  
 مر لگن جس گھر وچ چوہے لوکاں لوں بھجایا  
 باہر بستیاں کھلی ہوا وچہ جا کے کرو لیسیرا  
 اسے پر اکثر جاہل لوکاں اٹا مت پکا نیا  
 کھوواں وچ دو انیاں پاکے کر دے نئے درانی  
 نہ کوئی چوہا مار اسان نے پاپ سہراں پر لینا  
 جاہل لوکاں وچ بستیاں بدلتی بھیک لانی  
 ہے انہاں وچ کھوواں پانی ایسی سخت دوائی  
 بدلتی بھائیو ڈاکٹراں دی گل نہ سنو کانی  
 بدلتی بھتیاں جاہل خلقت تہی دے وچ آئی  
 خاں جاہلاں دی پاک مسیح نے سمجھی کارروائی  
 کشتی نوح اس نام پر کہلایا تے جلدی بھیڑائی  
 ایہ طاعون خدا دی بھیجی ہے دیاں تیر آئی  
 کرن رعیت دی رکھوالی عادل شاہ ہمیشہ  
 نہیں کر دی سرکار انگریزی کی ہی بد خواری  
 شہدائوں کو نہ بھائیو رب دی حکم عدولی  
 جہادوں و باکوئی ظالم ہر دے موجب امر الہی

لوکاں دے سدھاؤن کارن سنت رکھتی جاری  
 ہے اونہاں دیاں بیڑیاں اندر غضب آگے لے  
 آپائی طاعون تباہی بنی مقیدیت بھاری  
 مغزوں دے بیڑے نے لائے سنے براتاں  
 لے پر غضب الہی آگے پیش نہ چلے کانی  
 خاص محکمہ ڈاکٹراں اکوشش کرن دگائیا  
 پائیاں کھوواں وچ دوائیاں پانی صاف کرایا  
 تاراں دالے رکھ پیچرے عام چوہا پکڑایا  
 بدلوں نوں نہ پھیلے گھر وچ نسخہ خوب بتایا  
 چھوڑ دیو اس گھر وچ رہناں عمدہ راز بتایا  
 طاعون نہ پائے آگے گردنسا ڈے گھیرا  
 آکھن ہے ایہ ڈاکٹراں نے الٹ گلیاں چلایا  
 ہرگز ایسے کھوواں نوچوں اسان نہ بیناں پانی  
 ڈاکٹراں گھربار چھڈ کے وچہ اجاڑاں رہنا  
 ڈاکٹراں دے کہنے اوتے عمل نہ کرناں رانی  
 جس پانی نوں پی کے پاس اکثر لوگ تباہی  
 جے مجبور کرن اوہ آگے تاں بھر کر لڑائی  
 ڈاکٹراں اوتے حملے کیتے تھوڑ کر دکھلائی  
 جاہلاں دے سمجھاؤن کارن تربت کتابت لائی  
 وچ کتاب دے پاک ہرین لکھ شایع کروائی  
 شاہان آتے بظن نہ ہوگا ہونا ہرے بھائی  
 عقلمند کوئی مار نہ سکے مسٹر ہادی تے تشریف  
 ایہ بدلتی جاہل لوکاں ناخن سے بھیک لائی  
 وچہ بدلتاں پر لڑ کے دیکھو ہرے حکم عدولی  
 ہون وروانی جسمانی نور اکرن معلق

سہر رگراں وچ گلی کوچیاں کرن صفائی پوری  
 وچہ نمازاں کرو دعائیں کر کر گریہ زاری ہا  
 اللہ اتے رسول اللہ دی سچی تابعداری  
 حفظ صحت دی بابت جو ہے انتظام سرکاری  
 وفضل الہی سمجھو بھائی ایہہ شاہی انگریزی  
 کل نیاں رشیاں منیاں ہے ایہ حکم سنایا  
 پر بھائیو بیماری والی بستی دے باشندے  
 بالکل وچ پنجاب دے نہی جڑی طاعون مائی  
 تابعدار محمدی ہو کے رتی حکم سنایا  
 خاص نشان عیاں الہیوں اکثر گئے وکہاے  
 چند تے سورج گرہن پائے وچہ رمضان مینے  
 میری امت بھتیاں اک ماوی حضرت ہندی اسی  
 اوہ فرمان رسول اللہ وحق نے کیتا تورا  
 خاص شہادت قادر والی منن وچہ نہ آئی  
 دین و توں کر لا پڑی لوکاں جس دھن و دھائی  
 ات سببوں جگ وید ہونا نازل غضب الہی  
 قادیان وچ آرام زمین کا عام جگت دی نسبت  
 وچ طاعون اگر کچھ ہون جگ بھتیاں ملت پاسن  
 ہے آفت دروازاں اوپر بھڑوں روک شہاد  
 مفسد لوکاں سن کے خیراں نہ رہی تیرا  
 تاں دنیا اتے نازل ہونا آگے تیرے بھاری  
 ہن بھی ماجہ دے کچھ نہیں بھلا اوہ انسان غریباں  
 اصل دوائے سچی توبہ بدیاں بھتیاں بہت جاہلاں  
 کشتی نوح جہاں بنائی ہوئی تیرا تیرے مفسد لوکاں  
 تیرے حکم سرور مسیح نے کشتی نوح بنائی

سچی توبہ کرن گناہ بھتیاں سوسی فضل غفوری  
 داؤں زبانون جاری رکھو کلمہ استغفاری  
 کر کہلاؤ نہ چرلاؤ سوسی فضل غفاری  
 اس تے عمل کماؤب شک کر کے بخور داری  
 ناحق بدلتی کر کے نہ دکھلاؤ تیزی  
 وچ و باواں کھلی ہوا وچہ رہنا ہے فرمایا  
 دوجی بستی وچ و جادوں ایسے عنصر کن ہے  
 میں لوکاں لوں امر الہیوں سی ایہ خبر پہنچائی  
 پر لوکاں نے منکر ہو کے قدر نہ ہو کر پاپیا  
 پر منکر بد بخت لوکاں اوہ بھی سب جھٹلائے  
 پاک محمد سی سنہ مایا کامل نالی یقینے  
 چن سورج لوں چہ مصلے تاں کتب بنی  
 پر مغز وراں باہر شہور اس اوہ بھی سمجھیا کورا  
 ہنسی چھٹے وچہ گنواں حق دی صاف گواہی  
 ظلم ستم دن رات کماؤن دیدا خوف نہ کانی  
 زلزلے تے طاعون دیاں کیتی بہت تباہی  
 تے میری چہ چار دیواری رہی رہی رکت  
 خاص شہید اوہ سمجھے جاس حجت وچہ بند ہاں  
 در نہ دیلے گذر گئے لوں بھرناتی چھپتاؤ  
 لا پڑی کر دکھلائی منکر ہے مفت ترہ  
 بیماری بریادی کیتی بنی مقیدیت بھاری  
 حفظ صحت بھی لازم جانو متوں حکم طبیبان  
 بھرتیراں شاہی اوتے چاہیے عمل کما ناں  
 نور اس نے عمل کیا دور شہدایاں روکاں  
 آگے اس نے چڑھنے دالے ہونا فضل الہی



بد باطن مفسد لوگوں کی طرف سے مذہبی اسطین ناحق حکام و  
کی بیجا شکرگاہ اور حضرت مسیح موعود کی طرف سے مفسد و تکوفا سے  
باز رکھنے کی ہدایا مگر مفسد کی لاپرواہی۔ پھر احبار  
ایکٹ حسب ضرورت حسن انتظام شاہی قائم ہونا۔

لیکچر ارطارد جو اسے فتنے پاؤں والے  
جو جاہل بد باطن آہے ہر مذہب دے اندر  
اکثر غیر مذہب دے حق کر دے سخت کلامی  
کل سوال و جوابیوں ان لوگوں آکھن جو ٹے ظلم  
جب کوئی مومن دکھیا ہو کے پیچ جواب دے  
تاں بھی باز نہ آون مفسد اکٹریں دوانی  
جاہل بن من سخن اونہا نہی ناحق جوش کہادون  
ات سببوں ملک ہند و جہ شورش بھڑی ترقی  
تاں حضرت نے عرضی لکھ کے لاکھ صاحب لکھی  
ایہ شورش جو ملک ہند و جہ ہے لوکاں پھیلائی  
اس شورش دے دور کران لوں اک قانون بناؤ  
ہر مذہب دے لیکچر ان لوں شاہی حکم سناؤ  
اس عرضی وچ تین تجویز ان کیتیاں عرض ضروری  
اول ایہ تجویز ہے بہتر ہے منظوری یا شے  
ہر اک مذہب خودی اپنی بیشک قبول سندے  
جیکر ایہ تجویز ایہی تاں پھر عرض ہے دینی  
نفس جو ایہ مذہب لوجہ اظہر یا جاسے

اوہ مذہب لوں آرٹنبا کے کرن کوٹے چالے  
انہاں لوں بھڑکاؤن مفسدین کے شکل قلندر  
ہر مسل ربانی دی اوہ تنہا کر دے دین مذہبی  
گندے مضمونان پھیں بھر دے اخبار اندے کالم  
نقص اونہا ندے اونہاں تائیں لکھ پڑے جتلاؤ  
کہن حکومت انگریزاں دی ساوی شان بھٹائی  
بد اخلاقی آپ کماون شاہی نقص بتاؤن  
پاک سچ موعود نے جاتا ایہ شورش نہیں اچھی  
اس حق صاحب بہادر تائیں لکھی خوب تیلی  
مذہب لوں اک آرٹنبا کے ناحق شورش پائی  
جس پھیں ملک من مچ دے اس تے عمل کماؤ  
دل آزاراں تقریراں پھیں ان دل کسے دکھاؤ  
متاں چوں جیکوئی آوے وچ پسند حضور ہی  
تقریراں تے تقریراں دے اندر لازم لکھیا جاسا  
یہ غیر ان پر سخت کلامی نول نہ کرنی پاوے  
ہر مذہب دی ملک ہند و جہ ہے سچیں ہندووی  
اوہا جے دین غیر مذہب نظر کے لوں آوے

تاں اوہ کھول زبان طعن ہی ان کی کسو دکھاؤ  
ایہ تجویز سمجھ کے بہتر ہے انسان کراؤ  
ایہ بھی جے کر غور کرن پھیں وچ پسند نہ آوے  
بعد پسند تمام ہند و جہ جاری کیتی جاسے  
ہر مذہب دے پیروکاراں نوں ایہ حکم سناؤ  
اوہ فہرست درست بنا کے سرکائے بھجواؤ  
ایہ تے تجویزاں لکھ کے لاکھ صاحب ل پائیاں

۱۸۹۸ء میں ایک عیسائی مرتد کی طرف سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ازواج مطہرات کی خلاف ایک مصنفہ کتاب ایک لاہوری  
انجمن اسلامی کی طرف سے حضور گورنمنٹ انگریزی کتاب کوڑ کی ضبطی  
کیلئے درخواست و فریاد۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی  
طرف سے اس کتاب کی تردید میں ایک نکتہ اور مکمل جواب

اسلاموں کوئی ہو برگشتہ سی بنیاں عیسائی  
پاک محمد عربی بابت طعنیں مستلم چلائی  
نادانی پھیں سخت کلامی شائع اوس کرائی  
انجمن اک اسلامی نامی وچ لاہور جو کہی  
اس انجمن اس عرضی دے وچ عرض ایہا جتلائی  
ناحق تنہا کے کہ تاں سکون اسلامی شہیدانی  
قادران وچ پاک مسیح نے جاراں رگل من پائی  
تاں حضرت نے لکھ کے عرضی پہلی واک چلائی

تاں اس نے عیسائی ہو کے اک کتاب بنائی  
نال ہی اس دے ازواج تہمت بہت لگائی  
اکثر مسلماناں تائیں پڑھ کے عہتہ آئی  
اس نے وچ سرکار انگریزی عرضی لکھ بیوچائی  
اس کتاب پھیں مسلماناں نے بے تکلف اٹھائی  
ایہ کتاب ہن حکم حضور دے چاہیے ضبط کرائی  
انجمن والی کارروائی دین پسند نہ آئی  
گورنمنٹ لوں اس عرضی وچ سچی راہ سمجھائی



اس کتاب نے ضبط کرن لوں جو عرضی ہے کئی  
ہے اسلام مکمل مذہب سچا دین الہی  
ہاں تردید ہے سمجھتی لازم چاہیے فضل الہی  
آسی پنج جھوٹا نس جاسی سچوئی فضل الہی  
ایہ جو نیر مدلل اکل گورنمنٹ لوں بھائی  
انجن لاہور دی عرضی واپس موڑ ہٹائی  
حضرت نے تردید لکھن لوں فوراً قلم اٹھائی  
نال ہی حضرت نور الدین نے فضل خطاب ثانی

اس طرح کمزوری اسلامی ناحق ہے دکھلائی  
اس کتاب لوں ضبط کرایے اسان حاجت کافی  
انشاء اللہ جلدی ہوئی اظہر نور صفائی  
مفضل اکہوں سجدے اگے جھوٹ نہ اڑی آئی  
خوش ہو کے پھر اس عرضی دی منظوری فرمائی  
تے درخواست حضرت جی دی انسب سچو کہائی  
ہر ضرورت تبلیث تے غالب کر توجید دکھائی  
جواب جس دالکھ سکے نے سن تاکہ گ عیائی

## جماعت احمدیہ کی شیرازہ بندی اور آپس میں رشتے ناطے کرنے میں سچی خور سندی کا نمونہ

حضرت احمد و غلط بنایا سنجو جماعت ساری  
احمدیاں سنگ خیل احمدی دلوں نہ الفت کرے  
ہے لازم سب رشتے داراں نال محبت رہناں  
کیوں غیراں لوں اڑکیاں دیو دیہ صیبت پینا  
غیر احمدی لڑکی جے کرا احمدیاں گہر آسی  
پر جے لڑکی احمدیاں دی غیراں تے گھر جاسی

بہتر ہے آپس دی طرح کرنا نا طے رشتے داری  
ظاہر چھیاں کرے باتاں اصلی وچوں سطرے  
پر غیراں نے اک دوجے لوں چنگا مول نہ کہناں  
ویلا گذر گیا جد بھجوں لینوں ہو گیا دینا  
اوہ رہ کے دتھ احمدیاں نے نور ہدایت پائی  
بیگانے نت کر سن طعنے اوہ آرام نہ پائی

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدا کے فضل سے نزول برکات و رحمت اور گورنمنٹ انگریزی کو نشان بینی کی دعوت

حضرت نے لکھ کے خوش خبری گورنمنٹ نوں بھیجی  
اپس راج دیو سکھ زیادہ کل رعایا پاسے  
مجدد عاجز لوں قادر وسیع کمر مسل ہے فرمایا

فضل خدا تھیں ملک ہند وچہ راج ہریا انگریزی  
مذہب لوں ہے آزادی کر کرد عطا نشانے  
ایک محبت مند عربی دال الیہ الدار بنایا

اس زمانے امت وچوں ہے مینوں دویا یا  
اک ضلع گورداسپورہ دتھ ہے تحقیق ثبالت  
قادیان مینوں ہادی کر کے بھیجیا حق تعالیٰ  
علام احمد ہے نام عاجز دال الدین رکھوایا  
میں مہدی اسلامی دال الدین رب تھیں پایا  
عیسے مہدی اکرمادی جو سہی آنے والا  
قرآن پاک کلام خدا دی بھجوں کھول سناواں  
نہیں ضرورت دین نے کارن تیر تفسر گان الی  
سو میں قلم لوہے دی پھر کے لکھتی براہین کامل  
دوسرے تزار پھر نقد روپیہ و انعام لکھایا  
جو کوئی شخص کتاب میری ی کر تردید دکھاے  
عالماں حق پسندیاں تائیں پھر مہضف چھڑاے  
ہیں رحمن احسان میرے کہتے باہر شہاراں  
پیشیاں گویاں امرالاموں جو میں اکہ سنایاں  
اوہ سب میرے قادر مالک پوریوں کر دکھلایاں  
میں قرآن کلام الہی ہر دم پڑھ تہلادواں  
نال نشان عیائ دکھلادواں جو قادر تھیں پاواں  
ہے مینوں رب میرے کیتا کل جگت دالادی  
جو چشمہ نہانی ربے فصناں کیتا جاری  
فضل اکہوں اس چشمے تھیں جیکر یابی پیوے  
روحانی نعمت نہیں ہندی حاصل باہر نصیبوں

انتی نبی بروز می مسل ہے مینوں فرمایا  
ہے تحصیل ثبالت دے وچہ قادیان گوردجالا  
نہ میں لوں کتاب لیایا ناں کوئی دین نرالا  
میں احمد دی وچہ علامتی میں سن گھول گھایا  
پاک الہاموں شرف کلاموں بخشیا عالی پائیا  
اوہ رتے رب مینوں جٹے کیتے بھاگ اوجالا  
نال مسائل اتے دلائل قایل کر دکھلادواں  
ہے حاجت بس حسب ضرورت فلمی جنگل دالی  
دین محمدی سچا ثابت کیتا نال دلائل  
ہے ایہ اشتہار چھپوا کے نال کتاب لگایا  
بالصفت پاتر تاج حصہ پاچو تھا جھٹلاے  
جے انوں دگری مل جاے لے انعام سناے  
رحمت تے اکرام دمام بھیجے داگوں باراں  
لکھ دکھایاں تھیں ایساں شیان خوب کرایاں  
چن تے سوچ آسمان تھیں تیان تاف گرایاں  
ہے مذہب اسلام ہی سچا ثابت کر دکھلادواں  
گورنمنٹ داراج ہے رحمت ہے سنا چاہاں  
تان بھی ہے گورنمنٹ دل ایہ خوشخبری تازی  
نال خود دے رکھے اس لوں گورنمنٹ برکاری  
ایچھے اوچھے دو میں جہانیں شادان حال چھوے  
پریں ایہ خوشخبری لکھ کے فارغ ناں تبلیغوں

۱۸۹۸ء میں حضرت جی کا قادیان میں ایک لٹری سکول جاری فرمایا اور  
فضل خدا سے حضور کی زندگی ہی میں مانی سکول تک قوی برکت پانا



حضرت پاک موعود مسیح نے دلوں کی بات دجاری  
دنیا کی تعلیم انہیں سچ آہی جاری ساری  
قادیان سے دیر اک مدرسہ ایسا کو لیا جائے  
دینی تے دنیاوی کورس پڑھ کے فیض اٹھا لے  
جہاں حضرت ارشاد سنایا مکتب ہو گیا جاری  
بیکس عام یتیم زیادہ علمی فیض اٹھا لے  
جو طالب اس مدرسے عقیدے کا سیلاب ہو جائے

جاری ہیں جو کل ملک سچ مدرسے سرکاری  
ارت مبتدی دینی علموں بچے رہیں سے ماری  
احمدیوں دا جو کچھ اس طرح پڑھنے آئے  
انشاء اللہ دین دنی و قی اعلیٰ عزت پائے  
پڑھاؤں لوں ہوئے مقرر عالم فاضل شاری  
دوہیں جہاں عزت پائے دین اسلام سکھائے  
میکرم قی دین تے دنیاں اعلیٰ منصب پائے

۱۸۹۹ء میں بعض مخالفین کی طرف حفظ امن کے متعلق حضرت اقدس  
ناحق شکایت مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی ریت اعدا کی ذلت

کچھ مخالف لوگ ناحق دعویٰ کر دکھلایا  
تحقیقات ہوئی سرکاری کچھ ثبوت نہ پایا

آج کل مرزا حفظ امن قیچ چاہے شہر کرایا  
تاں اوہ دعویٰ خارج ہو یا دشمن جھڑک ٹھایا

۱۹۰۰ء میں عیسائی مذہب کے پھر ایک بار تمام حجت اور شہادتیں  
کو خدائی فیصلہ کی طرف دعوت لے کر صاحب کی بتیابی اور مسیح موعود کی کامیابی

سی لاہور شہر قیچ دوا داراں دلافسر  
اوس صاحب ل حضرت احمد لکھنوی چھٹی پائی  
سی لکھنیا اس صاحب دیول حضرت احمد مرسل  
یا لکھنیا بلوا الو مینوں جتھے لکھنوا آساں  
صاحب بہادر پڑھ کے چھٹی جرأت مول نکیتی

اکثر اخباراں بھی لکھنیا صاحب بہادر تائیں  
پر صاحب خاموشی بکڑی ہرگز بولے نہ ہیں

بموجب حکم سرکاری ۱۹۰۱ء کی مردم شماری اور حضرت اقدس  
کی طرف سے جماعت کے نام احمدی مسلمان لکھوانے کا اعلان جاری

کر دینا تمام رعایا حکم ہو یا سرکاری  
خادم میرے رہندے آئے چہرے چہرے تھیں  
حضرت دا اعلان مریاں جاں سبے سن پایا  
میکرم اس خاص حکم قیچ سی ایہ مقصد اعلیٰ

تاں حضرت اعلان کرایا قیچ جماعت ساری  
احمدی مسلمان لکھاؤں اوہ سب اپنے تائیں  
کا غلات سرکاری نے سچ احمدی سچ کرایا  
نبی محمد تے احمد دی ہووے نشان او جالا

حضرت مسیح موعود کے جدی مخالف رشتہ داروں کا مسجد کے دروازہ  
کے آستہ کے آگے ایک دیوار بنانا اور حضور کو جمع جماعت تکلیف پہنچانا۔  
بحالت مجبوری حضور کا سرکاری نالاش کر کے مخالفین پر سخت پایا۔ اور  
دیوار کا گرایا جانا۔ خرچہ مقدمہ کی رقم وصول کرنا بلکہ مخالفین کو معاف کرنا

رحمت حق رب عظمت بخشے جاں قبول تائیں  
جاں احمد دی دین دنی و قیچ دیکھی نیک نصیبی  
راج انگیزی دے دیر تیزی پیش نہ چٹے کافی  
اوکھی ہوئی جماعت احمدی بند ہو یا جاں سنتہ

رشتے داراں لوں تاں حضرت نرمی بخشیں سمجھایا  
یاک خدا دے گھر راستہ بند تئیں کرایا  
مؤمن لوکاں آتے ناحق ایہ تاں تسلیم کماؤ  
تدوین مخالف رشتے داراں صاف جواب سنایا

تاں حلسہ قبول تائیں ناحق دین ایذا تیں  
تاں حضرت دے بنے مخالف رشتے دار قریبی  
مسجد آگے رستے دے دیر اک دیوار بنائی  
دیر دیر چکر لکھاؤں دین مومن پاک سرشتہ

ہے ایہ تسلیم آساں تائیں ناحق دیر پہنچایا  
مؤمن لوں او کہیاں کر کے تھو تئیں کی آیا  
کمول دیوار مسجد والا اجر الاہوں یاد  
ایہ رستہ ہے حق آساں جتھے دے قیچ آیا

نئے نئے بازگاں مارن ساگاں رب بھی نظر نہ کیا



اور کس سب کچھ سوچ سمجھ کے رستہ بند کر دیا  
تاں حضرت نے وقح عدالت دعوئی کر دکھایا  
دیکھ موقع اس حاکم نے فیصلہ سنا دیا  
بس ایہ سن دیوار کجی تڑت گرائی جاوے  
رستے وقح دیوار بنا کے گھٹیا جنہاں پوڑا  
ڈک پی کندہ مخالف دون اکھن ہن کیہ کریو  
میدلم تاں حضرت جی نے سن کے گریہ زاری

ناش بے شک کرو اسال پرچہ چاہو کھلویا  
تے پھر موقع دیکھن کارن حاکم مت دیاں آتیا  
اس دیوار نے بیشک ناحق رستہ بن کر دیا  
تاں رستہ دولاں گھر دا جلد صفائی پاوے  
کرو و معلول انہاندے پاسوں خرچ ہر جہاں  
ہر جہاں خرچ پیا جو ساتوں ایہ سن کتھوں بھریئے  
رقم جو ہر جہاں خرچ دالی بخش دنی اودہ ساری

## ۱۹۰۲ء میں برائے تبلیغ یورپ امریکہ وغیرہ سالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء اور اس میں کامیابی بفضل خدا

سن انی سو دو وچ حضرت احمد مرسل باری  
ریویو آف ریلیجنز اس دا حضرت نام رکھایا  
خود بھی اس وچ مضمون لکھ کے حضرت اقدس  
اکثر قلیل دل تحسین مل ہووے فنزنگستانی  
اکھن جنوں پس خدا وادماندہ ہے قدیمی  
یعنی جس نوں آپس سمجھدے ہے خدا وادبیٹا  
اپس سمجھدے سال اودہ زندہ اسماناں پر رہند  
اکثر دانشمند عیسائی پڑھ پڑھ ایہ رسالہ  
اودہ رسالہ نور اوجالا ہے سن تک بھی جاری

کیتا اودو تے انگریزی اک رسالہ جاری  
ماہواری وقح ملکاں شہراں شایع کر پھنچایا  
یورپ تے امریکہ والے پڑھ مضمون مقصد  
پایاں اوس رسالے دیوتہ برکاتاں روحانی  
نقطہ بنی ہن ہویا ثابت کھل گئے کرم کریم  
اودہ انسان ہویا ہن ثابت تے نہ رہیا جھلکھا  
احمد اس نوں اکر زین وچ دفن ہویا ہے کھندا  
لگ پئے سوچن وچ دلاں دے رستہ بخش والا  
انشاء اللہ جاری رہی بفضل گریہ باری

## ۱۹۰۲ء میں عیسائی کے موقع پر حضرت مسیح موعود کا خطبہ الہامیہ عربی زبان میں فرمانا اور اس خطبہ کو سنتے سننے والے خدائے تعالیٰ کا

سن انی سو دو وچ بھائی عبد اللہ جو آئی  
خطبہ وقح تقریر سے حضرت نے فرمائی

اودہ تقریر سے ساری عربی دے وچ آہی  
خطبہ پڑھ دیاں شایع ہی ایہی رب سبحانی  
ایہ تقریر ہوئی ہاں شایع جگ وقح دھم مچائی  
کل مخالف لوکاں اتے ایسی ہیبت چھائی  
ہے کردا ماموراں والی قادر لیت پناہی  
وقح اس سال وچ عروج دے ایہی لنوں بھائی  
چھوٹے چھوٹے جملے عربی لکھئے ناں صفائی  
نام انہاں دے عربی دیوتہ لکھئے کرچستانی  
اصلی ایہی سوچی دل وچ اس مسئلہ مولائی  
حضرت نوں وقح دینی کاراں فرصت بہت آہی

محبت وچ مجلس ساری ہوئی سن شیداں  
چشماں نچ غنودگی آہی چہرے نورانی  
پڑھن مخالف نادوم ہون پیش نہ چلے کافی  
ہن تاک کہ جواب لکھن ہی جرات مول نہائی  
تے دشمن ماموراں والے پادین سدا تباہی  
عربی بولی کل جماعت نوں چاہئے لکھلانی  
ہر ویلے جو چیزاں اوں اندر کارروائی  
ہر ویلے جو لوں مومن وقح ہوگ نہ کافی  
عربی بولی قرآن والی سمجھ سکے سب بھائی  
لے پر عربی احمدیاں نوں خوب طرح سمجھائی

## برنبا احادیث صحیحہ و شوق کے مشرقی جانب پر کدیمہ یاقانیاں میں بنیاد و مینارۃ المسیح

ہے جو بعض حدیثاں دیوتہ ایہ بھی اک اشارہ  
خوب بلند سفید رنگ تھیں دواہ والاگ سی پیارا  
علم جو ہے تعبیر لڑیا جو اس نوں ہے پڑھدا  
اودہ دنیا لال سن کے منصف جوں چاہیں کرے  
مشرق تھیں اودہ طلب لینے ہی خاص ترقی  
سواہ ساریاں ہن نقال بنی پاک وچ پایاں  
پیش گوئی حدیثاں والی ہووے ظاہر پوری  
کونسی بنیاد و مینارۃ احیوت بانی

شہر و مشقوں مشرق جانب ہوئی اک مینارہ  
کرمی اوس مینارہ دے اوپر عیسے آن اوتارا  
اودہ ہے مینارہ دے معنے خاص دلائل کردا  
اتے بلندی دا اودہ مقصد عام مظاہرہ پڑھدے  
کئی دشمن مل جنوں روکن نول نہ جائے ڈکی  
پراودہ مور کہ انساناں ہی سمجھاں چہ نہ آئیاں  
قادیان وچ بھیر مینارہ دی رکھی نیمہ ضروری  
پر مینارہ مکمل ہو یا وچ خلافت ثانی

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک شخص سی کم الدین سکھ بھین صلح جہلم کی طرف سے عدالت میں دعوئے ازالہ حیثیت عربی



## مگر بفضل خدا نجام پر پابل کو شکست اور حق کی نصرت فتح یابی

کرم الدین اک جھوٹے جو لکھیا حضرت اول کتبیا  
کرم دین خود لکھو کے چھٹی ہو گیا پھر انکاری  
کرم دین نے اس جملے نوں جانا اکثر مندا  
کرم دین نے متناک عزت دی پھر نالاش کیتی  
حسب ضابطہ حضرت جی لسمن ہو یا جاری  
سفر اندر پھر احمدیت دی ہوئی بہت ترقی  
باموریں دیے جہرے اور برے پور اٹھی  
جہلم دے اسٹیشن اوئے جنم ہو پچی گاڑی  
زیارت کارن خلقت اسی جویت وچ چلیدی  
اتنی بھیر کہ خلق اللہ دانت حساب نہ آئے  
صاحب صنم نے اک فسر دی ڈیوٹی سی لگوائی  
سبح سبح سی جلدی گاڑی خلقت کرے زیارت  
شہری اتے دیہاتی خلقت جھک گئی ناں پریتی  
ول کچھری سبجے سبجے اوہ گاڑی سدہائی  
افسراں تائیں انتظام دا کرناں ہو گیا مشکل  
حاکم سی اوہ غافل عادل اعلیٰ جنم او جلا  
مڑ حضرت جی سن مہر اسیاں واپس قادیان لے

ہے کذاب لیم کرم دیں تاں حضرت نے لکھیا  
تاں کذاب لیم زاجملہ ہو یا اس تے جاری  
اکے مرزے لکھیا مینوں جھوٹا بہت تے گندا  
جہلم نالاش دار کیتی سن لو پھر جویتی  
ہوئی قادیان پھیل ل جہلم حضرت دی تیاری  
جس اسٹیشن پھیرے گاڑی خلقت آئے ستی  
اکثر بندے زیارت کر کے پاؤں نور صفائی  
زیارت کارن پاک مسیح دی مجمع ہو یا جاری  
پلیٹ فارم پر کھنڈون کارن جگہ نہر مِلدی  
گھوڑے گاڑی دی سواری بھی چلنے نہ پائے  
اس امر نے کوشش کر کے خلقت ذرا سٹائی  
اسٹیشن پھیل شہر تلک سی اکو جیہی حالت  
اک ہزار انسان نے اس نبعیت اُپ کیتی  
حال مقدمہ سننے کارن اتنی خلقت آہی  
خلقت وہندی لوگ نگ بین ہی اُپ ہی چل  
بری کیتا اس حضرت جی نوں سن کے سارا حال  
دشمن دوج دلاں نے مجھ دے یاراں حمد بجائے

## ۱۹۰۳ء کا آغاز اور احمدیت کی ترقی بفضل عجیب نوا

سنت سن اتی سوتن دیر جیالی سلسلہ برکت بانی  
اے اولیٰ خلق خدائی جو نور نے چاہی  
خبر سچ موعود دی پھیلی اندر براں بھراں

پنج سو وچ اک اک دن نے جی قادیان آئی  
کچھ کچھ چھیاں کر کر کیتا پاک مسیح دل رکائی  
بہت لوگ گئے سن احمدی اندر ملک تہراں

اس پھیلے احمدی آہے کئی سوتن چہ گنتی  
ہن اوہ کئی ہزاروں دزدہ کے لکھاں تکتا چاہنچی

حضرت شہزادہ سید عبداللطیف صاحب کا اقبال انسان سے حضرت مسیح  
موعود علیہ السلام کی خدمت میں قادیان آنا اور حضرت مسیح موعود کی بعیت  
کر کے واپس وطن کو تشریف لیجنا۔ وہاں کے مولویوں کی ناحق عداوت  
اور مولانا موصوف کی کابل میں سنگاری سے شہادت

ہے کابل سے راج اندراک خوست نامی قصبہ  
آہا اس دا ادب کریدا خاندان سب شاہی  
شاہ کابل دی تاج پوشی دآشن جڈن سی ہویا  
شاہی علماء داں چ اس دا اعلیٰ درجہ آہا  
عالم فاضل پیر مکمل عساید ز اہد یورا  
مولویاں نوں ات سببوں اکثر بخش لہی  
سن تیراں سو گیا رہ بھری آہا جس زمانے  
پیشنگوی محمد صلعم سی ایہہ ظاہر کریدی  
عبداللطیف نشان ویکھ کے دل چہ نکرو دویا  
نوزں سالان فکرے غم وچ اس دا وقت دیا  
کابل پھیل آگیا پشاور پھیرا گئے ول جلیا  
جاں بہدی دیاں باتاں چھڑیاں احمدی لکھن شایا  
غلام احمد ہے اسم مبارک قادیان دا باشندہ  
جس نے اپنے دعویٰ ثابت لکھیاں بہت کتاباں  
اسکے آئے قادر رب اسے افضل کیا نے  
قادیان خاص سے گردنوی دیوں لوگ گواہی

عبداللطیف سی بزرگ سید اس چرنیک سرشتہ  
دوج دربار ہمیشہ اس نوں کر سی ہدی آہی  
سید عبداللطیف دی پھیل شایہ سرتاج رکھیا  
تاں حضرت سرتاج شامانے جھیں مہر آہا  
کسی ملاں نوں لکھن نہ دینا فتویٰ دستور  
اے پر عالم کابل آگے پیش نہ چلے کافی  
گرمین لگے چند سورج تائیں اندر ماہ رمضان  
ایہ نشان جو بنوسی اظہر سمجھو آگیا مہدی  
اکے یارب گرمین تے لگ کھو مہدی کیوں آہا  
اوڑک شاہ پھیل لہی اجازت ج کرن سدہا  
اتفاقا اک احمدی اسنوں بستے دیوچ یلیا  
اوہ مہدی ہے حضرت احمد جو دیر قادیان آیا  
قوم فعل تے عابد زابد رب داخلین بندہ  
نور ظہور جنہاں پھیل ہووے مانند باہ تاپاں  
ہوالہام اس شایہ کیتے دیر ظہور اوہ آئے  
بچین پھیل ہے عابد زابد اوہ مہر مولا لانی



احمد لکھنویا میں ہاں مہدی نے عیسیٰ بھی جانوں  
صورت سیرت خاص نبیال کج دلالوں لکھے  
اس جیسا ارج جاگو چہ ناہیں مدوگار اسلامی  
احمدیت دیں کچھ کتنا باں یا رسول کدہ کہایاں  
عبدلطیف نے اپنی خوشتری تن من فرج نہائی  
مہدی والی کر کے زیارت آکھے سکے جاساں  
اثر بٹالیوں گڈی چھڈی ٹم ٹم دھڑ دھڑ پایا  
آئندہ دی وی زیارت کیتی تھنڈی دھڑ پیٹے  
وچھن جاجن پر کہن کلان پھیرا کچھ مہینے  
ج دا وقت گذر گیا ایسے پہنچ نہ سکیا سکے  
صحبت مہدی ہی فرج رہ کے راز کتبہ عرفانی  
نہادی نال محبت کر کے ہو گیا مسلم زیادہ  
اوہ چاہے میں دوس اپنی فرج جلدی دس جاوا  
اس تبلیغ تھیں مولو میرا میں پر ہوسی راضی  
پھر مہدی دی خدمت یوتج عجزوں عرض گذری  
قادیان یوتج آگیا مہدی جانو خبر سنداں  
سن کے عرض رہے چپ حضرت نے کچھ ناں فرمایا  
فرمایا جو وطن وطن وی تیں ہو خواہش کرے  
ہے مشہور حرکت فرج عامی سخت طبع افغانی  
جنباں سن تک سنی ناں سمجھی اعظمت قرآنی  
اپنی حالت ظاہر کر سو اپنی جدوں زبانی  
جو قائل نے اس مہدی نے جس تلوار خیلانی  
بیشک اکے ن سب دنیاوتج احمدیت دی جہانی  
تدوں لطیف گذارش کیتی لے سرل سچائی  
خوش ہو کے ہن رخصت کیجے لے رہبر روحانی

کر اصرار گزارش کیتی اوڑک حضرت مانی  
السلام علیکم کہہ کے مل بن چھڑے جانی  
سی صاحب کچھ دن پھرے رستے دھڑ پشاور  
اوہ خط لکھے پہلی ڈاکے شاہ کابل دل پایا  
جو خط لکھے خواست جاکے اڑہ جائے شاہ نوں  
مولوی جی نہیں سکے پہنچیا قادیان تھیں مڑا گیا  
قادیان تھیں اوہ کر کے بیعت آگیا دھڑ خواست  
جو جو لکھے دلائل خطوتج معلم ہوئے سچے  
ملاں لوکاں ایہ گل سن کے شاہ نوں اکہ نہایا  
اوہ کہندا ہے کافراں اوتے نہ تلو ارجلاؤ  
کا قرآپ کرن جے حملہ مسلماناں نے اوتے  
ایسا مہدی نرم طبیعت سالوں بھلا نہ بھاد  
ہے بہتر جے مولوی تائیں بلکہ حضور لے آؤ  
جے کر سچی توبہ کر سی دیناں بخش ضروری  
شاہ کابل نے مولوی جی نوں تال پھر کر ٹنگاٹیا  
شاہ آکھے اس مولوی دلوں مینوں بد بو آئے  
سن کے شاہی حکم سپاہی لینگے بند بچانے  
ملاں لوکاں اس صادق نوں ڈاٹے دیکھ پیچھے  
بند بچانے دڑو رنجانے حالاً سید والا  
مولوی نوں پھر شاہ کابل نے دھڑ قلعے منگو آکے  
گھرے زپڑے قید کرایا دور پٹاکے رکھے  
شاہ آکھے لے مولوی صاحب کیوں تکلیف ہو یا نہ  
شاہ آکھے تیں ج کرن نوں سی ساقین ہائے  
مولوی آکھے قادیان جا کے زیارت مہدی کیتی  
جیکر مہدی حیاتی باقی ج کرن نوں جاساں

وقت دواع طرین دمی تپوں جاری ہو یا پانی  
عبدلطیف صاحب ارج پانی قادیان تھیں روانی  
نے حالاً سب قادیان والا خط دھڑ لکھیا ظاہر  
جس دا کچھ جواب ناں آیا سمجھے گیا دیاٹیا  
شاہ پڑھ کے پھیر ہو یا پچھیا پھر علمائوں  
خود مرزا دی کر کے بیعت اپ خط میں ملی پایا  
تیں مسواوہ دین بنی داد دشمن ہے یا دوست  
تیں مسواوہ فتوے شرعی مولویاں نے بچے  
کھاراں سنگ جنگ کرناں ہے مرزے بتلایا  
جب لگ کافر کرن نہ حملہ تیں نہ تھو اٹھاؤ  
تاں پھر حملہ رکن کارن چاہیے کافر کھے  
جوش جہاد دی تھنڈی اسوی ملک تباہی پائے  
تے اس نوں اس مہدی دلوں توبہ جلد کراؤ  
تے جیکر کچھ عذر کر سی سمجھو سخت قصوری  
جاں اوہ دھڑ کچری آیا شاہ نے مکھ بھنوا یا  
آکھو بیعت قادیان ملی توڑ کے منہ دکھائے  
مولویاں نے آکھے لگ کے قید کرایا شاہ نے  
آکھن چھڈ مرزے دی بیعت جان تری کہہ یاد  
حدوں دودھ عذاباں یوتج گذرے سخت کوسالا  
سخت زنجیر کئی من پختہ سرسراں تک لا کے  
حال کھتے نت مولوی والا خود شاہ کابل آکے  
مولوی آکھے دیکھ عاشق دیکھ عیش اٹھانے  
پھر کو پکو دھڑ قادیان جا کے اتنے ماہ گذارے  
صحبت پاک فی خیرت وتج ج جی نہت بیٹی  
نے جیکر مل کئی شہادت لوری ختمیں ایساں



شاہ آکھے دربار میریدے سارے ملاں قاضی! جے اوہ اس داد جوئی سچا پادشہ کی کتاباں! سن کے آکھیا مولوی جی نے سن او شاہ کابل مہدی بابت نال انہا کے میری بحث کراؤ سچا جھوٹا ثابت کر کے غیر انصاف کراؤ تاں پھر ایہ کل مولوی جی ہی شاہ کابل میں لیتی یعنی آکھیا قاضیاں تائیں سچ قتلے نے جاؤ جے اوہ ہووے سچا ثابت ایماں اس نے لیاؤ سن ایہ حکم روانہ ہو یا قاضیاں داکٹ ٹولہ جاو چویرے مولوی جی نے قاضیاں جھڑپایا مولوی نے قرآنی حالے فوراً کدھ دیکھائے ہے عیسیٰ مریم دایب طابانی خدا داد استی جو وعدہ موعود پیش دای قادی سر پایا احمد پور طفیل محمد قتل کیتا رہی احمد پوری تن من نہیں تھیں پاک بنید کی کیتی چن سو زنج لول لگے کہ سن اشد یو پڑمانے سن تیرہ سو گیارہ ہجری یو چہ گرسن لگے جے زکے طاعون بھی پھیلی گئے پہاڑ اوڑائے نہایت ہو گیا کل زمین پر بھی غلبہ دجالی نال دلائل نہادی کیتی اظہر کسر صلیبی قاضی لوے احمد مرزا ہے جے سچا مہدی کیوں نہیں احمد تیج کر کے کافر قتل کریندا کیوں نہ ختم کیتے اس منکر کل جگت تیج پھر کے وہو جواب باجھڑ دہیت قیدوں ملے خلائی مولوی جی نے آکھیا سنایا کجہہ کر دسب قاضی

لا اکراؤ فی الدین نول پڑھکے پورا عمل کماؤ حق مسایل تیج دلائل مست آؤں سمجھاؤ اوہ مذہب کیوں سہی سچا علمے نال جو پھیلے ارج دنیاں تیج حضرت احمد پڑھو قرآن سمجھاوے اس حامی اسلام نے لکھیاں برحق بہت کتاباں قلمی جنگ ہے کرد مہدی ایہا برحق جانو تیج واکم قلم تھیں کیتا جہدی فضل اللہوں بولیا اس تقریریں سن کے جوسی قاضی ہنر اس قاضی نے شاہ کابل نول فیصلہ کن سنایا اوہ تے حضرت عیسیٰ نول بھی فوت شاہ پکھندا اس کافروں مارن کارن سرگز دیناں لاؤ شاہ کابل نے فتویٰ سن کے آکھیا کروشانی نڈا بڈھا زکا وڈا مقتل دل سدھاوے مولوی مے مک رسی پاکے سارے شہر پھراؤ شاہ کیتا جاں حکم زبانی نرت منادوی ہوئی مولوی جی نول شہر پھر کے چہ میدان لے آئے جیوں منصور انا الحق کہندیاں ناحق دنا سولی گڈ زمین تیج مولوی جی نول گڈن دیکھ لئی سنگی بناں قاضیاں سخت نظارہ دیکھ نہ سکدا کوئی ہن کجہہ شاہ بھی خوف تھیں دیکھ نظارہ ڈریا رینٹوں سنگسار کرن دا فتویٰ وفاق قاضی خلعت فاخرہ پہن تے کر چل کھوڑا دی سواری اس دیلے بھی کریں جے توبہ بڑے مرات یاویں مولوی آکھیا سن لے سنایا مہدی بات نہ کہنا نول قاضی دا فتویٰ من کے گزاری سنگساری

دنیا اندر دین دی خاطر ظلم ستم نہ ڈھاؤ حق چپکا کے نور دکھا کے کج دلاں نول لاؤ تیج سناؤ حق منواؤ نال کلام رسیلے! توحیدی عرفانی گوہر دنیاں تیج ٹھائے جنہاں کیتے غیر مذہب گھائل باہجہ جواباں دین دی خاطر ظلم کسی پر کرناں منع پچھاؤ ناحق ظلم ستم جو کرے پھر گئے سچے راہوں ہے ایہ شخص جہادوں منکر بے شک ہو گیا کافر مولوی منع جہادوں کرداناں کافر پھٹرایا ہن اس تیج ایمانی حصہ سانوں نہیں پسندا گردن تک زمین تیج دیکے پھر پھر مرواؤ جلد کرو اس سنگساری ہی کابل تیج منادوی ارج او تھے اک مولوی کافر جانوں مارا جاو پھر اس نول تیج مقتل گاہ مے گردن تک گڈاؤ مقتل گاہ دل عام آبادی رواں شتابی ہوئی دیکھ نظارہ درو منڈاں دل درو دل پھر گئے تیوں لاج پاک تیج خادم سر تے موت قبولی وردن داں نول تیج نظارہ سجد گڈری سنگی لے پر شاہی حکم تھیں نردی خلعت حاضر ہوئی جا کے آکھیا مولوی جی نول کیوں میں صید رڈیا لے بھی چھڑ مر لے دی بہت کوفانی نورافعی وچہ دربار لے گی کرسی بیسان منصب بھاری کیوں مرزے دی بہت کر کے اپنی جان نجاویں دنیاں بے دین گڈاؤ کے کب لک جگر پڑسنا انشا و اللہ میرے آئے ہوئی خالص شکاری



ظاہر مژدہ باطن زندہ فضل البیوت تھیواں!  
 اٹھو کرو نساں جو کرناں چھوٹے پور نہ چھوٹو  
 جو چاہو سو ظلم کماؤ چھوٹو کور کھجیو  
 عاشق مصادق دی گل نیکے شاہ قاضی دل آیا  
 پر چیکر ایہ فتوے تیرا ٹھیک ہے شرعی سچا  
 ہوئی اندر درگاہ باری تیری ذمہ داری  
 ایہ گل سن کے اس قاضی نے پھر مار دگایا  
 اتنے پتھر سے اوپر بن گیا ڈھیرا چیرا  
 اس دنیا تھیں پاک شہادت پاکے ربا پیارا  
 دن اگلے اس تاق خونوں جب حکم تہاری  
 نکا وڈا دے اعلیٰ نہ کوئی رہ گیا حالی  
 کوئی کسے دی دات نہ چھپا لے گی آیا دہانی  
 پرے داراں چھینیت خبر نہ رکھی کمانی!  
 خوشبو لاش مبارک چوں ایسی چھنی آہی!  
 حامی سدا شہیداں والا ہے خود حق تعالیٰ

مقامات کا سلسلہ جو جہلم میں شروع ہو کر بٹا ہرتم ہو گیا تھا۔  
 اب گوردوارہ میں پھر بڑے زور سے شروع ہوا۔

سی جو دعویٰ کر دین دا جہلم خارج ہو یا  
 اس جبکہ دے وجہ جرح کئی لکڑیاں وقت نوچیرا  
 کہ پیشی تارخ سنائے حاکم کل یا ریسوں  
 ہم مذہب کچھ اس حاکم نوں آکر دین صلا میں  
 حضرت جی دن قید کرنے جی رہے ہائے  
 حضرت جی سن لیئے ہوئے ہوش نال اٹھ بیٹھے  
 او دا وجہ گوردوارہ پوری پھر مڑا سنے چھو یا  
 یعنی عرصہ دو سال تھیں بنیا وقت گھیرا  
 وجہ جرح کئی کاغذ کالے ہوون اک لفظوں  
 مرزا نوں خواہ اک دن ہووے قیدی کر دھلاں  
 باران تھواریاں نے سن کے حضرت نوں اتارے  
 فرمایا اوہ شیر خدا نوں تھک لگا کے دیکھے

۱۹۰۷ء کے مختصر حالات اور بعض اوقات اصرار اشد

سن ۱۹۰۷ء سو سات عیسوی اندر ماہ ستمبر  
 سی ایہ حضرت پاک سچ دا چھوٹا صاحبزادہ  
 اٹھ برس تے چھٹے مہینے ایہ سن زندہ دا  
 ایسے برس تاج صدر بخمن ثنا خاں کیتیاں طاری  
 پھر وہ صاحب اک عورت اک بچہ تھیں آئے  
 اسے سال پنجاب و اندر شورش پھیلی آہی  
 شاہ وقت دی سچے دل تھیں کیتی تابعداری  
 اسی سال تاج ماہ ستمبر جلسہ آریاں کیتا  
 پور بھی مذہبیاں ساریاں تائیں آریاں سد بلایا  
 گو ہے آریاں عورت کیتی کل مذاہب تائیں  
 آریاں دی ایہ جرات شکے ہر مذہب کو یعنی  
 پھر بھی حضرت نے لکھنؤ میں جلسہ پھیرا  
 اس ضمن میں ہی حضرت نے آریاں نوں سمجھایا  
 تال پھر خوب مذہب ہو کے کرنی لیکر خوانی  
 سن کے آریاں نیند نصیحت عمل نال کیتا کائی  
 کچھ الفاظ کہے وجہ نرمی پھر جڑھ گئی سرگرمی  
 پاک محمد صل علیٰ نوں دیون لگ گئے گائی  
 حضرت نے ارشاد مطابق احمدی کچھ بولے

۱۹۰۸ء کو سرگودھا صاحب بہادر فنانیل کٹر خصوصاً  
 پنجاب کی قادیان میں تشریف آوری اور حضرت اقدس  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات و خوش احاطاتی

ہو گیا فوت مبارک احمد پسر مسیح النور  
 اٹھ سال تے چھٹے مہینے عسکر ہوئی ربابہ  
 حاجت تاج نال ہو یا پایا دست رحیمیدہ  
 سرگودھا قادیان آکا تھئے دفتر تہاری  
 حضرت نے سب سے اپنے ثابت کر دیا  
 فضل اکو کسی احمدی نے شور نہ کیتا کائی  
 کل جماعت بیعت بنے جیوں آہی اقرار  
 حضرت نوں لاہور شہر نوح سدا بلایا میتا  
 حضرت نے خطا سارا پردے کے فریکہ تھیں فرمایا  
 لکھیا ہے ہر مذہب نالے لیکر کر دھاتھیں  
 پوچھو ہون دی ہوا یہ کل کرسن دھوکہ بازی  
 پنج سوا احمدی نت جلسے وجہ کٹاں لے آیا  
 کل دنیا سنگ صلح کرن نوں جے تے قدم اٹھایا  
 نہ ہو دل تنگ کسو دامن کے تلخ بیانی  
 بلکہ خود پر چار کرن دی باری جس نم پائی  
 لگ گئے کھرنے سخت کلامی بہت ہمارا دھرمی  
 ساتھ ہی بہت کرن بے ادبی حضرت احمدی  
 لے پر آریاں کن کن کھا کے تو لے پو لے چھو لے



سن اُنی سو اٹھ عیسوی مارتح نے دن کہے  
حضرت جی نے کل جماعت استقبال نوں گھنٹی  
صاحب بہادر دی سن علم حضرت کیتی دعوت  
ملنے صاحب بہادر تائیں جاں حضرت سدا نے  
صاحب بہادر دواہ واعزت حضرت جی کی کہنی  
خدمت کر سبیاں بچھیاں بیٹھے صاحب ت  
حضرت جی نے سلسلے والے حالے سب سجھاؤ

جاں سرلسن صاحب بہادر قادیان دے آئے  
تنبو وچہ اسول گڈا یا کیتی دل تسی !  
ملاقات پھر خود جا کیتی حضرت صاحب فرست  
اٹھ ست دست خاص خزر حضرت سنگ لے  
جیجے دے دروازے اگے مل پئے نال پرستی  
صاحب بہادر نے کچھ حالے کچھ سلسلے بابت  
صاحب بہادر نوں خوش آئے سدا بھرم مثلاً

۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو بکھیریا جانا حضرت ام المومنین کی بیماری  
حضرت اقدس کی معملہ عیال لاہور کو تیار سی فرمایا واسطے صبح کا  
انتظار مگر رات کو الہام ہوا بدعشاں امین از بازی روزگار  
آخر کار لاہور میں تشریف لیجانا اور حسب العادت مانوں کا شور مچانا

حضرت ام المومنین نوں آہی کچھ بیماری  
یا حضرت لاہور چل کے کر دیا کچھ بیماری  
سن کے عرض موعود مسیح نے منظوری فرمائی  
مت ہو کھیل زمانے دنوں بے ڈرے مولائی  
بے الہام ایہ خطرے والا صاف اشارہ کر دیا  
نال ہی اسد ناک مسیح نے چھوٹے صاحبزادے  
اس باعث دن اگلے آوے سفر ملتوی ہو یا  
دائے بانی کچھ نکافی حکمت نال آلاہی  
قادیان بقیں اسواری کر کے آئے آن ٹالے  
سرحدی شورش و باعث کار طیان تھوڑا لیں

نبی خدمت و تح مسیح نے ادبول عرفی گنداری  
آب دہوا تبدیل ہو چکی فضل کرے رب باری  
رات ہو یا پھر حضرت جی نوں ایہ الہام الہی  
ایہ الہامی خبر تمام حضرت کھول سنائی !  
اسد جانے خاص نتیجہ کی ہے اس سفر و  
سی بیمار ہوئے اک پل روح رب نے نال لائے  
رحمت ہو روھی و تح گھر نے قدرت نے ڈھونڈیا  
ایسے حال سوار ہو چکے کرتقو اے مولائی  
میں اگے سامان زمین نے پیلے چڑھنے والے  
تھوڑیاں بقیں ریز روز نہ ہوں بالو عذر سداون

حضرت جی نے سب کیفیت گھرا نذر بنالائی  
لے پر قدرت قادر دلی و تح شمار نہ آئے  
تیاری لاہور نوں ہوئی چڑھ بیٹھے وچہ گاڑی  
شور بیا لاہور شہر و تح آکھن مرزا آسیا  
آفت بخالف آماں لیک پھر شروع کریندے  
رستے دے وچ گامیاں لین اور دوا عظمیتو  
اوں جادون کمارن دو جا رستہ مرکز مولیٰ آما  
حضرت نے فرمایا بھائیو کیوں ہو تپے کھپک  
سن کے گالی کرو نہ خفلی الشب ہے چپ رہنا  
جیوں جیوں لوکاں سنیاں خبراں کچھ نہ حضرت ہن

تے الہامی حالت ساری پھر مڑ کے دھرائی  
اؤ و تھ کر الو گاڑی بالو عرض سداوے  
جا لاہور مقام جو کیتا دیکھو قدرت باری  
مواویاں نے گھر نے نیرے کن اکھاڑا ریا  
ہر لیکچر و تح گندی گالی حضرت جی نوں نہیں  
حضرت جی نوں ملنے والے پاؤں دیکھو نالے  
گامیاں آوے باز نہ اوں لوگ نہ پاؤں را  
ایہ بکواسی جو کچھ بکدے کچھ بگاڑ نہ سکدے  
جیہڑے دھڑ دھڑ گاہ دے ملے اساتل کی کہنا  
تیوں تیوں لوگ زیادہ اوں حضرت جی نوں کچھن

ایک خوش عقیدت غیر احمدی امیر کی طرف سے یسٹان لاہور کو پیغام دعوت  
اور دعوت طعام سے پہلے حضرت مسیح موعود کی تقریر فصاحت و بلاغت

اک امیر سی غیر احمدی لاہور نال ایسزیکل راوت  
جاں لاہوری امرازاں دا مجمع ہو گیا بھاری  
میزبان نے عرض گزاری دیکھ دلاں دے چاؤ  
حضرت نے لبسم الشہرہ کے کیتی قرآن خوانی  
آہی ایسی مستراں خوانی نالے حق بیانی !  
کاجے پھر کن تے دل مٹکن سننے ذکر قیامت  
اں شخص اس مجلس دیوچ ایسا بکھیر ستا بیا  
عافر مجلس کل امیراں اس نوں دک ٹھیا  
ہو لغتستان نرت گھراں آہی تیوں کھائے  
ڈھائی کھٹے تھیں کچھ زیادہ حضرت دعت ستایا

مسلمان امیر تائیں کیتی اس نے ضیافت  
یا حضرت تقریر سداوے سب عرض گزاری  
یا حضرت کچھ اس مجلس نوں ربی خوف جتاؤ  
پھر اعلیٰ تفسیر سنائی پر معنے ردحانی !  
ہو گیا خوف خدا بقیں جاری جہ چٹان بقیں باقی  
آکھن باریک بین نہ لائیں اعمالاں دی شامت  
آکھیاں جو وقت دیا لکھا کیوں نہیں آسیا  
آکھن تینوں خیال شکم دا بھولن و تح نہ آسیا  
ایہ مدت روحانی برکت قدرت نالے کھائے  
تے پھر دسترخوان کچھاکے کھاناں گیا کھلایا



اس تقریر میں بعض سامعین نے یہ عقیدہ کہ کیا  
سچ جاری لاہور سے اندر اک عام اخبار پڑانا  
حضرت جی نے پرچہ پڑھنے کے ذریعہ دینا لائی  
دعویٰ جیہ میں نبوت میرے اودہ بنا بنایا  
میں ہاں نبی طفیل محمد نبی نبی کوئی ناہیں  
میں غلام محمد آقا اودہ سرور میں چاکر  
آہن دلے سچ ہی آہن خطرہ نہیں کی بھی  
کے محمد ختم نبیاں جو ہے روح قرآنے

دعویٰ آج نبوت والا حضرت واپس لیتا  
اُس نے بھی یہ عقیدہ چھپا دیا پرچہ روزانہ  
اخباراں روح غلط خبر دی جھٹ کر دیکر کوئی  
جس نے ایسا معلوم کیا غلط بیان چھپایا  
نئی کتاب یاں نبی شریعت سچی نہیں کہ ہیں  
میں ہاں نبی برور محمد اس میں ہو نہ ہو  
میںوں رب میرے فرمایا اسی آتے نبی بھی  
یعنی باہوں نہ محمد ہی نبی نہ کوئی مانے

(۱) الرَّحِيلُ ثُمَّ الرَّحِيلُ یعنی کوچ کر نیکا وقت آگیا  
(۲) مکن تکبر عمر ناپا ئدار یعنی رہنے والی عمر پر کھوسہ نہ کرنا کہ  
دونوں الہامات اور شہر لاہور میں آپ کی وفات

شمال حال سی حضرت جی نوں اسہالی بیماری  
کھا دن سدا وادیاں تال کچھ ہے طبیعت اچھی  
حضرت جی نوں ملنے کارن لوگ ہمیشہ آدن  
اس حالت میں حضرت جی نوں رب الہام سنایا  
ایہ الہام جماعت سن کے آہی دچہ بے تابانی  
انا للہ یرٹھکے سمجھی ایہ گل اکثہ بھایاں  
جاں بچھو پچھیا حضرت جی نوں تاں حضرت فرمایا  
حضرت ام المؤمنین نوں من کچھ سوچاں سناں  
حضرت اکینیا قادریں جانان سن نہیں بن سکاتے  
الہامات نے بیماری نوں کہہ کے رب جوابے  
ایسا علی لیکر اکھیا حضرت جی مولائی

یعنی رہندے ضعیف ہضم تھیں دست ہمیشہ جاری  
لے پر اس سفر دچہ کیتی دستاں بہت ترقی  
تے حضرت آرام کرن دی فرصت نول نہ یادن  
کوچ کرن داکوچ کرن دا ویلا نیڑے آیا  
فوت ہویا اک قادیان مخلص ہو کچی خبر شتابی  
ایہ الہام سی اس متعلق جس یاں خبراں آیاں  
ایہ الہام ہے اس فی بابت حسنوں رب دویا  
عرض کیتی مرقا دیاں چاویں اسی ہو گئیں  
لیجائے یا نہ لیجائے ہے سب دوس خدا ہے  
حضرت جی نے لیکر اکھیا روح الوار اوجالے  
پر بھسن کر سب بند و کرم یارن دین صفائی

حضرت جی نے لکھ کے لکچر پڑھ کے ٹھیک بنایا  
رات نوں روح الہام نبی نے سنیاں بی ہوکا  
ایہ الہام اپنے متعلق گھر جے روح سنایا  
حضرت ام المؤمنین نوں کر آواز جگاٹیا  
پچھیا یا حضرت فرماؤ من حالت ہے کیسی  
یعنی جو کچھ قادر میرے بہت دفعہ فرمایا  
ایہ الفاظ زباں پر آہے پھر اجابت ہوئی  
حضرت مولوی نور الدین نوں فرمایا بلو اڈا  
پھر حضرت محمود احمد تے نامہ سیر بلائے  
ڈاکٹراں انجیکشن سینتی کیتیاں کچھ روزیں  
پڑھی نماز فجر دی پر چار یاں پر بیٹھے  
نال اشائے بعد نماز دل قلم دوات منگائی  
پیائے اللہ پیائے اللہ کثرت ذکر اٹھی  
اس نیند تھیں اس دنیا دچہ ٹرکے جاگ آئی  
جس مولائے حکم مطابق دینی خدمت چائی  
پر رہنے سننے دے پڑھو انا للہ صبا ئی

نام پیغام صلح خود رکھیا مطبع وچ بچوایا  
اس فانی زندگانی آتے ناں کر کچھ بھرنے  
رات ہی تاں دست بڑا اک حضرت جی نوں آیا  
بی بی صاحبہ نے گھبرا کے ادیوں سخن الایا  
فرمایا جو میں سی کہند ایہہ حالت ہے دبی  
آج اودہ میرے کوچ کر نہ دیا سرے آیا  
جس تھیں بہت ہوئی کمزوری چارہ گانہ کوئی  
مولوی صاحب ہو گئے حاضر جلدی تھے  
لے پر نبض گئی ہو مدھم چارہ پیش نہ جائے  
حضرت جی نوں نیند آگئی جاگے وقت صاحب  
گلا زیادہ بیٹھا آہا بات نہ دن کہہ کے  
کنبیا ہتھ قلم چھٹ ڈگی کلا کسی ناں آئی  
کرنے کر دے آئیے حضرت کچھ نیند سی آئی  
روح مبارک پاک مسیح دی اس مولادول ہائی  
ایسی چائی کر دھن لائی سرے ناں بھائی  
پاک محمد تے احمد پر سنگو فضل الہی

لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور مخالفین لوگوں کی  
طرف سے یہودہ بکواس و غرافا پھر قادیان میں لاش مبارک کا لانا اور جماعت  
کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاش مبارک کو ہشتی مقبرہ میں دفنانا







یہ تغیر جو اس کتاب کے ساتھ کی گئی، انکساریت پر مشتمل ہے۔ ایک مبشر روایہ کے بعد (جو مصنف کی اجماعیت کا باعث ہوئی) حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے روحانی افغانہ سے لکھی گئی ہے جس کا مفصل بیان کتاب کے دیباچہ (عرض حال) میں موجود ہے۔ تاہم یہ بات قابل غور ہے کہ بعد از مراد کے نتیجہ میں مؤلف کو اس کی قبولیت کے ایشیائے اوسط میں مل چکی ہیں۔

کتاب

ہر احمدی غیر احمدی شہید کے سکھ عیسائی برہمنو وغیرہ  
 وغیرہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے اس میں اسلام و قرآن کریم  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صفات  
 کو بیدید عقلی نقلی ازال سے بہت دلکش و دلنشین پر اثر ثبات کیا گیا ہے اس کتاب  
 پر سلسلہ کے علماء اور بزرگوں نے زبردست کیلوپ کر کے ہر جگہ آب احباب الفضل و دارال تعظیم الدین میں  
 ملاحظہ فرما سکتے ہیں سورہ نبی ہر نسل کی مکمل تعمیر و تمام محمدی کی مفضل تشریح کے علاوہ قرآن کریم کی تفریق  
 پانچ سو آیات اور متعدد احادیث کا ترجمہ تشریح بھی اس میں ہے اور قرآن کو عتوانا کے ماتحت اکثر اہم  
 مسائل کو حل کر دیا گیا ہے احمدی احباب کو چاہئے کہ اس کتاب کو ہر غیر احمدی اور غیر مذہب  
 کو تحفہ پیش کرنے کو دیں اور خود مطالعہ کر لیں بعد میں ہر نسل کو پڑھو اس اور اس طرح خدمت قرآن کریم  
 تبلیغ اسلام و احیاء کائنات حاصل کریں قیمت تبلیغ علوم فدا کی خاطر صرف دارالکھفہ ہی  
 کتاب کے مصنف مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب احمدی فاضل دیوبند حال مدرسہ فیاضی سکول  
 خانپور میں ہے

حکیم عبداللطیف گہلوی مالک کتب خانہ اشیا فی تاجران  
(سازمانی و شخصی)

سن انی سو سات عیسوی اندر ماہ ستمبر  
سی ایہ حضرت پاک ص و اچھو اما جزا  
اٹھ برس تے چھٹے مہینے ایہ ستر زنت سجد  
ایسے برس پنج صدر سخن شنا خاں کیتیاں پاری  
پھر زو صاحب اک عورت امریکہ تھیں اے  
اسے سال پنجاب و اندر شورش پھیلی آہی  
شاہ وقت دی سچے دل تھیں کیتی تالباری  
ایسے سال فتح ماہ و ستمبر جلسہ آریاں کیتا  
مور بھی مذہبیاں ساریاں تاثیر آریاں سد بلیا  
گو ہے آریاں عوت کیتی کل مذہب تائیں  
آریاں دی ایہ جرأت شکے ہر مذہب، راجنی  
پھر بھی حضرت نے لکھنؤ میں جلسہ پنجپایا  
میں مضمون پنج ہی حضرت نے آریاں میں سمجھایا  
ماں پھر خوب مذہب ہو کے کرنی لیکر خوانی  
سن کے آریاں بند نصیحت عمل ناں کیتا کافی  
لکھنؤ الفاظ تھے وجہ نرمی پھر چڑھ گئی سرگرمی  
پاک محمد صل علیہ و آلہ و سلم لکے گالی  
حضرت مے ارشاد مطابق احمدی کچھ بولے

۱۹۰۸ء کو کٹر وکسن صاحب بہادر فنانشیل کٹر ضروبہ  
نجات کی قادیان میں تشریف آوری اور حضرت اقدس  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات و خوش احاطہ